

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اردو زبان کی صاف و ستھری اچھوتی پاکیزہ جامعہ بنظم میں تعلیم نسوان کی



پہلی کتاب

ریاض فصیح

RECORDED

تثنوی کا ۱۹۳۱ء عروں

مصنفہ خواجہ شمس الدین عظیمی

مطبع دارالعلوم دیوبند

## ذرا دہر بھی توجہ فرماتے

مستقر ناظرین! میری چھپائی اور علمی کا انداز تو آپ نے اس ناخیر بدیہ کے معاشہ اور بلا خطا  
 معلوم کر لیا ہوگا۔ اب میں آپ کی عالیجنادیتیں اس قدر عرض کر چکی اور جرات کرتا ہوں کہ  
 زمانیکے رنگ کی موافق ایک مسدس حسرت افسوں آمیز حالت موجودہ اسلام  
 بالہا مناسب دیگر فرقہ ہا میں تقلیدین پر بھی نہایت آزادانہ خیالات اور بلا تعصب  
 میں لکھ رہا ہوں اور گویا قریب ختم ہے۔ جس کے تقریباً چھ سو بند ہونگے۔ صرف چھ  
 دہر ہی جس کا یہی کاغذ یہی تقطیع یہی چھپائی یہی خط ہوگا۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ  
 ملاحظہ فرمائیگا۔ زیادہ چین چنان تو میں اس کی نسبت بیکار محض سمجھتا ہوں واللہ  
 کہ آپ انشاء اللہ اسے بہت پسند فرمائیں گے کیونکہ ع۔ رنگ خود بول اٹھیں گے کہ کیا  
 اچھا ہے۔ اور زبان کے متعلق تو اسی قدر عرض کرنا کافی ہے کہ میں ابتداء میں جناب  
 صاحب مرحوم لکھنوی ارشد تلامذہ جناب میر تقی حسین صاحب اعلیٰ اللہ تعالیٰ کا اور انکو بعد آخر  
 جناب میر خورشید حسین مرحوم غفور لکھنوی کا شاگرد رہا ہوں جن صاحب کو اسکا اشتیاق  
 اطلاع دینا کہ بوقت شائع ہونے کو انکی خدمت میں ارسال ہو۔ قیمت ہر پیشگی سواری ۱۲  
 روپے ہوگی اور اگر دھندہ کر کے چھپوا تو ہر پیشگی ۴ روپے یا بعد ۶ روپے ہوگی۔ ایک دوسری شے بھی  
 بنیاد میں تھم کر یہ ہیں لکھ رہا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی بعد سے جس کے ہدیہ ناظرین ہوگی۔  
 اگر تمہارا خواجہ شہر حسین بشیر مصنف قصیدہ نو نور عالم اور ذرا کتاب ایک ضلع بھٹوانہ

فوق اصنیف محفوظین کوئی صاحب قصید طبع نفرمایین ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھائیے

الحمد لله الذي جعل العلم  
مأساء للدار والآخرة العظام

الحمد لله والمنته دین ایام فرخنده ورجام کتاب

رایق منضاه

محمود بی

مثنوی کا شمار اس

مصنفہ خواجہ بہشت حسین شتخلص بشیر تکیںوی

علیٰ قطب النور کا انجیل الہی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھوٹا منہ اور بات ہی کتنی بڑی  
خالق سچوں کہان انسان کہان  
بس میں واقف مصطفیٰ یا مرتضیٰ  
میں ہوں سرگرم ثنا کیا منہ مرا  
دو جہان میں جبر خدا و مرتضیٰ  
ہی سیت دشوار شو کل شک نہیں  
یا نبی واقف ہیں یا اللہ ہی  
میں وہ سب مقبول رب العالمین  
سب کو طہن چاہتی اونپر درود

کیا بھلا جرات کرو نہیں جہم کی  
قاصر او سکی مدح میں ہی ہر زبان  
کیا کوئی جانے صفات کبیریا  
وصف اچھ جب کرے رب العلا  
اس سے بھی ماہر نہیں کوئی ذرا  
ایسے ہی مدح امیر المومنین  
کب کوئی اس سفر سے آگاہ ہی  
مدح آل پاک بھی آسان نہیں  
اون کا خود مدح ہی رب و دود



## سبب تصنیف و عرض مصنف

عاجزانه بعد تسلیمات کے  
نشر کا قصہ تھا اک یہ پیشتر  
دیکھ کر اسکو مفید خاص و عام  
نظم ہو کر یہ بطور ششوی  
ذی شرف احباب سے خوشبو  
تو وہ سب خوش ہو کے فرمایا  
پھر تو اون احباب کا سکر مقال  
چند روز و مہینہ بفضل کبیر  
ملک میں جو لوگ دانشمند ہیں  
ازرہ الطاف وہ سب ذی عقول  
مکتبوں میں جاری فرمائیں اسے  
پائین کچھ اسمیں کیجا گر قصور  
قدردان سرکار عالی جا بھی  
ڈاکٹر کٹرین جواب تعلیم کے  
اگر توجہ خاص وہ فرمائیں گے

عرض ہوا باب صدق و علم سے  
ناگہان اسپر پڑی میری نظر  
اس ارادہ نے کیا دلیں قیام  
تو سوا رغبت ہو خاص و عام کی  
میں نے اپنے اس ارادہ کا لیا  
اسکو شفق جسد پورا کیجئے  
ہو گیا دونا مجھے اسکا خیال  
ششوی میں نظم اسکو کر دیا  
اون سے اب امید یہ رکھتا ہوں میں  
کر کے اس ناچیز پر یہ کو قبول  
اگر کیون کر کوئے پڑھوائیں اسے  
عفو فرمائیں بہ الطاف و مہر  
ہی یقین چشم کرم فرمایا گی  
بین خلیق و عالم و فاضل ٹرے  
تو مطالب دیکھے سب برائیں گے

اختیار اسکا ہے بس حاصل انہیں  
 پھر تو عام و خاص اسے کر کے پسند  
 دن بدن مقبولیت ہوگی سوا  
 عاقلہ کی عقل آرائی کا حال  
 کوئی صاحب ہوں جو میں نہ کہ چیز  
 میں نہ شاعر ہوں نہ شاعر کا پس  
 جانتے ہیں علم والے سب مجھے  
 تھی جو کچھ موزون طبعیت قدرتی  
 حسن کچھ اسمیں نہ رنگینی ذرا  
 جیسا لطف شاعرانہ چاہتے  
 کیونکہ یہ کچھ درد کا قصہ نہیں  
 نہ کہانی ہے یہہ وصل و ہجر کی  
 بان مگر ہے کار آمد اک کتاب  
 گو کہ ہے ظاہر میں قصہ سرسبز  
 میں مطالب اسکے ساری سوچند  
 گر کہیں کچھ ہوزبان کے برخلاف  
 روز مرے ہوزبان و انون کی کہیں

جز تو تسلیم دار سبھی کریں  
 فائدے اسکے ہو گئے بھرہ مند  
 شوق پھیلے گا حصول علم کا  
 ہوگا دستور العمل اک ہیشال  
 شاعری کا کچھ مجھے دعویٰ نہیں  
 نہ عروضی قاعدوں سے باخبر  
 کچھ نہیں ہو محبو بہ علم سے  
 اسلئے تکبندی کی ہے واقعی  
 نے صنائع نے بدائع مطلقا  
 وہ کہیں ہرگز نہ اسمیں پائے  
 اسمیں مطلق عشق کا جگر نہیں  
 نہ کہیں کچھ عاشقانہ دلگی  
 حسین ہیں طرزدن لاجواب  
 پر بہ باطن ہی یہ اک کان گہر  
 جنکو سب فرمائینگے دل سے پسند  
 از رہ الطاف فرمائیں معاف  
 حاشا للہ اونسے ناواقف ہوئیں

<p>مین زبان والا نہ ساکن اونہیں کا سادہ دل ہوں اک میں قصباتی شہر ہی حکمت اک جو قصبہ ہندین قچوں سی فرا کے ہر چادر گدز یہہ عرض اس سے نہیں حاصل ہونا</p>	<p>نہ زبان دانوں کی خدمت میں رہا بے تکلف بے تصنع سرسبز اوس کا ساکن ہوں نظر سپہ کرین بس رکھیں اسکے مطالب پر نظر بلکہ پائین فائدہ سب خاص عام</p>
---	--

## انما زاد استان

<p>اب سین اک داستان سب خام عام وہاں پہ اک تاج تھا با سامان خنجر روز و شب کرتا تھا یاد و کار تھی اوسے ہر طرح کی راحت بھم لیکن اک یہ فکر رہتی تھی سدا روز و شب ہوتا تھا اس غم میں بلول کہتا تھا دولت تو کی تو نے عطا دولت و شمت عنایت کی ہی گر تا وہ لطف زندگی ہو سربسہر رازدن وہ سوچا کرتا تھا مال</p>	<p>ہند میں اک خطہ ہے کشمیر نام نام نامی جب کا تھا فیروز بخت چل رہا تھا خوب اوس کا کاروبار دلہین کچھ رکھتا نہ تھا دنیا کا غم کوئی بیٹا تھا نہ بیٹی مطلقا عیش و راحت رہ گیا تھا دسے بھول اس کا وارث پر نہیں ان کی بیا تو مجھے دے فضل سے اپنے پسر منتظم دولت کا ہو بعد پد کا ہش جان تھا اوس کا خیال</p>
---	--

اگرچہ انہیں سارے میں وجہ سلال  
 تاجروں کا قافلہ اک ناگہان  
 یہ بھی اسباب تجارت اپنا تب  
 ساتھ اونکے بے تامل ہو گیا  
 روز و شب جاتا تھا وہ سب قافلہ  
 چلتے چلتے راستے میں ناگہان  
 تھا جوشاداب و وسیع و خوش فضا  
 دیکھا جب فیروز نے یہ بوستان  
 طبع اس کی رنگ پر شاغل ہوئی  
 جتنے تھے خند ام و اہل کاروان  
 بے تامل سنتے ہی اس حکم کے  
 تھے تھکے ماندی بہت اہل سفر  
 صبح کو فیروز بخت پارسا  
 ساتھ لے کر پھر فیقون کو تمام  
 دیکھ کر صنائی پروردگار  
 واہ واکیا کار سازی عجیبان  
 صبح کا عالم عجیب ہی نور کا

اب ذرا آگے سنیں سب اسکا حال  
 روم کو بہر تجارت تھا روان  
 بار اوٹھون پر کر اگر سب کا سب  
 اور امیر کاروان بھی یہ ہوا  
 کھاتا منزل منزل راستہ  
 ملکیا رشک ام اک بوستان  
 جسکی راحت خیر تھی آب و ہوا  
 پھر گیا نظرون میں جنت کا سماں  
 سیر کو بیساختہ مائل ہوئی  
 حکم شب باشی دیا سب کو وہاں  
 خیمے سب یک لخت برپا ہو گئے  
 رات کی وہاں سب نے راحت سے بسر  
 اوٹھکے یا دیکھ کر پا کرنے لگا  
 سیر گلشن کو چلا وہ نیک نام  
 کہتا جاتا تھا یہ سب سے بار بار  
 کیا سہانا وقت ہی اور کیا سماں  
 جس سے غم کا فور ہو ریخو رکا

شک بینر و عنبرین ہر سب ہوا  
 چل رہی ہے ناز سے باد نسیم  
 ہے عجب دلچسپ گلشن کا سماں  
 دونوں آنکھوں میں طراوت ہے نور  
 صبح خیزی سبزہ خواہد کی  
 کیا لکھنے کی ہو کوسون تک بہا  
 سبزہ پر شبنم کے قطر ہیں عیان  
 جابجا پانی کی نہرین میں روان  
 میں درختوں کی قطارین ہر طرف  
 جھومر شاخیں درختوں کی تمام  
 سرو آزادانہ ہی سیدھا کھڑا  
 پتے ہلتے ہیں ہوا سے ہر گہری  
 تیب و بہ آمد و تارنج و انار  
 جابجا پھولوں کی نیلگی سی بھی  
 نترن - بیلہ - چنیلی - موتیا  
 ہر جگہ باقاعدہ میں زیرِ باغ  
 پہنے میں پھولوں کا گہنا ڈالیاں

جان و دل جیسے ہوتے ہیں فدا  
 مست ہے رفتار آزاد نسیم  
 گر گیا نظروں سے گلزارِ جنان  
 روح میں بھی تازگی کا ہے دفن  
 طالع بیدار کی ہمدہم ہوئی  
 فرشِ محفل کا سماں ہے آشکار  
 یا ہوا ہی ابرِ رحمت و رفشان  
 جھنسنے ہی شاداب سارا بوستان  
 سبز پوشانِ جنان ہیں صاف بصف  
 کر رہی ہیں سجدہ رب کرام  
 صانع نیکتا کا دیتا ہے پتا  
 ہر پھولوں سے باغ کی زینت بڑی  
 چار سو ہونکے رنگوں کی بہار  
 باغین اک آگ سی ہر لگ ہی  
 سوسن - وجوہی - گلاب - وکیو  
 جنگلی خوشبو سے معطر ہیں باغ  
 میں شرابِ حسن سے متوالیاں

<p>چھپے بل کے ہیں سب دلفریب      ناختمہ - دراج - مینا - اور لوے      ہر کسی جانب صدائی پی کہاں      ایک سمت آوازہ حق سرہ      رہنما مرغِ سخن کا شور ہے      ناز سے پھرتے ہیں کیا لکڑی      حسنِ فغوی سے ہو صحر اسنبال</p>	<p>ستے ہی جنگو اوڑے صبرِ شکیب      کیا پیاری بولیاں ہیں بولتے      او کہیں یا ہو کے نعرِ دستان      اک طرف جاری زبانِ تر ہو تو      وجد میں رفاص ہر اک موڑ ہے      خوشخرامی پر فدا جسکے پری      پھر رہی میں چو کڑی بھرتے غزال</p>
---	--

اشامی سیر باغین فیورِ نخت کی اتفاقہ ایک فقیر خدا  
 سیک ملاقات ہونا اور زبانی اوسکے شردہ پیدائش  
 دھتر سکر وطن کو مہجرت کرنا اور چھتر قبل فقیر ہو ہوتا ہونا

<p>مچو ہو کر غرض وہ دیشور      دور پہنچے قافلہ سے ایک بار      دیکھا ہی اک خانہ خیمپوش ومان      متقی سیرینر کار و حق شناس</p>	<p>دیکھتے سب صنم صانع کا ظہور      پایا نورانی مقام اک پرہار      پیر مرداوسین ہیں اک جلوہ کنان      تن میں نورانی فقیر ایلہاس</p>
--	--



شرق بحر معرفت میں جان و تن  
 سر کئے نچا دو زانو با ادب  
 رخسے ہیں روشن بزرگی کے نشا  
 مین ملک بیت بشر بے اشتباہ  
 ساری نکتے میں ہر جلوہ طور کا  
 دیکھ کر فیروز نے حال تمام  
 چونک اٹھے القمۃ وہ عالی جناب  
 سب سے کہاں تیرا مکان کیا نام ہے  
 کیوں یہاں تکلیف کی اموزی حسب  
 بولا وہ فیروز ہے عاجز کا نام  
 فصل ہو گرفتاری تیسوم کا  
 دیکھ کر یہ سبزہ اور ٹھنڈی ہوا  
 پانی جو اس دم ہوائے خوشگوار  
 دیکھتا قدرت کی سب صنایع ان  
 خوش نصیبی سے زیارت ہو گئی  
 سنکے یہ بولا وہ پیر نامور  
 تیرا آئیسے طبیعت خوش ہوئی

تسلیم حیرت میں بید غوطہ زن  
 کرتے ہیں خاموش بیٹھے یادِ ب  
 سرسبز عرب و جلال حق عیان  
 نیکیوں چٹکی بشر ہر گواہ  
 رحمت حق سے ہی عالم نور کا  
 سامنے آکر کیا جھک کر سلام  
 سلوٹھا کر یوں کیا اوس سخنِ خطاب  
 کبھی کبھی کا قصد ہی کیا کام ہے  
 سرفراز می گدا کا کیا سبب  
 خطہ کشمیر رہنے کا مقام  
 قصد ہے بہر تجارت روم کا  
 کل سے یہاں اوترا ہوا ہی قافلا  
 نکلا فرحت کے لئے یہ خاکسار  
 خدمت سامی میں پہنچا ناگہان  
 آپ جیسے اولیاء اللہ کی  
 کی کرم بخشی گدا کے حالیہ  
 رکھے رب زندہ تجھے با صد خوشی

لیکن اس ناچیس کو امی پارسا  
 اولیا کے ہوتے ہیں درجے بلند  
 اپنے کو لائق نہ پایا جب ذرا  
 سنکے یہ فیروز بولا امی حباب  
 کوہ و صحرا میں میں جو نامدار  
 بولا وہ تیرا اگر ہے یہ چنیال  
 بلکہ جو دنیا میں رہتے ہیں فقیر  
 اور جو کوہ و دشت میں آکر رہا  
 جب نہ پایا نفس پر قابو کچھ آہ  
 بولا بہ صحرا کے ہیں جو راہگیر  
 بولا وہ کامل تو ہوتے ہیں مگر  
 صحبتِ احباب سے بھی بے نصیب  
 بولا دنیا میں جو میں مقبول رہ  
 بولا وہاں ہیں وہ ایسے ہی فقیر  
 مرتبے اونکے بڑی ہیں پیش رہ  
 اور وہ باوصفیکہ دنیا دار ہیں \*  
 خواہشاتِ نفس سے ہیں بھاگتے

تو نے اتنی اولیا آتد کہا  
 سے نکتہ یہ گدا امی رحمت رہ  
 چھوڑا دنیا کو بھیاں آکر رہا  
 اولیا تو اون کا ہوتا ہی خطاب  
 اور کرین غلت میں یا دکر و گار  
 واقعی راہِ خطا پر ہر کمال  
 ہیں وہ بے نفس و شجاع و دستگیر  
 ہنریزا بڑول وہی اسے پارسا  
 چھوڑ کر دنیا کو لی جنگل کی راہ  
 کیا وہ کچھ کامل نہیں ہوتے فقیر  
 باہمہ و بے ہمہ سے بے خبر  
 اور بے فیض بھی ہیں امی حبیب  
 کیا زن و اولاد واسے ہیں سب  
 ظاہر محتاج باطن میں ایسے  
 طاعتِ خالق میں ہیں مشغول سب  
 حرص دنیا سے مگر سیرا رہیں  
 دیدہ و دل بھی ہیں اونکے جاگتے

عبر و تسلیم و رضا پر استوار  
اہل دل ابرار ز اہل دہشتی  
تختِ دلی کا ہوا نکلے یہ سبب  
پیدا ہوں جائز طریقے سے پس  
سیکھیں وہ دینی و دنیاوی علوم  
علم اہل کا ہو عیان ہر بات سے  
سننے کے یہ فیروز نے کی عرض پو  
بلتھی ہوں میں کہ خدمت میں رہوں  
طاعتِ خالق ہو اب دوسرے قبول  
بولاتب و رویش ای عالی نسب  
کیا رہیگا ساکن صحرا کے ساتھ  
و معان نہاروں بندگان کس بیا  
حق نے تجھ کو کی یوں ہی دولت عطا  
عرض کی اس نے کہ شکر ذوالجلال  
پر کوئی وارث نہیں ایسا مرا  
بندگان حق کی جو خدمت کرے  
اس لئے اب یہ ارادہ ہی مرا

شکر خالق ہو مصائب میں شعار  
ہیں غرض ہر طرح سے کامل وہ ہی  
تا ادا ہو سنت محبوب رب  
ہو زیادہ امتِ خیر البشر  
ہر طرف اونکی دو عالم میں ہر دم  
فیض ہو دنیا میں اونکی ذات سے  
راست ہی یہ بات پر ای ذی فنون  
کیا ہو دنیا میں اُدھر جو رخ کروں  
نعمتیں عقیقی کی ہوں تہا حسبِ قول  
کہہ چکا ہوں میں ابھی تجھے یہ سب  
حق پرستی خوب ہو دنیا کے ساتھ  
فیض تجھے پاتے ہیں صبح و مسا  
تا کہ ہو تجھے غیر یوں کا بھلا  
بخشا ہو محکومت مال و منال  
منتظم اس کا جو ہو بعدِ فنا  
نام میرا جس سے دنیا میں چلے  
راہِ حق میں دون یہ دولت لٹا

چھوڑ کر دنیا کو خدمت میں رہوں  
 سنکے اسکی ناامیدی کا یہ حال  
 اسقدر بیدل نہوای خوش تھا  
 رحم ہوگا تجھ پہ حق کا عنقریب  
 مہلت اقبال سندودی علوم  
 پائے شہرت عاقلہ کے نام سے  
 ہونگے اوس سے ایسے ایسے انتظام  
 سنتے ہی یہ مفرودہ جان بخش تب  
 فوطشاوی سے بڑھا خون بدن  
 کہتا تھا حق سب کا ہی حاجت روا  
 آج کے دن کی خوشی میرے لئے  
 حاضر خدمت ہوا کیا یہ غلام  
 خوب خوشخبری سنائی آپ نے  
 سنکے یہ بولادعا دیکر لگا  
 پھر تو مجبوراً یہ نصرت ہو کر تب  
 قافلہ کے ساتھ شب بھر وہاں رہا  
 الغرض فیروز بخت نیک نام

آپ کے ہمراہ بادِ حق کروں  
 اس طرح گویا ہوا وہ نیک فال  
 شکر یہ حالت میں کراہت کا  
 ایک بیٹی پائیگا تو خوش نصیب  
 ہوگی جسکے حسن کی عالم میں وہم  
 بادشہ بیگم جوانی میں بنے  
 جسے راحت پائیگی خلقت تمام  
 ہوگئی فیروز کی حالت عجب  
 پھولا جامہ میں سنا تا تھا نہ تن  
 شکر کس منہ سے کروں اوسکا ادا  
 کم نہیں کچھ پشادئی نورور سے  
 وائے مقصد ہو گئے حاصل تمام  
 عراب گزریگی اطمینان سے  
 اچھا بیٹا اب زیادہ مت ستا  
 آگیا خیمے میں اپنے باطرب  
 پھر روانہ صبح ہوتے ہی ہوا  
 نامور شہر و زمین پھر کر صبح و شام

ہر جگہ بیس و شر کرتا ہوا  
 جگہی تھی تن پہ جو گرو سف  
 راہ خالق میں بہت سامان وزر  
 ار کے یار و نکو شریک دل لگی  
 لطف نیاں اور رنگ کا ہوتا رہا  
 شام سے جا یہ تھا آراستہ  
 خاصہ گہرین سے کیا با طلب  
 دس بجے شب کے اونیچ بخت کیا  
 تھا عجب فیروز ایکم وکیل  
 پہنچی تھی سہر چل لالہ بھی  
 فی الحقیقت تھی وہ اس درجہ حسین  
 سن دلکش اور ایسی پارسا  
 دونوں کو آپس میں الفت تھی کمال  
 جب ہوا بیت الشرف میں جلو گر  
 پیار کے لہجہ میں بی بی نے کہا  
 اے بے بیہ کس طور سے گذر اس سفر  
 ہر جگہ کیسا رہا بیس و شر

آخر اپنے گہر کو واپس آگیا  
 غسل کر کے بدلی پوشاک و گر  
 بانٹا محتاجین کو دل کھول کر  
 رات کو غسل پیا کی جشن کی  
 دسے اندوہ سفر و ہوتا رہا  
 نوبت شب کے کیا برخاستہ  
 تھے مصاحب بھی شریک نوش و سب  
 اوٹھکے پہر باہر سی گہرین کو چلا  
 فضل حق سے رکھتا تھا حسن جمیل  
 رکھتا تھا زو جہ بھی اک شکری  
 جس سے شرمندہ ہو خوشید مبین  
 بامروت نیاں خصلت با حیا  
 ہر دم اک کو دوسیر کا تھا خیال  
 اپنی بی بی سے ملا دل کھول کر  
 حال تو کہتے مزاج پاک کا  
 اور ہوا کس کس ولایت میں گذر  
 نفع کیا مال تجارت سے ہوا

پیار کی باتیں سنی اوسنے چیب  
 میں بفضلِ رب بہت اچھا رہا  
 راحت و آرام سے گزرا سفر  
 ملک مصر و روم و ایران و حلب  
 کم خریدا سال اور تھوڑا بکا  
 بولی اک حیرت سے نہ نیکال  
 مہربانی حال پر ہوگی مرے  
 پیش آیا ایک کیا ایسا سبب  
 جس کے تب فیروز نے اوس کا کہا  
 تو میں اک فردہ سناؤں و فیرب  
 روح کو حاصل ہو فرحت اور سُور  
 سنکے یہ بولی وہ مشتاق نوید  
 جو مری چیزیں میں وہ ہیں آپ کی  
 سوچ کر یہ میں بہت حیران ہوں  
 گو کسی قابل نہیں بے بود ہوں  
 خوش ہوا فیروز یہ سنکر کمال  
 گھر کی چیزیں جتنی ہیں اسی سے لے

اس طرح کہنے لگا میں فرتب  
 شکر خالق ہو نہیں سکتا ادا  
 کامیابی و خوشی سے آیا گھر  
 اس سفر میں کہو نہ ڈاڑھے سبکے سب  
 فائدہ حاصل مگر بے حد ہوا  
 مج کو یہ سنکر تعجب ہی کمال  
 سطلع کیجے مجھے اس بات سے  
 آپ کے اوپر ہوا جو فضلِ رب  
 کچھ اگر انعام دوا می سے لقا  
 جس کو سنکر دلو ہو حاصل شکیب  
 رنج سب کا فور ہوا سے ولی شعور  
 مجھے کس شے کی ہو صاحب کو امید  
 آپ کی چیزیں جو ہیں وہ ہیں مری  
 آپ کو کیا چیزیں میں انعام دون  
 پھر بھی میں ہر طرح سے موجود ہوں  
 بولا کیا الفت بھرا ہی نہ تھا  
 میں میان بی بی کی اس میں شک ہو کیا



چاہتے بی بی کو ایسا ہی گھسان  
 مرد کو بھی چاہتے ہر دم خیال  
 بولی تب اصرار سے وہ خوش بیان  
 سننے کے یہ فیروز نخت خوش خصال  
 مجھ کو اثنائے سفر میں ناگھسان  
 اوس میں دکھلائی دیا اک مرد پیر  
 دل سے دی ہوئی او سے مجھ کو یہ دعا  
 ہو گی جو اقبال مند و ذی شعور  
 عاقلہ شہو ہو گا اوس کا نام  
 سولہ قین دلوں میں ہی یہ ضرور  
 وجہ ہی یہ اس شگون نیک کی  
 مژدہ راحت فرما یہ جب سنا  
 بچھولی ایسی اس خوشی سے اوس گہری  
 استقدر دلوں کو ہوا حاصل طرب  
 مختصر یہ ہے کہ دونوں کو وہ رات  
 راوی لکھتا ہی یہ مضمون نوید  
 نو مہینے میں ہوا یہ فضل رب

جس سے ہر دم الفت ہو بیان  
 غرت و حرمت کا بی بی کی کمال  
 ہاں کچھ اب حال سفر کیجے بیان  
 اس طرح کہنے لگا بی بی سو حال  
 اک ملا شاداب و خورم بوستان  
 جو نہایت برگزیدہ تھا فقیر  
 بیٹی دیگا تجھ کو اک رب علا  
 سلطنت بھی پائیگی اک دن ضرور  
 ہونگے اُسکے مدح خواں خاص عام  
 پائے گا قول گدا اک دن ظہور  
 اس سفر میں منفعت بچید ہوئی  
 کھل گئی گل کی طرح وہ پارسا  
 اپنے جامے میں سما سکتی نہ تھی  
 پیار کی باتیں تھیں شوہر پر عجب  
 گزری عیش و راحت و فرحت کیساتھ  
 ہو گئی حاصل اوی شب کو امید  
 ہو گئے سامان شادی و طرب

گو صبر و برج تنہا مل گیا  
 حق نے کی فیروز کو بیٹی عطا  
 شاد دیا نے جشن کے بچنے لگے  
 رقص کی محفل ہوئی باہر سپا  
 شادمان انعام سب پانیلکے  
 مال محتاجین کو بٹنے لگا  
 ہر طرف شور مبارکباد تھا  
 جشن کا سامان مہینوں تک ہا  
 پل رہی تھی ناز و نعمت میں کمال  
 سب کو اوسکی خاطرین منظور تھیں  
 دل پہ کچھ سیل آنے پاتھی کیا حال  
 ہوتی تھی موجود اوسکے واسطے

اختر برج حمل پیدا ہوا  
 ہر طرف اوس شہر میں یہ غل اٹھا  
 شاد و خورم ہو گئے چھوٹے بڑے  
 گھیر میں چپ چاپ گیت گانیکا ہوا  
 مطرب زہرہ جبین گانے لگے  
 سلسلہ خیرات کا جاری ہوا  
 جو کوئی تھا دلین اپنے شاد تھا  
 سب کو تھی ایسی خوشی بے انتہا  
 اب سناؤں آپکو لڑکی کا حال  
 پرورش کو دایان مامو تھیں  
 تھا ہر ایک کو اس قدر اوسکا خیال  
 کرتی تھی جو شے طلب مان باپ سے

## ذکر تعلیم اور فواید تعلیم

ہشت سالہ جب ہوئی وہ مرہقا  
 لکھ رہا تھا کچھ وہ مروزی ہم  
 بد تہذیبات بیٹھی وہ خوش

ایک دن کا یون لکھا ہوا  
 باپ کے حجرے کو آئی مسجد  
 حق نے بخشا تھا جو اوسکو عقل و ہوش

اور پھر کوئی نہ اوسنے بات کی  
 جبکہ وہ تحریر سے فارغ ہوا  
 اچھے ابا جان میں تپ فرما  
 پیار سے اوسنے دیا اوسکو جواب  
 بولی وہ لکھنا ہی کیا شے امی پدر  
 اسکی خوبی کی زمانہ میں ہی دہوم  
 ہتم ہین تباہین خاص اسکا مال  
 بولی یہ ہی لکھنے پڑ ہی کا جو کام  
 بولا تب فیروز مر د نیک پے  
 جسکے بن دنیا کا کوئی کام بھی  
 پڑھنا آنے سے فقط انسان کو  
 ابتداء نے دہر سے جو حال ہیں  
 یا کہ قرآن اور احکام خدا  
 یا قوانین شہانِ عصمین  
 بس کتابوں میں یہ سب مرقوم ہیں  
 لکھنا آنے سے یہ ہوتا ہی مال  
 کہوتا ہی دوسرے انسان پر

غور سے تحریر کو تکتی رہی  
 اس طرح کہنے لگی وہ سر تقا  
 یہ کہو اسوقت تم کرتے تھی کیا  
 بیٹی میں یہ لکھ رہا تھا کچھ حساب  
 بولا وہ بیٹی بڑا ہی سہیہ ہر  
 بس یہ ہی فن تو ہی بنیا علوم  
 گر نہ ہو لکھنا تو پڑھنا ہی محال  
 سیکھتی ہی کیون اسکی خلقت تمام  
 بیٹی لکھنا پڑھنا ایسی چیز ہی  
 با درستی چل نہیں سکتا سمجھی  
 مادہ حاصل یہ ہوتا ہی سنو  
 یا احادیثِ نبی و آلِ حسین  
 یا امور اتِ شریعت کا پتا  
 کیا کھون تفصیلِ اسدِ مکی میں  
 جاننے والے ہی کو معلوم میں  
 ہر شراپنے دل مضطر کا حال  
 چاہے لاکھوں کو س رہا و سکا گھر

اور جو باتیں طول و مشکل میں کمال  
 اون کو اپنے یاد آنیکے لئے  
 یا کہیں تاریخ کے حالات سے  
 جو کہ متاثر یا دگر عوام ہو  
 لکھتا ہی اوسکو بھی کوئی ذمی نہر  
 انقضائے لکھنے ہی پڑنے کے سبب  
 عاقلہ کہنے لگی یہ سنکے تب  
 بولا وہ بیٹی تمہاری امی جان  
 بولی بھولے پس سکتب وہ دلربا  
 بولا یہ فیروز نختِ ذی نہر  
 چلتے ہیں مرد و نسے اونکو سارو کام  
 مرد باہر سے کما کر لاتے ہیں  
 کیا عرض اونکو جو وہ لکھیں پڑیں  
 بولی ہوں عورات ہی جس گہر میں گر  
 تو وہ ہوتی ہوگی محتاج و غریب  
 مادہ اتنا کہاں حاصل و خیرین  
 سنکے یہ فیروز نختِ خوشحال

یاد رہ سکتی نہیں جو بے خیال  
 درج ہر اک کرتا ہی جب تک جئے  
 واقعہ سرزہ کوئی ہو نیلگے  
 جسکے لکھنے سے کہ روشن نام ہو  
 تاکہ آیت رہ ہوں واقف سب بشیر  
 کام طر ہو تے ہیں اس دنیا کی سب  
 لکھنا پڑتا آتا ہے امان کو کب  
 بے پڑ ہی لکھی ہیں بیشک کیاں  
 کام اونکے کیسے چلتے ہیں بھلا  
 عورتیں ہوتی ہیں جاہل و مشتم  
 گھر میں بیٹھی رہتی ہیں وہ نیک نام  
 بیٹھ کر ہمراہ اونکے کہاتے ہیں  
 جب کیا آزاد مردوں کو انھیں  
 اور نشان آئے نہ مردوں کا نظر  
 جبکہ علم و فن سے ہیں سبے نصیب  
 انتظام خانہ داری جو کریں  
 خوش ہوا بیٹی کی باتو نسے کمال

بولا کیا اچھے تہا ہری جن خیال  
 تمنے بیشک خوب سوچا ہویہ اب  
 پانی میں سب بیوقوفی کا خطاب  
 عاقلہ افسوس سے بولی یہ تب  
 عورتوں کو لکھنا پڑھنا سیکھنا  
 بولا ہری یہ شرع میں تو حکم عام  
 پر رواج ملک کا ہے یہ سبب  
 بولی وہ تو اب یہ میری عرض ہے  
 بولا وہ بڑی یہ کچھ واجب نہیں  
 بلکہ یورپ کی توس اور لیڈیان  
 کرتی ہیں وہ انتظامی کام سب  
 شوہر و نکو اونکے اونسے ہر گھرمی  
 بولی وہ تو وجہ کیا ہری جن خیال  
 بولا اسکی خاص وجہ دلنشین  
 پر جہا تک بھی میں کرتا ہوں خیال  
 مرد باہر سے کما کر لاتے ہیں  
 پھر غرض کیا ہری کہ وہ لکھتیں پڑھتیں

واہ و اشا باش امی خنہ مال  
 عورتیں سب عیسائیوں کے سبب  
 ناقص العقلی سے رہتی ہیں خراب  
 بابا جان بتلائے مج کو یہ اب  
 منع ہے کیا کچھ شریعت میں بھلا  
 عورتیں بھی علم کو سیکھیں تمام  
 عورتیں جاہل جو رہ جاتی ہیں سب  
 کیا رواج ملک بھی کچھ نقص ہے  
 یا کہ اس امر شرع میں  
 سیکھتی ہیں علم سب یا غرض شان  
 قدر ہوتی ہری لیاقت کے سبب  
 ملتی ہری ادا و آسائش بڑی  
 ہیں زمان ہند بے علم و خراب  
 ظاہر معلوم کچھ ہوتی نہیں  
 تو یہی دکھلائی دیتا ہے مال  
 عورتوں کو عیش سے بھلائی میں  
 مفت کی کسوٹے محنت کریں

بولی تب فیروز سے وہ نیک ہے  
 عورتیں محنت سے بچنے کیلئے  
 مفت میں محروم ہو کر سرکف  
 ناقص العقلی کا پانی ہن خطاب  
 عمر وہ سب کر کے ناحق رائگان  
 میں تو یہ حالت سمجھتی ہوں دلیل  
 اوں کو کیوں یہ زندگی مرغوب ہے  
 خوش ہوا فیروز اس گفتار سے  
 بوسہ پیشانی کا الفت سے لیا  
 بیٹی تم تو ہو نہایت ہو نہار  
 عمر یہ اور اس قدر عالی خیال  
 بولی اوس دم عجز کر کے عاقلا  
 اتروے دل مری برلائے  
 شاد ہو کر بولا تب وہ دلشور  
 بولی وہ تو اب مجھے ہی یہ خیال  
 آپ جاتے ہیں سفر میں بارہا  
 سنکے یہ گفتار وہ کہنے لگا

اب بڑے افسوس کی یہ بات ہے  
 ایسے عمر کا راند علم سے  
 تیر بدنامی کا ہوتی ہیں ہدف  
 رہتی ہیں محتاج و مسکین و خراب  
 ہوتی ہیں دنیا میں کیونکر شادمان  
 کاہلی اور بے حیائی کی دلیل  
 ایسے جینے سے تو مرنا خوب ہے  
 گو وہ میں بھلا یا اوس کو پیار سے  
 اور مخاطب ہو کے یہ اوس سے کہا  
 فضل حق سے ہو فہیم و ہوشیار  
 چشم بد میں سے بچائے ذوالجلال  
 میرے بابا جان میں تم پر خدا  
 لکھنا پڑھنا مجھ کو بھی سکھائے  
 اچھا ہم تم کو پڑھائیں گے ضرور  
 آپ کو فرصت کا بلنا ہی محال  
 گھر یہ کم ہوتا ہے رہنا آپ کا  
 میں نے جو اسم پڑھانیا کو کہا



خود پڑھاؤں گا تجھے ایسا نازنین  
جو پڑھائیگی تجھے لیل و نہار  
آپسے راضی ہوا اب میرا جی  
مجھ کو پڑھنے کیلئے بٹھلائے

اس سے یہ ہرگز مرا مطلب نہیں  
بلکہ اوستانی رکھوں گا ہوشیار  
عاقلاً خوش ہو کے تب کہنہ لگی  
جلد تر سامان یہ فرمائے

ذکر مکتب عاقلہ اور تعلیم و کتابت اور کوشش عاقلہ کا عام  
لڑکیوں کو مکتب دین پڑھنے کیلئے بٹھلانا

رکھتا تھا اس بات کا ہر دم خیال  
تو اسے لائق اک اوستانی ملین  
رہنے والی تھیں جو بلاک غیر کی  
خوب تھیں وہ ماہر علم و علوم  
ہندسہ - تاریخ اور جغرافیہ  
سینے کے گنجینے بن نہاں سحر  
عاقلہ کا دھوم سے مکتب ہوا  
ہر جگہ رہنمائی کی دھوم تھی  
سب نے اس مکتب کی خوشیاں گونجی

ان فرض فیروز بخت نیک فال  
جستجوئین کچھ دنوں جو خوب کین  
پارسا پر سپر کار و مستحق  
اونچی دانائی کی تھی عالم دین ہوم  
قاسمی علم عروض و قافیہ  
فلسفہ اور تربیت و علم ادب  
نیک ساعت میں غرض نام خدا  
بعدہ تقسیم شیرینی ہوئی  
اقربا کی دعوتیں ہفتوں میں

خاندان کیا بلکہ اپنی قوم کی  
 جسے مکتب میں قدم اپنا رکھا  
 تھی مگر ایسی زمین و عاقل  
 وہی نہیں تو نہیں یہ فضل حق ہوا  
 عاقلہ کو چونکہ تھا نہ نظر  
 اسلئے اسکی طبیعت ہر گہری  
 پاک کے اوستانی کو اکدن شاد تھا  
 شوق کو محکوم ہی لکھنے پڑھنے کا  
 بولیں وہ یہ تو خوشی کی بات ہی  
 لڑکیوں میں اپنے بکنے کی تمام  
 شوقِ علم اول جسے پیدا ہوا  
 پر طبیعت کے نہ لگنے کا سبب  
 بولی وہ اسکا یہ باعث ہے جناب  
 لڑکیاں مکتب میں پوتہ بن اور گر  
 بڑھتا اور علمی ارادہ اونکے تھا  
 ساتھ کی محولیاں بھی ہوتی ہیں سب  
 بولی وہ بیشک تمہارا چنیال

عاقلہ وہ پہلی لڑکی نیک تھی  
 اور کی پڑھنے کی اول ابتدا  
 جو پڑھا وہ یاد فوراً کر لیا  
 قاعدہ بند ادوی سارا پڑھ لیا  
 ہورفاہ عام مجھے بے ہمت  
 پڑھنے سے تنہائی کے گہری تھی  
 عرض یوں کر نیلگی وہ خوش نہاد  
 پر نہیں لگتا ہی جی میرا ذرا  
 شوق لکھنے پڑھنے کا ذرات ہی  
 پھلی اک لڑکی ہو وہ تم لاکلام  
 فخر ہے جو اپنی ساری قوم کا  
 عاقلہ ہر خدا بن لاد اب  
 پڑھتی ہوں تنہا جو میں مٹھی کتاب  
 وہ بھی میرے پاس پڑھتیں بے خطر  
 دھن بھی کھلتا زیادہ اونکے تھا  
 ہوتا دل کے بھی پہلنے کا سبب  
 کار آمد اور مناسب ہر محال

میرے دلکا بھی یہی مقصود ہے  
والدین اسپر تہا رے مہ جین  
لڑکیاں بکتبہن آئیں شو فتنے  
بولی وہ یہ تو نہیں کچھ ایسی بات  
بلکہ محکو تو یقین ہوا ہے حضور  
اوٹھتے اسدم آپسین دونون چلین  
موقع بھی بہتر نظر آتا ہے اب  
کھانا جب تک کھائینگے وہ دشعو  
سامنے دونون کے ہوگی گفتگو  
سنکے یہ ساتھ اس کے اُستانی اوٹھن  
دیکھ کر فیروز نے اسدم کہا  
پڑھنے میں بھی جی لگاتی ہیں یہ کچھ  
آپسے کیا کیا سبق میں پڑھ چکین  
بولی اوستانی کہ نصف ماہ تھا  
پارہ عم کو یہ اب کرتی ہیں طرح  
سنکے یہ فیروز کو حیرت ہوئی  
پر یہ طرہ ہو کہ مطلق انکا جی

عالم و دانا مرا مسبود  
راضی گرموئین تو کچھ مشکل نہیں  
او تہا رہی ہم سبق ہوں فتنے  
جو خلاف اونکے ہوا امی عالی صفا  
وہ بھی اسکو مان جائینگے ضرور  
گفتگو اس باب میں اونسورین  
خاصہ آبا جان کرتے ہیں طلب  
امان اونکے پاس بیٹھینگے ضرور  
کچھ نکل آئے گا انخاب مہ نکو  
خدمت فیروز میں دونون گئین  
کہنے بی اوستانی حال عاقل  
یا ذکر کے بھی سناتی ہیں یہ کچھ  
آج کل کس چیز کو ہیں پڑھ رہین  
قاعدہ تو سب انھوں نے پڑھ لیا  
ماشا اللہ وہ بھی نزد حتم ہو  
بولین اوستانی بڑی میں بڑی  
پڑھنے لکھنے پڑھین لگتا ابھی

ورنہ یہ اتنے دنوں میں بالیقین  
 بولا وہ اس دم تعجب ہی مجھے  
 انکو تو اسکی کشت آپ تھی  
 بولیں انکے شوق میں تو شک نہیں  
 بولا وہ فرمائے ہی کیا سبب  
 عاقلہ سے پھر کیا اوسنے خطاب  
 اپنی تنہائی سے ہوئیں دل کیاب  
 تو میں سب کنبے کی اپنی لڑکیان  
 تاہیں مکتب میں وہ مونس مری  
 بولا وہ دل تو ہلجائے گا مان  
 اور اوستانی کا سارا وقت بھی  
 وہ مہساری ہی پڑھائیں اگر  
 اسلئے کہ تم ابھی ہو متبہری  
 بولی اوستانی نہیں تو امر حضور  
 جو پڑھاتی ہوں انھیں میں کیا  
 خوش ہوا فیروز سنکر یہ کلام  
 لڑکیان کنبے کی سب عالمین

دوسرا پارہ کو بھی پڑھواستیں  
 عاقلہ پڑھتیں نہیں میں شوق سے  
 پڑھنے کیون انکا اکتا تاہی جی  
 بیدلی کی وجہ ہر اک بالیقین  
 بولیں وہ یہ خود کینگی نفعہ سواب  
 عرض یوں کرنے لگی وہ باحجاب  
 آپ کی گریوا جازت ایجناب  
 ساتھ پڑھنے کیلئے بلواؤں بھان  
 ساتھ میں انکے پہلجا بیگا جی  
 کھیل کا کھٹکا بھی ہی ایسی بھان  
 کیون ہوا ورنہ کی سبق میں منتہی  
 گذرے تو ہونفع اسکا ہمیشہ  
 یہ پڑھاتی ہونگی تسکو ہر گھڑی  
 یہ تو ایسی میں زمین و دلشعور  
 حفظ ہو جاتا ہی خود تقصیل وار  
 اور کہا یہ تو خوشی کا ہی مقام  
 اور لیاقت علم سے حاصل کریں

ہو اجازت آپ کو اس امر کی \*  
 میں بھی سہمی ہو گا اسکا الکلام  
 چونکہ تھکافیر و مرد پاکباز  
 جانتے تھے لوگ اوسکو باتمیز  
 پس ہوا تحریک کرنا کارگر  
 بی بیان جتنی تھیں عالی خاندان  
 کی یہہ اوستانی سے سب نے التجا  
 پاکے اپنی ہمسنون کو عاقلا  
 سبکی خاطر میں وہ یون مصرف تھی  
 پہلے سبکے بیٹھنے کی فکر کی  
 خاصدان پانوں کا بھی اک جاسجا  
 بیٹھیں اوستانی مقام صد پر  
 بی بیان جتنی یہ آئیں تھیں بہان  
 دیکھ کر سب عاقل کا اہتمام  
 جبکہ تکریم و تواضع ہو چکی  
 رسم بسم اللہ کی پہلے ادا  
 جتنی شیرینی کی قایم آئیں تھیں

داخل مکتب کرو اور ون کو بھی  
 تاکہ مکتب کی ترقی ہو سدا  
 قوم میں اپنی نہایت سرفراز  
 فضل حق سے سب میں تھا ہر چیز  
 اور ہوا ترغیب دینا پراثر  
 بہ تعلیم اپنی لائین لڑکیاں  
 مکتب انکا کیجئے بہر حشا  
 ولیمین اپنے خوش ہوئی بے اتہا  
 تلو الگت تھا نہ اوسکا اک گھڑی  
 صاف کمرہ بھی مکلف فرش بھی  
 پیک دان کو بھی قرینے سو کہا  
 دل سے تھی تعلیم پراون کی نظر  
 تھیں مغر خاندان کی سیگمان  
 کیسی خوش تھیں عورتیں ولیمین تمام  
 تو پراوستانی نے بھی باصدا خوشی  
 پھر سبق سب کو الف بے کا دیا  
 فاتحہ دیکر وہ سب تقسیم کین

سب سے پہلے کرنے لگیں مضمون بیان

بعد اسکے اوشکلے اوستانی وہاں

## مضمون زبانی اوستانی نسبت فوائد تعلیم نسوان ۲

سب کو اس دلی خوشی ہمیشہ  
ابتدائی جگہ تسلیم ہے  
جمع میں اسوقت یہاں باغوشان  
کرتی ہوں شکریہ میں سب کا ادا  
اوسنے اس مکتب کی ڈالی ہو بنا  
مرد کہتے ہیں ہمیں جاہل تمام  
ناقص العقل سے ہیں ہم سب خرا  
جو کرین ظاہر خیالات عجیب  
سامنے مردوں کے ہیں ہم شیر لکین  
کچھ دلائل بھی بیان ہم کر سکیں  
بیٹھے ہی رہتے ہیں گھیریں ہر گھڑی  
قدر کچھ ہم کو نہیں ہو علم کی  
لکھنا پڑھنا جاننتی ہیں عار ہم  
دہرین انسان کیا ہو فضل سے

آج یہ کیا دن ہوا ہو جلو گر  
خیم ہر اک لڑکی پئے تسلیم ہے  
فضل خالق سے معزز بی بیان  
شوقِ تسلیم آپ کو پیدا ہوا  
عاقلاً کو خوش رکھے رب ہدا  
ہم سب بھونکو شرم کا ہی یہ مقام  
بیوقوفی کا بھی دیتے ہیں خطاب  
ماؤہ ایسا نہیں ہم کو نصیب  
قوتِ تقریر بھی حاصل نہیں  
راے صائب کوئی حب اوں کو دین  
کاہلی بھی ہم میں ہر اتنی بڑی ہے  
وجہ ہر ان سب نقائص کی یہی  
علم کو سچے ہوئے ہیں حوا رہم  
مرد وزن دو نو ہی کو اللہ نے



ایک کا حق دوسرے پر رکھا  
مرد تو سب قابل و لائق بنیں  
عورتیں بھی گرہوں شائق علم کی  
وہ بھی مردوں کی طرح ہوں باکمال  
اونکا یہ کہنا کہ میں پردہ نشین  
کی طرح علم کو حاصل کریں  
کچھ بھی تو تسلیم کے قابل نہیں  
رسم پردہ ہی شیر فونین جہان  
ہر جگہ جو لوگ دانشمندیں  
شرع میں اسکی ہر تاکید  
عافلون نے بھی جہا تک غور کی  
عورتوں کی اس سے عقل و حیا  
پردہ داری عورتوں کے واسطے  
سب اسی پردہ نشینی میں اگر  
علم حاصل کرنا پردہ دار کو  
اسکی یہ کتب ہی خود ہو گا نفیر  
علم کی دولت اگر تم کو ملے

علم بھی دونوں کو ہی یکساں دیا  
عورتیں سب جاہل و احمق نہیں  
تو وہ مردوں سے نہ کم ہوں واقعی  
زیرک و ذی حوصلہ عالی خیال  
باہر آزادی سے جاسکتی نہیں  
اور مردوں کی طرح لائق بنیں  
رسم پردہ علم کی حامل نہیں  
ہر مفید و کار آمد بے گمان  
رسم پردہ کے بڑے پابند ہیں  
جانتے ہیں سب شریف اسکو مفید  
بس یہی سوچا کہ بہتر یہی  
رہتی ہوتی تھیں بہ افضال خدا  
اک شرافت کا ہی تمغہ دیکھتے  
علم سیکھیں تو ہونا فعیشتہ  
سہل ہی مشکل نہیں کچھ پیو  
ہو گیا کچھ بھی اگر فضل قدیر  
تو ہوں حاصل پھر تھیں اس کے صلے

قوت ذہنی میسر ہو تمام  
 جنکے باعث گھروں میں بیٹھ کر  
 اپنے اپنے مرتبے پر سر کوئی  
 دیکھنے کیا عورتیں تھیں بمیشال  
 دونوں فضل خانہ سبحان سے  
 سلطنت کے اپنی اپنی انتظام  
 حال کی ہی دیتی ہوئیں اک مثال  
 وہاں ہیں سلطانِ جانِ سگیم امیر  
 منتقی زہی جسم فیاض و خلیق  
 کام جتنے ہیں ریاست کے وہ سب  
 اونکے دم سے اوس ریاستیں ذہنی  
 وہ تو ہیں سند پزیر و ریں سے  
 انسداد ایسا جس رائم کا کیا  
 سونا چاندی گراوچھا لوراء ہیں  
 بس در انصاف ایسا باز ہی  
 استغاثہ کرتے ہیں جو آن کر  
 علم کی شائق ہیں سگیم صاحبہ

اور دماغی قوتیں بھی لا کلام  
 انتظام خانہ داری ہمدگر  
 خوب کر سکتی ہوں تم سب اتنی  
 چاند سیکر اور غنیمت نیک فال  
 حکمرانی کر گئیں کس شان سے  
 دونوں نے ایسے کئی اتناک ہونام  
 اک ریاست ہی بیان بھوپال تال  
 حکمرانوں میں جان کے بے نظیر  
 ظلم کی دشمن غریبوں پر شفیق  
 دیتی ہیں انجام اونکو روز و شب  
 ایک بد نظمی نہیں ہوتی کبھی  
 سوتی ہی ساری رعایا چین سے  
 بھول کر کوئی نہیں کرتا خطا  
 چھیننے والا نہ دیکھو راہ میں  
 شیر بکری - کیلئے دسار ہی  
 واو وہ پاتے ہیں پورے طور پر  
 لائق و فائق ہیں سگیم صاحبہ

پس تھیں معلوم کرنا چاہئے  
 عورتیں اگر کاحلی کو چھوڑ دین  
 پھر تو انکے کام سب خوبی کیساتھ  
 میری بہنیں جو کہ حاضرین یہاں  
 انکی خدمت میں ہی میری التجا  
 تاکہ ہم اوس سے بری ہو کر رہیں  
 آئے کلب لکے اب یا نگین دعا  
 ہمارے شوق حصولِ علم تو  
 فضل ہو جائے ترا ہمیشہ تاب  
 ہاتھ اوٹھائے سنکے یہ ہر لکے  
 بعد از ان برخواستہ مجلس ہوئی

اس سخن پر کان دھنا چاہئے  
 علم کی دولت کو سب حاصل کریں  
 طوی ہوں دنیا میں خوش اسلوبی کیساتھ  
 یا کہ سب یہ پیاری پیاری لڑکیاں  
 شوق کیجئے سب حصولِ علم کا  
 مرد جو الزام دیتے ہیں ہمیں  
 یہ کہ اے اللہ امی ربِ علا  
 اور عطا کر عقل و فہم جو علم تو  
 سب ارادوں میں ہمیں کر کا سب  
 لفظِ آمین کے تھے سب میں غلغلہ  
 بی بی ہر اک اپنی اپنے گھر گئی

### طریقۂ تسلیم

ایسا فضل رب دائم ہو گیا  
 پھر تو اوستانی بھی ہو کر شادمان  
 لڑکیوں کو علم سکھلانے لگیں  
 اک مہینے میں ترقی یہ ہوئی

یعنی اک کتب بھی تمام ہو گیا  
 کر کے شکر و حمد خلاقِ حسان  
 جو ہر طہیت کے دکھلانے لگیں  
 شصت تعدادِ صبیہ ہو گئی

چند اوان میں سے مگر یہ لڑکیاں  
یعنی کلثوم و زبیدہ - صدائے  
ہر گھڑی آپس میں تھیں سیٹھ بیٹ  
ملتیں جلتیں سب تو مانوس کیساتھ  
دل لگا کر اتدن محنت جو کی  
بعد چپکے جبکہ یہ صورت ہوئی  
تو پھر اوستانی کو تنہا گھڑی  
اس غرض سے عاقلہ کی رات جو  
درس دینے کی سہولت کیلئے  
پانچویں درجے سے کر کے ابتدا  
بس آٹھ کی تھی اوسمیں خواندگی  
چوتھے درجے میں تھا قرآن و ف  
تیسرے میں تھا نظم کا فہ  
تھی عرب کے علم کی بھی ابتدا  
دوسرے درجے میں تھا سب کچھ پہلے  
پہلے درجے میں تھا تھی یہ بات  
سب کو کچھ مضمون سنائے و رشوب

تھیں ٹریب اور سحر خاندان  
حافظہ - ترب النساء اور عابدہ  
دسے تھی ہر ایک ایک کی فریق  
لکھتیں پڑھتیں تو بڑی خوبی کیساتھ  
اس سے پیدا کچھ لیاقت ہو گئی  
لڑکیوں کی خوب ہی کثرت ہوئی  
درس دینے میں بڑی وقت ہوئی  
ہو گیا یہ انتظام اک جلد تر  
درس کے پہنچ درجے کو دئے  
سلسلہ تعلیم کا قائم کیا  
تازہ کچھ وقت اٹھاے بتدی  
ابتدائی فارسی مشق حروف  
ہندسہ - تاریخ - اور جغرافیہ  
انشاء - اور ملا بھی لکھنا پڑتا تھا  
ختم تھی علم عرب کی ابتدا  
یعنی ہر اک عالمہ عالی صفات  
اور بیانات مفید و پر عجب

ہمت و خوبی و جان ناپا ہی کے ساتھ  
بحث علمی و بروہو نے لگی  
انظام اک دوسرا پیدا ہوا

روز و شب پوری ادوالو عمری کیساتھ  
سبکی تسلیم کو ہونے لگی  
پھر دماغ عاقلہ میں ماسوا

## تعلیم فن صنعت و حرفت لڑکیوں کی مکتبہ میں

سوچتی ہوں بات یہ میں بار بار  
کوئی ہونی چاہئے وجہ معاش  
صیغہ محنت اجی سے پائیں مقرر  
بیٹھ کر اپنے گھروں میں لاکلام  
بے تامل بے تجسس بے تلاش  
مجھ کو بھی یہ سن کر ہراسے مر جا  
لڑکیوں کی ہو کوئی وجہ معاش  
جسے یہ اپنے گھر و نہیں بیٹھ کر  
اپنی اپنی روڑیاں کر لیں حصول  
میں رواج قوم سے اندر دہلین  
کچھ تو ہوا انکے لئے بھی آسرا  
بات سوچی کوئی بھی انکے لئے

بولی استانی سے اکدن عاقل  
عورتوں کے واسطے بھی بے تلاش  
تا وقت احتیاج پر ضرر  
اور شریفانہ طریقہ پر تمام  
کر لیں اپنے واسطے فکر معاش  
سنکے استانی نے یہ اوس کے کہا  
چاہتی ہوں میں بھی یہ اون خوش حال  
ایسے ہوں تسلیم انکو کچھ نہ ہر  
وقت نازک میں ہوں ہرگز نل  
کیونکہ یہ بچا پریان پردہ نشین  
نوکر ہی تو کنہیں سکتیں بھلا  
عاقلہ بولی کہ صاحب آپ نے

بولیں اُستانی کہ مجھ سے پیشتر  
 عرض کی میری تو یہ مرضی ہو اب  
 بہنہ سنوں حریفہ ایسی چیرہ بین  
 جانے والے بڑے ممتاز ہیں  
 کرتے ہیں تیار اشیا بے نظیر  
 اسلئے معلوم ہوں گریہ منہ  
 شفق اس اس سے ہوں آپ گر  
 بولیں وہ خوش ہو کے تباہ خوش خصال  
 جو ہیں بکتب کی معزز لڑکیاں  
 تب جلا کر اونسے بھی پوچھا گیا  
 عاقلہ نے مستعد ہو کر وہاں  
 اوس سے پھر قسم کے سامان تب  
 پھر توجہ سینے پر دینکے تھے فن  
 فیتہ۔ گوٹہ۔ لیس جھالز کرتیاں  
 پائتا بے۔ موری۔ دستانی۔ رومال  
 سب کے متعرب سلیم دبان ہو نیلگے  
 رفتہ رفتہ کچھ دنوں کے درمیان

راے تم ظاہر کرو امی زہی نہ  
 صنعت و حرفہ سکھاتو جائیں سب  
 کیا کروں او کی صفت اس وقت میں  
 گھیر میں بیٹھے بیٹھے با اعزاز میں  
 پاتے ہیں قیمت میں مال و زرخش  
 فائدہ سے لڑکیاں ہوں باخبر  
 تو میں اسکی منتظم ہوں جلد تر  
 ہو بہت انسب تمہارا یہ خیال  
 پوچھ لو اونسے بھی بلو اگر یہاں  
 عرض کی سب نے بہت اچھا بجا  
 کر لیا چند عین سرمایہ گران  
 لڑکیوں کے واسطے منگوائی سب  
 کامدانی۔ بیل۔ بوٹے۔ اور چکن  
 کار چوبی ٹوپیاں اور صدیاں  
 تولیاں۔ بنیاں۔ اور جالی کچال  
 ہوش اہل فن کے بھی کھونٹلے  
 ہو گئیں شیار اکثر لڑکیاں

بہت کم مشق یہ حاصل ہوتی  
صاف و عمدہ کام سب ہونے لگا  
جس قدر تیار چیزیں ہوتی تھیں  
بھیجی جاتی تھیں بہ ظم خوب تر  
و صاف نسبت قیمت نقد جسم آتی تھی  
جو کہ تھی اک خرچ و آمد کی کتاب  
پر وہاں مکتب کو ہر اک وجہ کا  
سارے درجوں کا حساب ہمارا  
تھا در سہ کا جو سرمایہ تمام  
پہنچا پھر تو چند سالوں میں یہ حال  
اک بڑا یہ کارخانہ ہو گیا  
ہو گیا جب جمع سرمایہ کثیر  
اک مکان مکتب کا بنوایا وسیع  
اوسکے بعد اوسنے کیا یہ انتظام  
لڑکیاں جو ہوتی تھیں بے آسرا  
اور جو لڑکیاں عالی دماغ  
اپنی گرفتاری شادی کو سبب

لڑکی مکتب کی ہر اک قابل ہوتی  
قابل توصیف و تعریف و ثنا  
مہر مہینے کی یکم کو بالیقین  
تا بحران شہر کی دوکانوں پر  
سب سیاہی مین و لکھتی جاتی تھی  
جس میں تھا بیع و شرکاء حساب  
خرچ و آمد کا سیاہی مین تھا جدا  
دیکھتی تھی عاقلہ با صد وقار  
اوس پہ بھی فتاویٰ ہی تھی لاکھ  
صنعت و حرفت کے دکھایا کمال  
نفع حاصل بیشتر ہونے لگا  
تو پھر اوس عاقلہ نے بے مشیر  
تھا جو قابل دید و مضبوط وسیع  
مدیر کا اپنے باحسن تمام  
اوس کو مکتب و وظیفہ ملتا تھا  
علم کی تحصیل سے پاکرواغ  
ہوتی تھیں اکتب سے وہاں بھرتی

لما تھا اک پر کلفت او سگھڑی  
 لڑکیوں کے کام خدمت کیلئے  
 یا کہ جو اصراف مکتب تھے سہی  
 اسلئے وہ خاص مکتب اُسکا تھا  
 عام مکتب ہو گیا وہ جلد تر  
 اُسکے سرمایہ سے سب سے نیلگے  
 اتوان تنخواہ پر ہونے لگیں  
 اپنے سرمایہ سے قائم ہو گیا  
 ہو گیا اُس شہر میں مشہور عام

تو انہیں پوشش کا جو رخصتی  
 کچھ کمزیر بھی رکھیں سرمایہ سے  
 اب تک اُستائیں کی جو تنخواہ تھی بڑ  
 پاس سے فیروز اپنے کرا تھا  
 لیکن اب یوں عاقلہ کی رائی پر  
 یعنی جو تنخواہیں اور اصراف تھے  
 ماسوا جو لڑکیاں ذی علم تھیں  
 اب یہہ مکتب عام و دائم ہو گیا  
 الغرض سب عاقلہ کا انتظام

## انتظام خانہ داری عیسٰی

پڑھ پڑھا کر علم و فاضل ہوئی  
 فہم و دانش بھی ترقی پائی  
 عقل کامل ہو گئی سمیت بلند  
 ہو گئی غرقِ تحریر سرسبز  
 ہر طرف تھا ابتیری کا دور دور  
 تھا منے والا کوئی گھر کا نہ تھا

عاقلہ طرح جب قابل ہوئی  
 قوتِ ذہنی میں جو دت آگئی  
 حوصلہ عالی ہوا جرات بلند  
 گھر کی بد نظمی پہ کی جسدِ نظم  
 خانہ داری پر بھر کرتی تھی غور  
 عاقلہ کو بیخ تھا اس کا بڑا



مان تو تھی کم ہمس یہ اندیشہ تھا  
 ایسا دمی فرصت تھا کب وہ نیک نام  
 عاقلہ کی پڑتی تھی حجابِ سحر  
 چند تہمین گو نوکریں اور لونڈیاں  
 جا کوئی ایسی قرینے کی نہ تھی  
 خاص صورت سے کوئی کارِ سرا  
 گرچہ ساری لونڈیاں آپ آپ کو  
 پرکھی ہر پینین پڑھاتی تھی  
 یہ تغلب اور اصرافِ فضول  
 سب تھے اسکی مانگے غفلت کے سبب  
 گو کہ یہ لڑکی اسی مادر کی تھی \*  
 رکھتی تھی جو ماہِ عقلِ گران  
 ایک دن کچھ اپنے دل میں سوچ کر  
 پیار سے اسوقت پوچھا اپنے  
 عرض کی اک عرض کرنی ہی حضور  
 بولا وہ کیا ہے کہ جو جان پدر  
 عرض کی یوں آئی ہے یہ خاکسار

باپ تھا سو وہ تجارت پیشہ تھا  
 خانہ داری کا جو کرتا انتظام  
 گھر میں تھی بے انتظامی سب  
 پر پڑا رہتا تھا بے جھاڑ و مکان  
 جو وہاں آیا گیاسٹھے کوئی  
 ایک لونڈی کی سپردی میں تھا  
 ایک کے سود میں کر لیتی تھیں دو  
 وقت دیگر بھر دوبارہ آتی تھی  
 عاقلہ کا دل ہوا جسے ملول  
 اور کینہ و نکی خیانت کے سبب  
 پر بڑی داناؤ پر فطرت ہوئی  
 شاق ہوئی تھیں اسے بدظیمان  
 بیٹھی لبِ بزم وہ نزدیک پدر  
 آج کیون تکلیف اٹھائی اپنے  
 عفو کر فرمائے بیس اقصو  
 ہم بجا لائیں جو ہی بد نظ  
 کھویا بد نظمی نے گھر کا اعتبار

گو بھری بین لونڈیاں گھیریں تمام  
 صحن خانہ میں صفائی بھی نہیں  
 دیکھ کر جسکو خوشی ہو مہمان  
 گو بین خوش وضع مکان و نشہ نشین  
 ہو اسیلوں کے تغلب کا یہ حال  
 صرف ہو پیسہ تو دو بتلاتی ہیں  
 بولا یہ فیروز اسے زہر جبین  
 میں مگر تباہوں باہر زور و شب  
 تمسے بیٹی ہو سکے گرا ہتمام  
 عاقلہ یہ سنکے بولی اسے پدر  
 سنکے یہ فیروز بولا مہربا  
 میں خوشی سے دیتا ہوں اذن تمام  
 بعدہ بی بی کو بلوایا وہاں  
 وہ بھی سنکر خوش ہوئی بے انتہا  
 عاقلہ نے سوچ کر پہلے سال و  
 یہ خبر سنکر بہت سی ہوشیار  
 اوسنے بعد غور و فکر بے حساب

پھر بھی تو اچھا نہیں ہو کوئی کام  
 خچر وافر پہلانی بھی نہیں  
 یا کوئی آیا گیا سیٹھے وہاں  
 عہدگی سے کوئی کمرہ بھی نہیں  
 گویا ہر سودا ہی اٹکا نصف مال  
 کھا کے مال مفت کیا اٹھلاتی ہیں  
 ابتری از حد ہی گھیریں شک نہیں  
 منتظم ایسی تمہاری ماں میں کب  
 تو کرو تم سارے گھر کا انتظام  
 دین خوشی سے اذن ناں بھی اگر  
 اور کیا اس سے خوشی ہوگی سوا  
 شوق سے بیٹا کرو تم گھر کا کام  
 سامنے اُسکے کیا سارا بیان  
 اذن اُسنے بھی خوشی سے دیدیا  
 سب اسیلون کو دیا گھر سونکال  
 اور اسیلین آئین بہرہ روزگار  
 رکھلین چھپہ ما مابین کر کے انتخاب

نام تھے جنکے ذکیہ۔ طیب  
 تھیں وہ عالی فہم و باعصمت تمام  
 خوش مزاج و خیر خواہ و با وفا  
 عاقلہ نے حکم یہ سب کو دیا  
 طیبہ داروغہ مطہر بنے  
 کام زینت کے تعلق یہ رہے  
 ہی جمیلہ کا بہرہ کار منصہ  
 پیش خدمت کام میں جو رور کے  
 جیسے غسل و پوشش و نوش طعام  
 اور ذکیہ کے تعلق میں یہ کام  
 روزمرہ خرچ و آمد کا حساب  
 سب اصبانوں کو دیکھ کر کام لے  
 مہمان گھر میں اگر آئے کوئی  
 گھر کی زیبائی و زینت کا خیال  
 اپنے قبضہ میں رکھے وہ نیکو  
 ہی شیر کار میری ناظمہ  
 ذوقون دی علم ہر سب سے وہی

راحت و زینت جمیلہ ناظمہ  
 ذیشعور و باطاعت نیک نام  
 جان نثار و مستی بے انتہا  
 کار تقسیم ہی ہر اک لائے بجا  
 راحت او سکو ہر طرح امداد کے  
 صاف گھر رکھا کرے جار و بس  
 پان دے سکو طلب ہو جیگر ہی  
 خویون کے ساتھ سب انجام دے  
 یا لنگ اور فرش کا ہی اہتمام  
 جنس خانہ داری منگوائے تمام  
 ناظمہ کے پاس لکھوائے شتاب  
 کھانا خاصہ کا بھی پکوا یا کرے  
 او سکی بھی خاطر بجا لائے وہی  
 شیشہ و آلات کی بھی دیکھ بھال  
 ہوش سے اسکو سننے غافل نہو  
 عہدہ دار و علی او سکودیا  
 اس سبب سے او سکی خاطر ہی بڑی

فینس پاکیزہ میری صحبت سے مدام  
 بادیا نت ہو جو وہ عالی وقار  
 ساری آمد او سکے قبضہ میں رہے  
 لکھ کے سارا خرچ و آمد کا حساب  
 بعد ترکاری و اجناس کے  
 پھر موجب ان کے سب اجناس ہی  
 دال و گندم اور چانول قیمتی  
 کھئی نمک، چرچ و مصالحہ بھی منگا  
 اٹا پسوانیکا بھی اک انتظام  
 خرچ روزانہ بھی ہر اک چیز کا  
 گوشت دالے اور کچڑوں کو بلا  
 اس قدر روزانہ ترکاری و قسم  
 اور تنوولی سے بھی یہہ کملا دیا  
 ناظمہ کو پھر بلا کر سامنے  
 جو ہوان سب کا حساب باہوار  
 بعدہ کل تحفہ و شینیریاں  
 اسنے بنوا کر نفاس سے عجب

عام کاموں کا کرے سب انتظام  
 اسلئے مجھ کو بہت ہی اعتبار  
 خرچ روزانہ ذکیہ کو وہ دے  
 روز و کھلائی رہے ہم کو شتاب  
 نرخ نامے سارے منگوائے گئے  
 خرچ ششماہی کو ہوں جو ملکتفی  
 ہر طرح کی جنس منگوا کر رکھی  
 مودی خانہ میں بھی رکھوا دیا  
 کرویا معقول و باحسن تمام  
 سب ذکیہ کو الگ سمجھا دیا  
 عاقلہ نے آپ ہی یہ کہہ دیا  
 تم دیکھاؤ یہاں بے چرک و شحم  
 پان روزانہ دوا منے پر صفا  
 کم دیا او سنے بڑی تاکید سے  
 پاک تم کرتی رہو تفصیل وار  
 خوش مزہ حلوے مرے چٹیاں  
 مرتبا نو نین رکھاؤ سیکے سب

تا ضرورت میں یہ چیزیں ہر گھر  
 جب ہوئے یہ سب تفکرِ برطرف  
 جیجگہ ٹوٹا ہوا پایا مسکان ۛ ۛ  
 جب مہرمت گھروہ سارا ہو گیا  
 اک بڑا کمرہ مناسب وضع کا  
 کمرہ خاص اپنا رکھا تھا وہاں  
 تا الگ سیر کتب کرتی رہے  
 ایک کمرہ خاصہ کہا نے کاسجا  
 ایک کمرہ توشی حسانہ کو دیا  
 الغرض اوسنے کئے وہ اہتمام  
 ساتھ محرمات کے گزری ہو نیکی  
 عاقلہ کی قوم میں اب تک ذرا  
 اب معزز خاندان سے جب کبھی  
 تو ذکیہ۔ ناظمہ۔ باعتر و نشان  
 پیش کرتیں اوسکے آگے عطر و پان  
 عاقلہ اور مادِ عالی صفات  
 دیکھ کر یہ خلقِ حسن انتظام

سب لگائی جائیں دسترخوان پر  
 پھر مڑی گھر کی صفائی کی طرف  
 اوسکو نبوایا بطرِ نیک وہاں  
 فرش ہر کمرہ میں بچھوایا جڑا  
 عام لوگوں کے لئے سجوا دیا  
 تھیں کتابوں کی جہان الماریاں  
 اوسجگہ آکر نہ کوئی دھنل دے  
 جیسے اکل و شرب کا سامان تھا  
 غسلخانہ اوسکے پھلو میں رکھا  
 جتنے تھوڑے خچر میں باخیر و نام  
 عمر و عورت سے بسر ہونے لگی  
 گھر کی زینت سے کوئی اقص نہ تھا  
 بی بی ملنے کے لئے آتی کوئی  
 لاکے مسند پر بٹھاتیں تھیں وہاں  
 بہرِ خاطر رہتیں پیشِ مہمان  
 کرتی تھیں لطف و مدار اوسکے ساتھ  
 بی بیان ہوتی تھیں خوش دہن تمام

اپنی اپنے گھیر میں پھر جاتی تھیں جب  
عاقلہ کا دیکھ کر نظم بلند  
تھا کنیزوں کا یہ دستورِ عمل  
کرتی یوں جا روئے گھر کو صفا  
بعد ازاں اوٹھ کر حمیلہ ہر سحر  
پھر وہ چیزیں موقعہ موقعہ پر بھی  
خا صدان پانوں سو پر کرتے تمام  
تمجن و مسواک آب گرم و سرد  
طیبہ راحت جو تھیں آراستہ  
وقت پر اس کو حمیلہ نیک نام  
الغرض خوبی سے گھر کے کام سب  
کہنے سننے کی نہ حاجت ہوتی تھی  
یوہین ہوتے روزمرہ سارے کام

ویسا ہی سامان کرتی تھیں سب  
کیون نہ آتا مہمانوں کو پسند  
سنہ اندھیرے اٹھکے نینت محل  
جیسے دل اربابِ علم و صدق کا  
صاف کرتی فرش پہلے جلد تر  
اک توینے سے لگاتی رہتی تھی  
غسل خانہ کا یہ کرتی انتظام  
لاس کے رکھ دیتی سہ صابون و د  
جلد رکھ دیتیں پکا کر ناشتہ  
گھر میں ہر اک کو کھلاتی تھی مدام  
وقت پر پا جاتے تھے انجام سب  
اہلخانہ کو نہ وقت ہوتی تھی  
فرق کچھ انہیں نہ ہوتا تھا مدام

وفات پانا قیصر کا او عاقلہ کا غم و الم میں گھبرا جانا  
مگر اہم کام کا خانوں کے لئے غور و خوض کرنا

ناگہان فیروز بختِ باخدا  
 گوہوا صد باطیسوں کا علاج  
 آگئی یکبارگی اوسکو قضا  
 پیٹنے رونیکا سب میں غل و ٹھا  
 ساری خادم سب عزیز و اقربا  
 اس طرح اس غم میں تھک رہی  
 عاقلہ بد حال تھی سب سے سوا  
 اوس پہ برقِ ناگہانی کی طرح  
 دفعتاً کوہِ تیسری گر پڑا  
 ہوش ابھی اسے نبھالا بھی نہ تھا  
 اسکی مانگی غم سے یہ حالت ہوئی  
 تھی حواسِ نوین نہ اپنے زینہار  
 تھی نہ اوسکے عاقلہ کے ماسوا  
 الغرض یہہ غم تھا ایسا پُر اثر  
 اتنے عرصہ میں بڑی اک ابتہری  
 اسلئے سب کام ابتہر ہو گیا  
 عاقلہ کی مان تھی سو بیکار تھی

ہو گیا مہلک مرض میں مبتلا  
 پر نہ آیا کچھ سہولت پر مزارج  
 ہو گیا وہ راہی ملکِ بقا  
 ساری گھر میں اک قیامت تھی بیا  
 گلِ غلام اور سب کینہیں با وفا  
 کچھ بجا ہوش و حواس کے نہ تھے  
 اوسکو غم زد و زخمی فیروز کا  
 اور بلائے آسمانی کی طرح  
 ہو گئی رنج و الم میں مبتلا  
 باپ کا جو سر سے سایہ اٹھ گیا  
 جیتے جی گویا حیدرین گڑ گئی  
 پھرتی تھی سب گھیریں بس دیوانہ وار  
 کوئی لڑکی اور لڑکا دوسرا  
 دو مہینے تک رہی سب بے خبر  
 کارخانوں میں تجارت کے پڑی  
 تھا منے والا کوئی اوسکا نہ تھا  
 غم میں وارث کو وہ مجنون مل تھی

ماسوا اسکے وہ جاہل تھی بڑی  
 کارخانوں کا جو کرتی انتظام  
 عاقلہ گواہل استقلال تھی  
 آگیا اوس کو جو باہین سلال  
 رنج سے گھبرا کے بڑے چونک اٹھی  
 فکر اجرائے تجارت کی جو کی  
 کیونکہ کل سرمایہ اسکے باپ کا  
 کارخانہ اوس کا گو چھوٹا سا تھا  
 ملگون ملگون پہرتا تھا شام و پگاہ  
 جس جگہ چوپینرا ان دکھتا  
 کوئی کوٹھی جو کہیں قائم تھی  
 عاقلہ کو یک یک آیا خیال  
 کیونکہ میں عورت ہوں ایک پیشیز  
 لسطر حے ہو گا اب بیع و شرا  
 اور اگر کرتی نہیں کچھ انتظام  
 محبتیں برسوں کی میری باپ کی  
 الغرض یہ حیص و حیص میری

مادہ ایسا وہ رکھتی ہی نہ تھی  
 اپنی تدبیر و نسے باحسن تمام  
 باپ کے غم میں مگر بے حال تھی  
 کارخانوں کی تباہی کا خیال  
 مضطر و حیران ہو کر چونک اٹھی  
 اک بڑے خوض و تردد میں پڑی  
 نصف لکھ کا بس معاہدہ تھا  
 پیچیدہ اور متشکم تھا وہ بڑا  
 مندرلین کرتا تھا اٹے مانند ماہ  
 سچت لے جا کے اوس کو اور جا  
 وجہ بس اسکی تھی کم سرمایگی  
 میرا تو باہر نکلتا ہی محال  
 شہروں شہروں میں پھرتی تھیں  
 کارخانوں کا تجارت کے بھلا  
 تو بگڑتا ہے بنا یہ سارا کام  
 خاک میں ملتی ہیں اگر دم میں بھی  
 دل سے اوس کو چند ساعت تک رہی



رکھتی تھی اپنا مزاج مستقل  
ظاہر اسمین نہیں کرنا پڑا  
منضبط کچھ قاعدہ کرتی رہی

پروہ تھی چونکہ عقیدہ شیعہ دل  
اس لئے اسکو تردد کچھ سوا  
پر رکھا درپیش غور و خوض بھی

محنت ایک ذریعہ حاصل کرنے کا اور غریب  
کے خراج مکتفی نہیں ہو سکتا

دلین ہم کرنے لگی اپنے خیال  
سبکی مالک بن جناب والدہ  
محکوم تاب دست اندازی نہیں  
پیر اجازت بھی ہر لے لینی ضرور  
خدمتِ مادرین پہنچی جلد تر  
اس گھڑی چہرہ ہر کیوں اتر اٹھا  
کیا تجھے حاجت ہی دلبر جلد کہہ  
خواہش نہ ہو تو وہی لاؤ نہیں  
کچھ کسی شہ کی نہیں حاجت تجھے  
آپکو رہتا ہی ہر دم بے سوال

ایک دن چپقلہ قندہ حال  
مال جتنا ہی ہم سے کرباب کا  
بے اجازت کا خانوئیں کہیں  
نوند مانع ہونگی کچھ وہ ذمی شعور  
عاقلم یہہ دلین اپنے سوچکر  
دیکھ کر ان نے یہ گھبرا کر کھا  
خیر تو ہے جانِ مادر جلد کہہ  
نونی شہ گرجا ہے سنگو اونین  
سنکے وہ بولی خدا کو فضل سے  
میری حاجت کی تو خیر کا خیال

پس مجھے اے والدہ کیا چاہئے  
 بولی وہ تو اب تردد کا سبب  
 عاقلہ نے آبدیدہ ہو کے تب  
 باپ کے مرنے سے سارا کاروبار  
 آپ نے اجرائے کاروبار کی  
 بولی رو رو کر غمگین و ملول  
 باپ جب تک کہ تنہا ہی تھی حیات  
 اب کیا حق نے اوہیں سہرا اٹھا  
 کون ہی جواب چلائے کاروبار  
 جس قدر یہ مال ہے امی ذی شعور  
 زندگی سب عیش سے ہوگی بسر  
 عاقلہ افسوس سے بولی یہ تب  
 بیٹھے بیٹھے کہانے کو بی انتظام  
 وجہ اسکی کہئے تو امی ذی وقار  
 سنکے وہ کہنے لگی امی یہ حسین  
 عاقلہ بولی جناب والدہ  
 بولی پھر وہ کون ہوگا منصرم

فضل خالق کے سوا کیا چاہئے  
 جلد تباہ ہو جائے عالی نسب  
 حال مادر سے کہا یوں اپنا سب  
 ابتر و برباد ہے اے ذی وقار  
 سوچی اپنی رائے سے کچھ شکل بھی  
 اس تردد میں ہو بیٹی تم فضول  
 وہ تجارت کرتے تھے امی ذی شفا  
 مرد اس گھر میں نہیں کوئی رہا  
 ہم جو بین تو عورتیں بین پردہ دار  
 دونوں کو بے شبہ کافی ہو ضرور  
 یہ تردد و تمکون کیوں ہی اس قدر  
 خرچ بے آمد کے کرنا ہو غضب  
 اگر ہو قارون کا خزانہ ہو تمام  
 چل نہیں سکتا ہی کیوں یہ کاروبار  
 مرد اسکا کارکن کوئی نہیں  
 امر یہ مایہ نفع نہیں اسکو ذرا  
 بولی یہ ہم آپ ہونگے ہاتھ

مان تعجب سے یہ تب کہنے لگی  
 بیٹی ہم عورت پر وہ وار کیا  
 کیونکہ ملکوں ملکوں جانا پڑتا ہے  
 عاقلہ بولی کہ اماں کیا کہا  
 جس سے ہر مشکل سے مشکل کام تک  
 علم سے ہر امر نیک انجام ہے  
 قوت عقیتہ دیگر سرد رکا  
 میں نے بھی اسکو یوں حاصل کیا  
 آپ اس درجہ نہ وہیں منتظر  
 دیکھتے پھر کیسے کیسے انتظام  
 کس طرح عمدہ طریقہ سے شباب  
 نو کرو چاکر تغلب گر کریں :-  
 ایک پیسہ کا کوئی گیرن نہو  
 پورا پورا نفع خاطر خواہ سب  
 فضل حق سے ہو یہ بیشی رات دن  
 مان نے اسکی جبکہ یہ باتیں سنیں  
 بولی لہجہ میں خوشی کے وہ شباب

جگو تم سے سُنے کہ یہ حیرت ہوئی  
 منتظم ہونگے تجارت کے بھلا  
 شہروں شہروں زر کمانا پڑتا ہے  
 حق نے کی وہ علم کو قوت عطا  
 سہل ہو جاتا ہی دم میں ایک بیک  
 یہ تجارت تو اک ادنیٰ کام ہے  
 علم سے پاتی ہیں عالی مرتبا  
 تا مجھے بھی کچھ ملے اسکا صلا  
 اذن کی بس آپکے ہوں منتظر  
 بیٹھے بیٹھے گھر میں کرتی ہوں تمام  
 کاروبار اپنا چلاتی ہوں جناب  
 تو وہ بس فوراً ہی ظاہر ہو جائیں  
 ایک کوڑی کا کبھی نقصان نہو  
 آپ کو ملتارسیگا روز و شب  
 ہو ترقی پر ترقی رات دن  
 دونوں باچھین فرط شادی و کھیلین  
 عاقلہ تم ہو بڑی ہمت تاب

سب طرح کا علم تمہیں ختم ہو  
 ہر طرح سے مطمئن مین ہو گئی  
 فوق ہر دُشِ بے نیلِ بیٹو نہ تمہیں  
 مالکِ کل کا حُسن نہ کرتی ہوں  
 اب حوالہ مین تمہارے سارے کام  
 آپ مان جان کہتی مین کیا  
 مین تو اک ادنیٰ ہوں لونڈی آپ کی  
 مشورہ سے دونگی اب انجام سب

عقل و فہم و حلم تمہیں ختم ہے  
 سنکے یہ باتیں تمہاری اس گھڑی  
 وہ دے اللہ نے جو تمہیں  
 کیوں نہ خوش ہو کر مین نکو از دن  
 جس طرح چاہو کرو تم انتظام  
 عاقلہ نے تب یہ خوش ہو کر کہا  
 سارے گھر بھر کی مین مالک آپ ہی  
 مین بطور اک مہتمم کے کام سب

## عاقلہ کا کاروبار تجارت کو سنبھالنا

کی دعا او سننے کہ رب بے نیاز  
 لیتی ہے ہاتھو نین اپنی خاکسار  
 نیک کر انجام تو اس کام کا  
 رکھنا میری شرم تیری ہاتھ ہی  
 خاص کمز مین ہوئی جلوہ کنان  
 یا کہ دیگر شہرون مین مامور تھے  
 اوی میری ہاتھو سب آگاہ ہو چ

دوسرے دن صبح کو بے نیاز  
 آج کے دن یہ سارا کاروبار  
 اپنے رحم و فضل سے اے کبیرا  
 اسکا سر دو گرم تیری ہاتھ ہے  
 بعد اسکے عاقلہ باغ و شان  
 پہلے جو جو تھے ملازم شہر کے  
 اونکے نام اجرا کیا اس حکم کو

آج سے اس اپنے کاروبار کی  
دیکھتے ہی یہہ نوشتہ لاکلام  
آکے دوسب حاضری کی اطلاع  
حکم تحریری ہر اک پھر پائیگا  
واجب التعمیل ہوگا حکم وہ  
پھر تو تحریری ذریعہ سے مدام  
الغرض اس حکم سب اہلکار  
حاضری کی عرضی دی ہر ایک نے  
عاقلہ کو فکرتھی انجام کی  
منضبط پھر کر کے کام ایک ایک  
بعد ازان ہر ایک کو خفت کیا  
نرخنامے ساری چیزوں کے منگ  
کر دیا آگے کو بھی یہہ انتظام  
بعد چندے پھر نام تاجران  
باپ کی اسکے تھی جسے رسم و راہ  
ہند کے شہر و کی رہی و اے تھے  
مثل روم و مصر و ایران و عرب

مہتمم ہوں مستقل میں واقعی  
حاضر آؤا تمانہ پرستام  
اپنے کار منصبی کی اطلاع  
کام اک اک کو بتایا جائیگا  
لائق تعجیل ہوگا حکم وہ  
پائے گا ہر ایک حکم خاص و عام  
آگئے دولتکدہ پر برق وار  
اطلاع عہدہ کی ہر ایک نے  
لکھ لی اک فہرست سب کے نام کی  
حکم تحریری سے سب سمجھا دیا  
دی مگر تنخواہ ماہانہ بتا  
دیکھے اسنے غور سے پھر بار بار  
نرخنامے روز آتے اسکے نام  
اس نے لکھ لکھ کر کئے نام و ان  
فی زمانہ جو کہ تھے ذمی عز و جاہ  
یا وہ باشندہ تھے ملک غیر کے  
چین و ترکستان و جاپان و حلب

نامے سچے سب کو اس نے جتھرا  
تھا یہی مضمون ہر اک کا بے خطر

## نقل نامہ بہت سبابت نامہ جبران ملک

آپ کو خوش رکھے اللہ ہر زمان  
گوش دل سے سنئے گا امی نیکے  
نام مشہور جہان ہے عاقلہ  
باپ نے میک کر کیا ہوا انتقال  
نسل میں فیوض کے کوئی نہیں  
یا سنبھالے اوسکا سب یہ کاروبار  
پردہ کی پابند بھی بے انتہا  
اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہتمام  
والد مرحوم کے اوپر جو تھی \*  
اس لئے خدمت میں ہوں میں ملجی  
ویسے ہی رسم قدیما نہ رہے  
آپ ہوینگے معین ہر کام کے  
مثل رومی چہرہ و غلہ شالوین  
آپ کو سجا کر دن اسے مہربان

میکر محسن میکے سچے مہربان  
بعد تسلیمات کے یہ عرض ہے  
لڑکی ہے فیروز کی بیہن دوسرہ  
عصہ کچھ گزرا کہ منچ پایہ ملال  
احقرہ کے ماسوا اب جانشین  
جو کرے بعد اوسکے وہ ابرائے کار  
گو کہ عورت ذات ہی یہ عاجزا  
پر توکل پر خدا کے لاکلام  
اب وہ الطاف و عنایت آپ کی  
مجلو بھی یاد آگئی ہے اسکھڑی  
مجھ پہ بھی چشم کریمانہ رہے  
مجھ کو امید قوی ہو آپ سے  
چاہتی ہوں میں کہ اشیا وطن  
آپ کو ہاں سے جوازان میں یہاں

اور جو اشیا ایسی ہیں انہیں نام  
 شیشہ و آلات کو اقسام سے  
 آپ میرے پاس بھیج دیجئے  
 یہ بھی ہو ممکن جو میں ایسا کروں  
 پر کسی باعث سے گزانا خیر ہو  
 وقت پر قیمت مہیا ہوگی جو  
 بس یہی تھی عرض میری والسلام  
 سب یہ اوسکے نامہ یادداشتان  
 دیکھ کر فیوض کے مزید کمال  
 کیونکہ سب اخلاص و الفت رکھتے تھے  
 آدمی فیوض یا اخلاق تھا  
 راستی اوس کا عمل تھا رات دن  
 پر وہ سب فیوض کے جین حیات  
 حوصلہ عالی دماغی حُسن عام  
 اب جو پہنچے عاقلہ کے نامہ جات  
 عاقلہ کے پاس کو لکھا جواب

آپ کے ہاں سے گران میں استفہام  
 یا کہ ہر ہر نوع کے بین پارچے  
 قیمت اونکی مل پہ اپنی لکھئے  
 ساری قیمت پیشگی ہی سجدوں  
 تو خیال اوسکا نہ دامن گیر ہو  
 بھیج دی جایا کریگی آپ کو  
 راقم اسکی عاقلہ ہو لا کلام  
 جسکے ٹہری پہنچے کہ نزد تاجران  
 سب کو لاحق ہوگی رنج و ملال  
 ہر طرح قلبی محبت رکھتے تھے  
 نیکیوں میں شہرہ آفاق تھا  
 تاجران ملک تھے سب مطمئن  
 سن چکے تھے عاقلہ کے بھی صفات  
 عقلمندی راست بازی انتظام  
 تو ہر اک نے شفقت و الفت کے ساتھ  
 سب کا اک مضمون تھا یہ آپ و تاب

نقل نامہ تاجران کو جواب نامہ عاقلہ

اے ذکیہ باتینہ عاتلہ  
 تم سے ہو راضی خدا کی دوجہان  
 اب دعا کے بعد یہ معلوم ہو  
 کر گئے فیروز بھائی انتقال  
 حق تعالیٰ المغفرت اذنی کری  
 راست بازی اذنی تھی اس سرب  
 جانتے تھے اذنی کوبھائی ہم ہدام  
 خوش ہو کر اس بات سے ہم ہیشار  
 کام تھا یہ گو کہ دشوار و اہم  
 آفرین مت کو کہ لڑکی ہو مگر  
 اسمین کچھ واند جائی شک نہیں  
 لاکھ کی دو لاکھ کی جو شے لکھو  
 پیشگی قیمت کی کچھ حاجت نہیں  
 ہو جن اشیا کی ضرورت اس جگہ  
 ہر بھلائی کو تمہارے اقصی  
 اب ہر اس خط کا دعا پر اختتام  
 عاتلہ نے پائی جب یہ خط تمام

ناظمہ ہر دل عزیزہ عاتلہ  
 زندہ رکھتے اور ہمیشہ شادمان  
 خط تمہارا آیا بھان امی نیک خو  
 دیگئے ہم کو بہت رنج و ملال  
 آدمی کیا خوب باخلاق تھے  
 جسکی ہم لوگوں کے دل میں تھی جگہ  
 تم بھی بیٹی کی جگہ ہو لا کلام  
 تمنے خود تھا نیا جو اپنا کاروبار  
 پر رکھا ہے مے تمنے بہت کا قدم  
 یا مذہبی ہے ہمت کی مردانہ کمر  
 ہر طرح سے ہم تمہاری بین معین  
 ہم یہاں سے بیچدین امی نیک خو  
 بیچدین بیچ کر امی مہ جبین  
 ہم کو لکھو جلد تم اے عاتلہ  
 ہر طرح موجود ہیں ہم ہر گھڑی  
 تم کو خوش رکھتے خدا کے فوالکرام  
 تھے اسی مضمون کے جو سب لا کلام



ہو گئی بٹاش پڑھ کر وہ کمال  
 کام اطمینان سے کرنے لگی  
 چھوٹے چھوٹے تاجرانِ معتبر  
 اون کو اپنے پاس بلوا کر کہا  
 پیرم و غلہ رومی سن یا غیر آن  
 خود ہی دیجایا کرو تم بے طلب  
 جس گھڑی جو چیز ہو جتنی بہم  
 نرخ روزانہ پہ ہر اک چیز کے  
 الغرض سمجھا چکی باتیں جیب  
 پھر مکان بنوائی کچھ عالمی نشان  
 ہو گئے اوس شہر میں جو تندر  
 قصبہ و دیہات کے تاجر تمام  
 ایک افسر رہتا تھا اس کام پر  
 جو خریدی جا تین دھان اشیاء عام  
 پیش کرتا عاقلہ کے سامنے  
 افسر اک اور کچھ سپاہی مڑتھے  
 رہے جو ہر دم مسلح او سمقام

دل سے سب جاتا رہا رنج و ملال  
 بعد چپ کے فکر اک اوسنے یہ کی  
 شہر ہی میں رہتے تھے جو ہمیشہ  
 اسے گروہ تاجرانِ باصفا  
 لاکے تم سب کراؤ تیغ و یان  
 نقد بلجایا کرینگے دام سب  
 کوٹھی پر تلوا دو لاکر بیش و کم  
 دام کٹ جایا کرینگے کوٹھی سے  
 سب کو پھر خست کیا با صطرب  
 مال اور اجناس رکھنے کو وہاں  
 اور بطور کارخانہ نام نہ  
 بیچتے دھان لاکر سب اشیاء عام  
 جس کا کار منصبی تھا یہ سب لکھ  
 لکھ کر روزانہ حربہ مڑ پر تمام  
 دام دلواتا تھا سب کے مال کے  
 مال خانہ کی حفاظت کے لئے  
 رات دن سب دیتے تھے پہرہ دام

الغرض گذرے جو مین موبین ماہ  
مال اتنا ہو گیا تھا جمع وہاں  
عاقلہ نے دیکھی جب اتنی متاع  
لکھی خواہش جسے جس چیز کی  
بل بھی ہر اک کو روانہ کر دیا  
قیمت و وزن وعدہ بھی تھا لکھا  
یہ بھی ہر تاجر کو خط بین لکھ دیا  
وہاں کی اشیاء ضروری سب بچا  
جو کمی بیشی ہوا زوئے حساب  
الغرض مال اسکا سب ہو کر روان  
دیکھی جو ہر ایک نے فرد حساب  
عاقلہ نے دام ہر اک چیز کے  
کیونکہ وہاں ان چیزوں کا جو خرچ تھا  
اسلئے سب عاقلہ سے خوش ہوئے  
عاقلہ عورت دیانت دار ہی  
پس سبھوں نے حسب فرد مرسلہ  
مال موصولہ کی قیمت کا جو تھا

کا حسانہ پر ہوا فضل الہ  
جو کمی لکھ کا تھا بے ریب گمان  
تاجرون کو ہر سگہ دی اطلاع  
شہر وہی راستے یہاں سبے بچا  
جسمین نام و نرخ ہر شے درج تھا  
خرچ بھی تحریر تھا ارسال کا  
آپ یہاں کو حسب فرد مرسلہ  
اونکے دام اس مال سے مجرا کرین  
مطلع کیجئے مجھے اوس سبب  
کچھ دنوں میں پنجائز و تاجران  
تو ہوا روشن سی با آب و تاب  
نفع اپنا کم لگا کر بین لکھے  
نفع اوس کے بیشتر ثابت ہوا  
اپنے دلیں دفعتاً کہنے لگے  
مستعد ہے قابل و ہشیار ہے  
شیشہ و آلات و قسم پارچہ  
اپنے ہاں سے بھی روانہ کر دیا

اور کئی لکھ نقد دیکھتے تھے پیشگی  
 آپ نے جو جو کہ اشیا بھی تھیں  
 جس سے ہم پر امر یہ ثابت ہوا  
 پس ہوئے خوش آپسے ہمیشہ  
 اسلئے جو ہے یہ نقدِ مرسلہ  
 جو جو اشیا آپ کو مطلوب تھیں  
 اگر ضرورت اور ہوا اسکے سوا  
 جو ہر اک شے کا ہر تفصیلی حساب  
 مال و نامے اور کئی لکھ پیشگی  
 تو بہت اوسنے کیا شکر خدا  
 بعد چند روز دیا یہ اشتہار  
 مثل تسم شیشہ و آلات کے  
 دیگر اشیا بھی میں انکے پاس  
 جنکی قیمت کم رکھی جو باندک  
 پس ہر اک تاجر یہاں پر آنکر  
 چونکہ شہرت پا گئی تھی عاقلہ  
 اسلئے ہر شہر اور قصبات کے

و بعد جسکی سب نے یہ تحریر کی  
 وہ نہایت ہی منافع سے بلکین  
 نفع اپنا آپ نے تھا کم رکھا  
 سیر چشمی و دیانت دیکھ کر  
 اسکی اشیا اور سچو سامت  
 مال کی قیمت میں تہنہ مسجدین  
 تو ہمیں خط بھیجوا اس مضمون کا  
 بل سے روشن ہوگا سب آفتاب  
 عاقلہ کے پاس پہنچے جگمگی  
 اور دیابے حد تجارت کو بڑھا  
 آئی میں اشیا ہمارے بشمار  
 یا وہ ہر ہر نوع کے ہیں پارچے  
 غیر ملکوں کی نہایت پڑھنا  
 نفع دینگی جو یہاں پر پیشتر  
 جسقدر چاہے خریدے محض  
 ہر جگہ خلق و دیانت میں سوا  
 تاجرانِ شیشہ مار آنے لگے

کر لیا ایک شو کا سودا بعض نے  
 الغرض یوہن یہ عالی مرتبہ  
 یہاں کی اشیاء اور جاتھی بیعتی  
 نفع کم لینے سے اسکا مال سب  
 یہاں کی ہر شے مول لیتی جگھڑی  
 بیعتی پھر اسکو ملک غیر کو  
 اس سے اسکی آبدیاحسانہ کی  
 بعد چندے یہ صوا فضل خدا  
 پھر تو اسنے کی یہی مہتی  
 لندن و امریکہ روم و چین سے  
 تھیں کلین کچھ کپڑے کیلئے  
 کچھ مین کاغذ بنتا تھا صاف و دیر  
 اسنے پھر اک انتظام خاص سے  
 افسر اک ہر کارخانہ مین بڑا  
 پر ہزاروں آدمی ماتحت تھا  
 تھے یہ سب افسر ولایت غیر کے  
 اب کلون کے کارخانوں مین تمام

انصف لکھتے تاکہ کا خرید بعض نے  
 جاری رکھتی تھی ہمیشہ سلسلہ  
 عین رملکون کی منگانی ہتی تھی  
 جلد بجاتا تھا دم مین بے نقب  
 جمع فوراً لاکھوں کی ہو جاتی تھی  
 نفع کی ایسے پر وہ نیک خو  
 دن بدن لاکھوں کی نویت ہوئی  
 بیشمار اسکا جتنے پڑ ہوا  
 سب کلین منگوائیں ہر شے کی  
 مول بھی سب کا لاکھوں دے  
 کچھ کتابیں چھاپ نیک واسطے  
 باقیوں مین مختلف اور اور چیز  
 کا خانے کل کے سب جاری کئے  
 رکھا تھا نوکر بڑی تنخواہ کا  
 افسر ہر کارخانہ کا جدا  
 کل کے سب کاموں کی خوب آگاہ تھے  
 جتنی بھی دنیا کی تھیں انشا رعام

رات دن تیار رہے ہوں لگین  
 روز اس کثرت سے چیزیں بنتی تھیں  
 وہاں پہ سوداگر ہر اک اقلیم کے  
 کاغذات و پارچہ یا غینہ لڑن  
 تو ہر اک تاجر دکھاتا تھا یہ سا کھ  
 عاقل نے یہ کیا تھا استہام  
 مسہین کی یکم تاریخ کو  
 کارخانوں کے رجسٹر وچیکر  
 جتنی باقی ہوتی مال و نقد کی  
 یہ نہ تھا مقدور اسکے سامنے  
 لائق و شایا تھی بے انتہا  
 کرتا کوئی کچھ بھی گربشی کمی  
 الغرض جب کر چکی یہ نیک نام  
 یعنی اسکے کارخانے بشمار  
 تو کچھ عرصہ میں بہ انضال خدا  
 پھر تو اس نے مطمئن ہو بیشتہ

ہوش اہل دید کے کھونے لگین  
 مالیت میں جو کروڑوں ہی کی تھیں  
 مال آ کر کثرت لیتے تھے  
 لیتا تھا جسم گروہ تاجران  
 نفت قیمت دیتا تھا دس ہزار لاکھ  
 روز ملجاتا حساب اسکو تمام  
 آمد و خرچ و منافع ہوتا جو  
 جانچتی تھی غور سے وہ ذمی مہنہ  
 کو ٹھیکوین جا کے خود پر تالقی  
 جو کوئی نوکر تغلب کر سکے  
 لیتی روزانہ حساب ایک ایک کا  
 اسپہ ہو جاتا تھا فوراً منجلی  
 کارخانوں کا بھی اپنا نظام  
 مستقل قائم ہو میل و نہار  
 جمع بے پایان خزانہ ہو گیا  
 کی توجہ اپنے دیگر امور پر

## سخاوت و اخلاق و احسانات

ایک دن بیٹھی تھی یہ ذی حوصلہ  
میں نے اب تک جتنی کوشش کر لی  
پر نہ مجھ سے حق کے بندوں کی کبھی  
جس سے خوشنودہی اللہ و رسول  
اہل دنیا میں بھی ہوتا میں انعام  
پس مجھے یہ کام کرنا چاہئے  
کر کے اوسنے یہ خیال نکلتا  
رہنے والے تھی جو ملک وغیرہ  
دیکھتے نقشہ حکم سب کو یہ دیا  
ایک بین اگر فرکوش ہوں عوام  
عجستگی سے کام ہو سب کا صاف  
پاتے ہی اس حکم کو با صطرب  
کر دیا تیار سب نے جلد تر  
جو مسافر خانہ تھا ہر عوام  
ایک کمرہ میں بورچی خانہ تھا

ناگہان آیا خیال اس امر کا  
مال و زر کے جمع کرنے میں وہ تھی  
کچھ مدارات و تواضع ہو سکی  
آخرت کی واسطے ہوتی حصول  
مناقب است یاد کرتے خاص و عام  
عاقبت سے بھی تو ڈرنا چاہئے  
کچھ کتے معمار و کاریگر طلب  
کام میں اپنے بہت ہتھیار تھے  
دو مسافر خانے ایسے ہوں بنا  
دوسرا ہو خاص لوگوں کا مقام  
پر نہ ان نقشوں کے ہو کچھ بغلاف  
ہو گئے تعمیر میں مشغول سب  
اون مسافر خانوں کو با صطرب نہر  
یوں کیا تھا اوس میں اوسنے ہتھام  
اک طرف و جس کو کہہ دینے کا

کہا نا کھانیکا تھا کہ وہ اک جدا  
 ماسوا رحت کے کمرے بشمار  
 غسلخانے بھی کئی تھے ایک جا  
 جو کہ خاصون کا مسافر خانہ تھا  
 اوسکا بھی عمدہ بورچی خانہ تھا  
 جبین دنیا کی سبھی نعمات تھیں  
 اک بڑی کوٹھی تھی از حد خوشنما  
 جسکے صدمہ کمرہ اک خوب لی کیتھا  
 ہر جگہ کی جنمیں اشیا عجیب  
 کوٹھی کے چاروں طرف اک باغ تھا  
 خوشنما حمام بھی تھا اک جدا  
 عاقلہ نے یہ کیا تھا اہتمام  
 جو مساکین و مسافریا غریب  
 اسکے نوکر لاکے ٹھہراتے انھیں  
 تین دن تک اک بڑا خلاق سے  
 ناشتہ اک دیکر بعد ازان  
 آتے تھے گرتا جران ذمی وقار

خوشنما از حد وسیع و پھنسا  
 تھے صفائی سے نہایت پر بہار  
 دور پاخانے تھے کچرہ سب جدا  
 اوسکی زینت میں نگلٹ تھا ٹرا  
 متصل ہی اوسکے سودی خانہ تھا  
 اعلیٰ اعلیٰ قسم کی سوغات تھیں  
 اتراحت کو نہایت پھنسا  
 سب قرین تھے خوش سلوبی کیتھا  
 رکھیں تھیں ہر موقع بہ موقع سب  
 خوش فضا شاداب از حد دلکشا  
 دور پاخانہ بھی تھا اک پر صفا  
 اپنی تدبیرات سے بہر عوام  
 شہر میں ہوتے تھے وارد و مصیب  
 عام لوگوں کے مسافر خانہ میں  
 سبکی خاطر اور ضیافت کرتے تھے  
 کرتے تھے رخصت بعد از روشن  
 یا کہ سیاحان عالی اقتدار

شہر کی سیر و سیاحت کے لئے  
 تو انھیں اسکے مغرر معدودہ  
 لاکھ کوٹھی پر فوکش کرتے تھے  
 پھر کچھ حسامی و ہانپراٹکے  
 تاسفر کی ماندگی ہو جانے پر دور  
 جب نہا نیسے زاعت ہوتی تھی  
 اسلئے سب خانسا مان ذوی ہنر  
 جبکہ پہلے سے دسترخوان پر  
 میوے کسارے اور فواکہ بھی تمام  
 اک قرینے سے چنے ہوتی وہاں  
 بعد اکل و شرب خدمتگارا و خین  
 جبکہ ہر قسم کا سامان عیش  
 یومین پھر شبکو بھی دسترخوان پر  
 زر وہ - قیرنی و شیر و شیر مال  
 خشک و ترخی - پلاؤ و قورسہ  
 عمدہ عمدہ قسم کے نامی کباب  
 نعمتین دنیا کی ہر اک قسم کی

یا کسی اپنی ضرورت کے لئے  
 خلق سے پیش آ کے باغ و تار  
 خاطر مہمان کا دم بھرتے تھے  
 غسل کو حمام میں لیجاتے تھے  
 سارے تنہیں تازگی کا ہو و فوہ  
 تو معاکھ انکی چاہت ہوتی تھی  
 خاصے کے کمرہ میں لاتے بیخاطر  
 حلوے اور چٹنی مرے سر بر  
 چار بسکٹ ہر طرح کے سب طعام  
 دیکھ کر حنبکو ہو مہمان شادمان  
 لاتے وہاں سے کمرہ آرام میں  
 رہتا تھا حاضر پرے خواہاں عیش  
 ہر طرح کے کھانے ہوتے تزیہ تر  
 شولہ - بریانی - شتجن - چندال  
 نان اور پولو پراٹھا - شورپہ  
 چٹھے اپنے فرم میں الاجاب  
 ہوتی تھیں لایق امیر و نگے بھی



سب ملازم کر کے اچھا اہتمام  
 بعد کھانا کھانے کے وہ خوش سیر  
 جس جگہ گرمی کے موسم میں تمام  
 چند وہاں نوکر مقرر رہتے تھے  
 فصل سرما میں ان کی ٹھہری ہوئی تھی  
 الغرض اس جگہ بڑا آرام سے  
 واسطے وہاں کے سیر شدہ کو  
 مثل اسپان صبارقار کے  
 اونپہ وہ ہو کر سوار آرام سے  
 جو غریب زمین سے ہوتے وہاں  
 گھیر میں پردہ کر کے بلوائیتی تھی  
 پوچھتی اون کے مزاج و حال کو  
 تاجروں و سیاح ملک غیر کے  
 اون کے ملکوں کا طریق و انتظام  
 نیز ہر مہمان کے حالات بھی  
 اس طریقہ سے وہ ہر ملک کی  
 تین دن کے بعد ساری مہمان

خوش تئیری سے کہلاتے تھے طعام  
 خوابگہ میں لاتے تھے باکر و فر  
 سٹینوں کا خس کی رہنا اہتمام  
 ہر گھڑی نیکھا ہلانے کے لئے  
 خوابگہ کے متصل سلگی ہوئی  
 وہاں سب خواب راحت کرتے تھے  
 رہتی تھیں حاضر سواری نو بہ نو  
 بگھی جوڑی اور فٹن لکڑ کے  
 شہر کی سیر و سیاحت کرتے تھے  
 عاقلہ اون کو بعد اعزاز و شان  
 کرتی تھی اون کی خاطر بھی بڑی  
 حشمت و ہمدردی سے باطن زینکو  
 خاص مہمانوں میں سے جو ہوتے تھے  
 نام شاہ وقت کا رسم عوام  
 میرنشی سے لکھا کر دیکھتی  
 مجتمع تاریخین کرتی رہتی تھی  
 ہوتے تھے خمت بعد اعزاز و شان

ہوتی تھی گر مہمان خاص کو  
تو وہ چرپہ اطلاعی بھیجتا  
بیہہ اگر لینا مناسب جانتی \*  
گفت گو کرتی بہت اشفاق سے  
شفقت و مہمان نوازی و سخا  
پھر تو ہر اک ملک میں شہرہ ہوا  
شہرہ بیہ سن سنکے شہزاد کے شیر  
خود بخود بے انتہا اشتاق ہو  
ملکے اوس سخن نہایت ہوتے تھے  
گھر پہ جا کر مدح کرتے تھے بڑی

عاقلہ سے ملنے کی خود آرزو  
لکھتا تھا باعث بھی اپنی ملنے کا  
تو پس پردہ او سے بلواتی تھی  
پیش آتی تھی بڑے اخلاق سے  
کچھ دنوں میں جب ہوئی بے انتہا  
عاقلہ کے خلق کا عادات کا  
اور نواب و امیران کبیر  
دور سے آتے تھے اوسکے پاس کو  
دعوتیں کہا کھا کر خدمت ہوتے تھے  
عاقلہ کے انتظام و حُسن کی

## دین داری اسلام

ایک شب کو عاقلہ الہی کی  
جو فورِ خوفِ حق سے قدتی  
طاعتِ حق مغفرت کا ہی سبب  
ساری بندیا ہوں اگر طاعت گدا  
سب اگر ہو جائیں کافر سرسبز

طاعت و تسبیح میں مشغول تھی  
بات اوسکے دلمین پیرا یہ ہوئی  
ورنہ طاعت سی غنی ہر ذات پر  
نفع حق کو کچھ نہیں ہی پہنچا  
کچھ نہیں اوسکی خدائی کو ضرر

مالدار اوسنے جو بعضون کو کیا  
 مانجیرون سب کی لین وہ خوش نصیب  
 اونکی راحت کے کرین سامان کُل  
 بالعموم آرا لگہ بنوائین و ❖  
 بر طریق عام رہ میں جا بجا  
 پس خدا نے اپنی فضل و لطف سے  
 دین بھی سچا اسلام ہے  
 چونکہ سب دینوں میں ہی بہت مند  
 رونق اسکو دینا مجھ پر فرض ہی  
 بندگان حق کی آسائش کا بھی  
 حیف ابتک میں نے محتاجین کی  
 اپنی غفلت سے خیر تک بھی نہ لی  
 کل بروز خشر کیا دونگی جواب  
 ان خیالوں سے وہ کچھ ایسی دُشمنی  
 خوفِ حق سے کانپتی تھرتاتی تھی  
 روکے درگاہِ خدا میں پھر شتاب  
 جس طرح دنیا میں اپنی فضل سے

ظاہر اوس سے یہی ہے سچا  
 عام بندے میں جو محتاج و غریب  
 نہرو دریا کے کرین قسیم پُل  
 چشمہ و تالاب و چمن و باغ وہ  
 مسجدین محتاج خانو دین بنا  
 دولت و حشمت عطا کی ہر جگہ  
 جسکا باقی تا قیامت نام ہے  
 مجکو کرنا چاہئے اسکی مدد  
 ہو وہ حامی یہ خدا سے عرض ہی  
 سعی کرنا مجھ پہ ہے اب واجب  
 جنگی حق نے یہ امانت سونپی تھی  
 قرۃ اللہ خدمت کچھ نہ کی  
 اس امانت کا میں کیا دونگی حساب  
 قلب میں طاری بڑی قوت ہوئی  
 اور صدا جاری تھی استغفار کی  
 عرض یوں کرنے لگی وہ با حجاب  
 کر کے بند و نکاح میں بھیجا مجھے

ویسے ہی دنیا سے ایڑی غفور  
 الغرض یوین اوسے اوس جا پر  
 صبح معماران و کار یگر بلا  
 شہر میں خود جا کے موقعہ موقعہ پر  
 مسجد ربامع کو بناؤ و صمان  
 ہوں کئی محتاج خانے بھی بنا  
 الغرض کوشش سے تھوڑی عرصہ میں  
 پھر توجو عالم تھے یا فاضل ٹبرے  
 تا ہمیشہ وہ منسلح و عطا و پند  
 درسِ دینیات و احکامِ خدا  
 عام مخلوقات کو ہر دم سکھاتین  
 اک منادی پھر کرائی یہ عجیب  
 اندھی۔ بہری۔ لنگڑی۔ تو لے یا تھر  
 پارچے ہر فصل کے وہ او طعمام  
 پھر تو محتاجوں کی یہ کثرت ہوئی  
 سب پر بخش ہوتی ازراہِ خدا  
 بر طریقِ عام خیرات و زکوات

عاصیہ کو تو اوٹھانا بے قصور  
 شب ہومی ورو و ظائف میں بسر  
 حکم اوسنے افسر و نکو یہ دیا  
 مسجد میں بنواؤ کچھ اب جلد تر  
 جو کہ موقعہ شکر ہو درمیان  
 جن کو خود بنوائیں ان سے بلا  
 بنگئے محتاج خانے مسجد میں  
 مسجدوں کے واسطے ٹوکر رکھے  
 امر و نہی شرع قول سود مند  
 طاعت پیغمبر ہر دوسرا  
 اور نماز باجماعت بھی پڑھائیں  
 جو کہ بین اشخاص محتاج و غریب  
 آئیں سب محتاج خانوں میں کثیر  
 پائینگے محتاج خانوں سے مدام  
 کچھ نہ جامع محتاج خانوں میں ہی  
 ماسوا اسکے یہ جاری فیض تھا  
 مٹی رہتی چاہی دن ہو چاہی رات

محکمہ پورا سمت سر ہو گیا  
یہ اثرات ہر ہوا تھا جلد تر  
چرچا گھر گھر تھی منسا و روف کی  
تھے بڑے پابند امر و نہی کے  
سبکے دلمین شوق پیدا ہو گیا  
عالم و فاضل بہت سی ہو گئے  
عاقلہ کے تھے معترف بالتمام  
عاقلہ کے خلق و بخشش کا بڑا

کرنے کو سب انتظام اس کلام کا  
اب دعا عاقلہ کا سر بسر  
دین داری کی ترقی ہو گئی  
سب مسلمان اک طریق عام سے  
ماسوا تحصیل دینیات کا  
پڑھ پڑھا کر اپنی شوق و ذوق سے  
الغرض مشکور ہو کر خاص و عام  
ہر جگہ ہر ملک بین شہرہ ہوا

## عاقلہ کی شاہی حال

ملکوں ملکوں عام لوگوں میں ہوا  
ہوتے تھے بے انتہا سبیل و مان  
سنکے اسکی سب صفات و خوبیاں  
حوصلہ عالی و داعی انتظام  
ہمت و شیریں کلامی و عطا  
دلمین اپنے غوریہ کرنے لگا  
خلق کین عورات مرد و نکے لئے

تذکرہ جب اسکے سب اوصاف کا  
تو او سے سن سنکے شاہانِ جہان  
خاص کر شاہِ بختِ رانا جو ان  
یعنی حسن و فیض و جود و خلق عام  
زیر کی تدبیرِ صائب اور سخا  
غائبانہ اسپہ عاشق ہو گیا  
قادری طلق نے اپنی فضل سے

تادہ اونکی مونس و غمخوار ہوں  
 پر یہ جیب ہی ہوں اگر وہ منتظم  
 کیونکہ ایسی ہوں تو اونکی ذات سے  
 جتنے بھی کہنے کی ہوں چھوڑتی  
 ماسوا مردوں کی بھی سب زندگی  
 اور اگر قسمت کے مردوں کو پڑے  
 جو کہ ہوں بے عقل و جاہل عییا  
 تو بس اس لئے ساری مردوں کی حیات  
 خاندان بہرین بھی دانستہ اتفاق  
 عورتوں سے ایسی اکثر روز و شب  
 کم سنی میں لڑکے کی جو والدین  
 کچھ غرض اس سے نہیں ہوتی انہیں  
 وہ تو بس یہ دیکھتے ہیں موبہ ہو  
 تا نکالیں اپنے دل کی حسرتیں  
 نیک ہی چاہے وہ بد انجام ہی  
 نیک گرنے کے نتیجے سے بھلا  
 شوہر و زوجہ میں پڑتا ہے جگاڑ

روز و شب ہر دم مشیر کا رہوں  
 قابل و عاقل ہر دم مستم  
 یہ سچین سارے خاندان کو فائدہ  
 سبکی ہو اصلاح او تکیہ فیض سے  
 گذریاؤ تکیہ ساتھ باعیش و خوشی  
 سابقہ دنیا میں ادن عورت کے  
 مہر و بدخوار کا پڑ خطا  
 تلخ ہو جاتی ہو دن ہو یا کہ رات  
 ڈالتی ہیں وہ عدوی اتفاق  
 سابقہ ہرنیکا ہی اک یہ سبب  
 شادی کر دیتے ہیں یا صدف و نین  
 دیکھیں جو لڑکی کی خواہ عاقتیں  
 کہنے کی اپنے ہو چھوٹی سی ہو  
 گھر میں چلتے پھرتے او سکویہ کلین  
 او کو تو چاہت سے اپنی کام ہی  
 بد ہوئی تو گھر وہ دوزخ ہو گیا  
 عمر کا کٹنا بھی ہوتا ہے پہاڑ

ڈالتی ہو وہ اوٹھا کر کھنڈ  
 دفعتاً عنزم مصمم ہو گیا  
 عاقلہ ہی سے کرونگا لا کلام  
 پر لیاقت اُسکی ہو وہ بالیقین  
 گوئے سبقت لیگئی ہو فی المثل  
 اک خط شوقیہ لکھا جلد تر

رفتہ رفتہ کھنڈے میں بھی تفتیر  
 باتیں دلیں سوچ کر یہ شاہ کا  
 چاہے کچھ ہو اپنی شادی بہر نام  
 عاقلہ گو کوئی شہزادی نہیں  
 جس سے شاہان جہان پر آج کل  
 یہ تصور کر کے دلیں نہ سیر

## نامہ شوق بنام عاتلہ منجانب شاہ بخارا

فضل حق سے اور رتبہ ہو سوا  
 آپ کا شہرہ ہو عالم میں تمام  
 حوصلہ خوش انتظامی آپ کی  
 اسلئے ملنے کا خواہش مند ہوں  
 اور خلاف طبع اقدس بھی نہوں  
 آپ سے میں تاوہین اگر ملوں  
 لکھا ہے شاہ بخارا والسلام  
 جسکے می کشمیر میں داخل ہو  
 عاقلہ کے آدمی لے کر چلے

ای ذکی وزیر کی ذی حوصلہ  
 آپ کو معلوم ہو بعد سلام  
 زیر کی و نیک نامی آپ کی  
 میں بھی یہاں شکایت خود مند ہوں  
 امر کچھ مانع نہو گر آپ کو  
 تو خوشی سے اذن دواؤ ذی فنون  
 آگے شوق دید پر ہی اختتام  
 نامہ یہ لے کر سفیر تیر پا  
 تو بحسب قاعدہ اعزاز سے

اُس جگہ سب نے اُسے مہمان کیا  
 غسل کو داخل کیا حتم میں  
 تین دن تک پُر تکلف دعوتیں  
 اک سواری پر بٹھا کر روزہ ہی \*  
 کارخانے بھی دکھائے بالتمام  
 انتظامِ عاقلہ اچھا جو تھا  
 تین دن تک سیرِ حب وہ کر چکا  
 عاقلہ کو دمی حبِ وقتِ اخیر  
 آپ کی خدمت میں بھیجا آیا ہوں  
 آپ اجازت دین حضور کی اگر  
 عاقلہ نے سُنے اُسکا یہ پیام  
 سب مکانوں کو کیا آراستہ  
 ویکے اسکے بعد اذنِ حاضری  
 پوچھ کر اقلِ مزاج و حال سب  
 پڑھکے فوراً ہی لکھا اُسکا جواب

جو کہ خاصوں کا مسافر خانہ تھا  
 مستعد تھے ہر دم اُسکے کام میں  
 کین جب قاعدہ ہر نگ میں  
 اُسکو سب دکھلائی سیرِ شہر بھی  
 شادمان سجد ہوا وہ نیک نام  
 اُسکے تعریف وہ کرنے لگا  
 اُسے تب اپنی تین ظاہریا  
 میں ہوں اک شاہِ بخارا کا سفیر  
 نامہ شوقیہ اُسکا لایا ہوں \*  
 پیش اُسکو خود کروں میں آنکر  
 زبِ ذہنیت کا کیا کچھ اہتمام  
 شیشہ و آلات سے پیراستہ  
 پیچھے پردہ کے بلا کرات کی  
 لیکے خط پڑھنے لگی وہ خوش  
 چسکایہ مضمون تھا با بعد آیتِ تاب

جوابِ نامہ شاہِ بخارا منجانبِ عاقلہ



خلق پرور ای شہِ عادلِ نان  
 حق تعالیٰ آپ کو قائم رکھے  
 پھلے ہی حمدِ خدا نعتِ رسول  
 حق جسے چاہی سزاؤ لیت کی دہی  
 بین خدا کا شکر کرتی ہوں سوا  
 کفش خانہ گو کہ اس قابلِ نہیں  
 غیرتِ دربارِ جسم ہو جائیگا  
 اگر غایت سے متفخر کیجئے  
 جسکھڑی بھی ہو مگر قصدِ حضور  
 آگے اب حدِ ادب کا ہی مقام  
 دیکھے یہ نامہ سفیرِ شاہ کو  
 کچھ پئے نذرِ شہِ والا نشان  
 ساختہ سب اپنے مکتب کے دئے  
 ہو کے نصرتِ عاقلہ سوشل تیر  
 شاہ کے دربار میں حاضر ہوا  
 استمانہ بوس ہو کر اُسنے تب  
 پیشِ شہِ مداح تھا بے انتہا

شوکت و شمت پناہ سیکر ان  
 دولت و اقبال بھی دائم رکھے  
 ہوئے پھر تسلیمِ خدمتین قبول  
 جسکو بھی چاہی عطا عزت کری  
 جو ہوا غریم شریفِ اس سمت کا  
 پر قدمِ سمیت سے بالیقین  
 رشکِ گلزارِ ارم ہو جائیگا  
 توڑے قیمت نہ ہی طالع مرے  
 احقرہ کو مطلق کیجئے ضرور  
 راقم اسکی عاقلہ ہے لاکلام  
 فاخرہ خلعت دیا اک روبرو  
 عمدہ عمدہ تحفہ جاتِ دستان  
 کچھ جو اہر قیمتی بھی دیدئے  
 پہنچا پھر شہِ بنجارا میں سفیر  
 لایا آدابِ شہانہ بھی بجا  
 پیش نامہ کو کیا باصدا داب  
 عاقلہ کے انتظام و خلق کا

دعوت و مہمان نوازی کا بیان  
 حال سُکر شاہ نے نامہ پڑھا  
 بس معاصا در کیا با کزوف  
 پر اجازت نامہ شاہ ہند کا  
 احتیاطاً یہ بھی شدہ کو لکھ دیا  
 میں فقط کشمیر تک امی مہربان  
 عاقلہ کے نام پھر نامہ لکھا  
 جسکھڑی نامہ یہ پہنچا اسکے پاس  
 آئینکے شاہ بخارا اب ضرور  
 اب یہ زیرِ باب ہے کہ وہ سامان ہو  
 اپنے شاہ وقت سے لیکر رضا  
 شہر میں پھیلے صفائی کی تمام  
 سب گلی کو نوچنیں اور ٹرکونپہ بھی  
 تھے جو نقلی طور پر اچھے بنے  
 روشنی کے واسطے بھی سرب  
 نصب ہر اک جانہری تھی شجر  
 جا بجا جنپر بڑا دکام تھا

ہر گھڑی ہر لحظہ تھا اور زبان  
 پڑھکے اُسکو شاد و خورم ہو گیا  
 حکم تیار ہی سامان سفر  
 شاہ دور اندیش نے منگو الیا  
 آپ فرما میں نہ کچھ حسرت ذرا  
 سیر کی نیت سے ہوتا ہوں وہاں  
 اطلاع مدت و تاریخ کا  
 پڑھکے وہ کرنے لگی ولین قیاس  
 باشکوہ و با سپاہ و با سُور  
 جو کہ شاہوں کے لئے شایان ہو  
 اہتمام اس عاقلہ نے یہ کیا  
 آئینہ بندی کا بھیجا حکیم کام  
 جا بجا پھاٹک لگاے قیمتی  
 ہر طرح کی زیب و زینت سب سجے  
 ٹٹیان لگوائیں تھیں با کرد و فر  
 قمقمے بلور کے ہر شاخ پر  
 مدح کی قابل نہایت خوشنما

تھیں بہت کثر تسے آتش بازیاں  
 چھوٹنے میں کرتیں جو گلکاریاں  
 سب تماشے کے لئے باقاعدہ  
 شہر کی سڑکوں پہ باصد کروفر  
 پر محل خاص تھا ایسا سجا  
 مختصر لکھنا ہونہیں دل خواستہ  
 عاقلہ نے اس محل خاص کو  
 واسطے ذہی مرتبہ مہمانوں کے  
 اب اسے سجوایا طرز خاص سے  
 اسمیں جو کمرہ بڑا تھا بیچ کا  
 فرش محل اسمیں سب بچھوایا تھا  
 خوب کین تھیں اُنہیں سب گلکاریاں  
 سقف بھی سب آسمانی نگ تھی  
 اُسپہ موقعہ موقعہ پر چھوٹے بڑے  
 چاند سورج بھی تھے دو ٹانکے گئی  
 موتیوں کے برج بھی بہر ثبوت  
 دیکھنا تھا جو کوئی اس کا سماں

پچھلے طبعی ممتاب نگین چرخیاں  
 عمدہ گل بوٹے دکھائیو الیاں  
 نصب تھیں موقعہ بہ موقعہ جا بجا  
 تھان زرد وزری بچھے تھے رہبر  
 جسکے لکھنے میں تسلیم نہ خود ہوا  
 تھا جواہر سے تمام آراستہ  
 عمدہ بنوایا تھا باطرز نیکو  
 سب جواہر قیمتی جو اڑتے تھے  
 آبدشاہ بناراکے لئے  
 بہر بار عام شاہی وہ سجا  
 سنبہر دیوار کو بھی تھا کیا  
 اوگل بوٹو نیہ میںا کاریاں  
 عقل وہاں اہل نظر کی دنگ تھی  
 سچے موتی مثل انجم تھے بڑے  
 جو بڑے آلاس کے بنوائے تھے  
 اسمیں بنوائے محل سے تابہ حوت  
 آسمان نوکا ہوتا تھا گمان

چار جانب کو ہر اک دیوار پر  
 تختہ پر نیچے ہر اک تصویر کے  
 رنگ نوعیہ بڑے شیشوں کے تھے  
 کچھ تھے فانوس و گلاس پُر ضیاء  
 تھیں عجائب بتیوں کی مشعلیں  
 بعض سے شکریہ مہانگی بھی  
 کچھ وہاں گلدستہ ہاتھ خوش نظر  
 تازہ و رنگین پھولوں سے بنے  
 اک طلائی تختہ ہاں با آب و تاب  
 جس کے ہر پھلو میں از بس خوشنما  
 گریبان حلقہ و آگے تھیں کچھ  
 تھے جڑے جنین جو ہر شیشہ مار  
 اور بھی اس عام کمرے کے سوا  
 تختہ جس کے در پہ تھا لٹکا ہوا  
 اس کی زینت میں زیادہ اہتمام  
 جس کے اب لکھنوی کی حاجت کچھ نہیں  
 کچھ کتابیں وہاں تھیں نیز و پیرین

سب تصاویر شہانہ جلوہ گر  
 مختصر حالات بھی تحریر تھے  
 ہاڈیان بھی جھاڑ بھی لٹکے ہوئے  
 موقع موقع پر سجائے جا سجا  
 نام حق ظاہر ہو کر روشن کرین  
 خوش نمایدا عبارت ہوتی تھی  
 دلو و رحمت دینے والے پُر اثر  
 ہر طرف گوشوں میں تھے رکھے ہوئے  
 تھا سجا بیسے حمل میں آفتاب  
 تھی مجسم ایک تصویر عیا  
 زیب و زینت سے طلائی تقری  
 بیل بوٹوں کی دکھاتے تھے ہمار  
 شہ کی خاطر ایک کمرہ خاص تھا  
 کمرہ خاص اُس کے اوپر تھا لکھا  
 عام کمرہ سے ہوا تھا لاکلام  
 خود سمجھ لیں اپنے ولین سامعین  
 کچھ کئی الماریوں میں بند تھیں

جنہیں تھے ہر قسم کے حالاتِ عام  
 بادشاہ جو جو تھے ہر ملک کے  
 سب مفصل حال ہر مذہب کا بھی  
 اک طرف کو خاص اک حتام تھا  
 سب ضروری اُسین سامانِ عام  
 قدر آدم کچھ حلیائی آئینے  
 اس سے ملحق ایک لوتھی خانہ تھا  
 جس میں کل سامان پوشش تھا بھر  
 سب یہ پوشاکیں شہانہ قیمتی  
 اسکے پھلو میں تھا کمرہ اک بڑا  
 مرتبان الماریوں میں تھو دھرے  
 جنہیں تھے اشیاء نہایت تادہ  
 چٹنیاں حلوی مربے میوہ جات  
 کمرہ سب تھا حسن و خوبی سے سجا  
 بیچ میں مینین پھین تھیں فرش کے  
 چنیہ گلدستے سجے تھے جا بجا  
 غرب کو خاصے کے کمرے ذرا

سب باتونہیں بہ تفصیل تمام  
 انکے سب حالات اُنہیں درج تھے  
 اُن کتابوں میں لکھا تھا واقعی  
 اب سرد و گرم موضوعین بھرا  
 جا بجا رکھا تھا بائسن نظام  
 نصب دیوارونہیں تھو اک حسن  
 زینت و آرائشی سامان کا  
 خوشنما الماریوں میں جا بجا  
 تھیں ہر اک موسم کی ہر قسم کی  
 کھانا کھانے کو نہایت مصطفیٰ  
 قیمتی یا قوت اور بلور کے  
 بامزہ شیرین عجب خوش ذائقہ  
 عمدہ سب شیرینیان اور تھجات  
 عمدہ فرحت خیر عطر و نسے بسا  
 مینر پوش اونپر سکلٹ تھے پڑے  
 کچھ عجیب سرسبز و تازہ خوشنما  
 عمدگی سے کمرہ آرام تھا

جس میں تھا فرش سیہ مخمل کچھا  
 جھاڑ فافا نوس اور کنول اور بانڈیان  
 کچھ چھپر کھٹ کوچ ونگل پُصف  
 اطلس و کجواب کے تھے جو سجائی  
 ہو چکی زریا شس شہر و مکان  
 تو انھیں ایام میں آئی خبر  
 سنکے یہ ہونیلا گا پھر اہتمام  
 آٹھ منزل تک برابر شہر سے  
 تھا تکلف جن میں سب بہر قیام  
 بیچ میں ہر پہنچ فرسخ راہ کے  
 جن میں برف شیر و آب سرد کا  
 درمیانی راہ میں سب خیموں کے  
 اور ترک بھی سب مُصفا صاف تھی  
 بعد ان سب انتظاموں کے بغور  
 یعنی پہنچ گیا فلان تاریخ کو  
 سنسے ہی یہ عاقلہ نے بھیجے وہاں  
 بہر استقبال شاہ نیک نام

سبہر مخمل کی تھی چھت بھی پُصف  
 جا بجا لٹکے تھے چھت کو درمیان  
 بچھے تھے موقع بہ موقع جا بجا  
 لپٹتے ہی جنبہ فوراً نیند آئے  
 کچھ دنوں میں جبکہ غاظر خواہ رہا  
 چلے شہ گھر سے باہر کروڑ  
 بہر استقبال باحسن تمام  
 پہنچ کو سر خیمے استاد ہوئے  
 کھانے پینے کا تھا اچھا انتظام  
 خیمے چھوٹے چھوڑے تھے گاڑی گئے  
 انتظام اچھی طرح معقول تھا  
 جھنڈیاں تھیں ہر مری کیواسطے  
 تھی نہایت حسن و خوبی سے بنی  
 یہ خبر آئی بطور نیک اور  
 ہشتی منزل پہ شاہ نیک خو  
 کچھ امیر و افسران ذمی شان  
 ساتھ تھوڑی فوج کے با احتشام

جو کہ منظوری سے شاہِ نیک کی  
الغرض ان سب نے باصد کروفر  
بڑھ کے استقبالِ عزت کیا  
پھر سلامی کے لئے شہ کی خیر  
پاس و آدابِ شہانہ سے تمام  
سیرِ چشمی و خوش اسلوبی کیساتھ  
صحیح حکم کوچ شہ نے دیدیا  
الغرض یہ بین ہر اک منزلِ عام  
دیکھ کر معقول حسن انتظام  
طے منازل کر کے باصد و صفا  
آئے تادروازہ سب سگنِ شہر  
کروفر سے پھر یہ افضالِ خدا  
کچھ مکانوں میں جدا باصد خوشی  
چونکہ وہ سلطان سفر کا تھا تھا  
تو شہی خانہ میں بد لکر پھر لباس  
وہاں تناول کر کے عمدہ طعام  
بعد پہلولہ ادا کی پھر ساز

بہر استقبالِ تھی رکھی گئی \*  
ہشتمی منزل پہ شہ کو دیکھ کر  
قابلِ توصیف و تعریف و ثنا  
تو پچانہ سے ہوئی تو پونکے فیر  
لاے خیمہ میں اُسے بہرِ پیام  
شبکو دعوت کی بڑی خوبی کیساتھ  
ساتوین منزل پہ پھر خیمہ کیا  
صبح ہوتا کوچ اور شبکو مقام  
تھا تخیر میں خدیونیک نام  
شاہ جب کشمیر میں داخل ہوا  
بہر استقبال حسبِ رسم مہر  
بادشاہ ایوان میں داخل ہوا  
فوج آسائش سے ٹھہرائی گئی  
اس لئے حشام میں داخل ہوا  
خاصے کے کمر میں آیا حق شناس  
خاص کمرے میں گیا وہ نیک نام  
حق تعالیٰ کی باصد راز و نیاز

نوبتِ شب تک وہاں بیٹھا رہا  
 پھر ادا کر کے نمازِ مغربین  
 کمریے خاصے کے باصدا احتشام  
 تخت پر شوکت سے فرمایا جلوس  
 سامنے سب آنکر بیٹھے شیر  
 رزنگارین کرسیوں پر بادب  
 بادشہ کے ساتھ سب حیرتیں تھو  
 ہر در و دیوار کی وہ خوبیاں  
 تارے وہ وہ آفتاب و ماہتاب  
 روشنی کی وہ عجائب صنعتیں  
 حالِ جنگ کے نیچے سب تحریر تھے  
 دیکھی اپنی شکل بھی اُس نے  
 ہو ہو بولتی تھی جبے قیل و قال  
 اُسکی صنعت کی ہر اک سے بڑا  
 تھا یہاں کچھ قص کا بھی اہتمام  
 دیکھ کر یہ سب تماشے سرسیر  
 رات کے بارہ بجے تک اُس مقام

سب کُتب کی سیر فرماتا رہا  
 نوشِ خاصے کو کیا بازی بزمین  
 ہو گیا وہ دامنِ دربارِ غام  
 کرو فرسے اپنا دکھ لایا جلوس  
 کیا صاحب کیا امیر و کیا وزیر  
 اپنے اپنے عہدہ منصب سپ  
 کمرہ کی آرائشوں کو دیکھکے  
 چھت کا اُسکے آسمانی وہماں  
 شیشہ و آلات کی وہ آفتاب  
 بادشاہوں کی وہ عکسی صورتیں  
 جو عجائب لطف تھے دکھلا رہے  
 غور سے اُس پر نظر کی شاہ نے  
 دیکھ کر حسب کو ہوئی حیرت کمال  
 دیر تک تعریف نہ راتا رہا  
 فرحتِ شہ کو سب انتظام  
 خوش ہوا بے حد وہ شاہِ نامور  
 سب کے صرف تماشہ خاص و عام



بعدہ برخواستہ جلسہ ہوا  
 کمرہ آرام میں پہنچا جوہدین  
 ہو گیا جس سے معطر سب باغ  
 اسکی زینت میں تکلف تھا بڑا  
 طبع جو سامانِ راحت پا گئی  
 رات بہر سو یا کیا وہ خوب سا  
 پڑھ نماز صبح اور آؤرا بھی  
 کھانیکے کمرہ میں آکر باطرب  
 بعد اسکے پھر کیا دربارِ عام  
 افسروں نے اور امیرون سے ملا  
 دیکھی جسکی جیسی وقعت بر ملا  
 اٹھکے پھر خاصے کو کمر میں گنیا  
 عطر تلکے پان کھایا بے لزان  
 دوپہر تک ہان رہا وہ خوش لقب  
 دو بجے تک استراحت میں آیا  
 بجگئے جب چار ہ گھڑیاں میں  
 پھر سواری نکلی عترو جاہ سے

استراحت کو وہ سلطان اٹھ گیا  
 تو سجا پایا اسے اور عزمین  
 اور ہوا دل بھی نہایت باغ باغ  
 دھیمی دھیمی روشنی تھی پر صفا  
 لیٹتے ہی نیند اسکو آگئی  
 صبح آوازِ اذان سنکر اٹھا  
 غسل کر کے بدلی پوشش دوسری  
 چار پی اور کھائے میوہ جات سب  
 دس بجے دتک بے زواحتشام  
 دس دم ہر ایک کو پوچھا کیا  
 اسکو ویسا ہی کیا خلعت عطا  
 پر تکلف خاصہ نوش اُس نے کیا  
 پھر کتب خانہ میں پہنچا وہ جوان  
 خوابگاہ میں آیا سو نیکو وہ تب  
 کی نماز ظہر و عصر اُس نے ادا  
 تو اب آگے حال سب اسکا سنو  
 شہر کی سیر و سیاحت کیلئے

سب زیروں اور امیروں کے سوا  
 کل عجائب اور غرائب دیکھتا  
 تو وہاں پر ہو گئی اتنے میں شام  
 وہاں سے چلتے چلتے پھر ہو گئی  
 سلسلہ سے چھوٹیں آتشبازیاں  
 تھا وہ متناہون کا عالم خوشنما  
 روشنی اور ساری آتشبازیاں  
 سب وہ دیواروں کی مینا کاریاں  
 وہ دوکانوں کی سجاوٹ و لستان  
 اک عجیب دکھلا رہی تھیں سب بہار  
 کچھ دوکانوں میں بطور الاجاب  
 تھے کسی جانب جواہر بے شمار  
 اک طرف سبزہ فروشوں کی قطار  
 تھیں کہیں قہرَم کی شیریںیاں  
 اب لکھوں توصیف کس کس چیز کی  
 باو شاہ یہ سب تماشے دیکھتا  
 کہانا کھا کر خواب راحت میں گیا

ایک دستہ فوج کا ہمراہ تھا  
 جامع مسجد کے قرین جب آگیا  
 کی نواز مغیرین اسجا تمام  
 ٹیٹوں جھاڑوں کی دیکھی روشنی  
 مدح کے قابل تھیں خوش اندازیاں  
 روشنی سے جن کی دن سا ہو گیا  
 اک دم کا سا دکھاتی تھیں سمن  
 جتنے اوپر ختم تھیں معاریاں  
 وہ دوکانداروں کی خوش پوشاکیں  
 دل ہوا جاتا تھا جن پر بیقرار  
 شیشہ و آلات کی تھی آب و تاب  
 برق لامع بھی ہو جسے شرمسار  
 دوسری جانب تھی بیوؤں کی ہزار  
 زیب و زینت سے دوکانو پیریان  
 سب ہی چیزیں تھیں دوکانوں پر سچی  
 نوبے ایوان میں داخل ہوا  
 صبح کو وقت ٹھہر رہا اٹھا

حبِ عادت کی ادا پہلے نماز  
 آپ کے بے انتہا غورِ بندہ ہوں  
 پاتے ہی تحریرِ شاہِ نیک نام  
 پردہ زربفتی اک چھوڑا دیا  
 اُسکے آگے رکھی چھوٹی گول مینر  
 عطران بھی اُسکے پہلو میں رکھا  
 دیکے پھر وہاں اذنِ شریف آوی  
 پادشاہِ باہر سے آکر شان سے  
 عاقلہ نے تب بادابِ تمام  
 جب جواب اُسنے دیا بارِ سہم راہ  
 بولا وہ اچھا ہوں میں شکرِ خدا  
 بولی یہ فضلِ خدا سے شکر ہے  
 آپ کے اس لطف و تکلیفات کا  
 سنکے یہ بولا وہ شاہِ ذی فنون  
 آپ کے کس حُسن اور خوبی کیسا تھ  
 آپ کی خوش انتظامی دیکھ کر  
 بولی سب یہ حُسنِ ظن ہر آپ کا

عاقلہ کو لکھا پھر با امتیاز  
 اب میں بس ملنے کا خواہشمند ہوں  
 عاقلہ نے تب کیا یہ انتظام  
 پیچھے کر سٹی جوا ہر دی سجھا  
 خا صدان اُسپر رکھا اک حُسنِ خمیر  
 جبینِ عمدہ ہر طرح کا عطر تھا  
 شاہ کو بلوا کے عزت کی بڑی  
 تریب کر سٹی جوا مہر گئے  
 شاہ کی خدمت میں پہنچا یا سلام  
 اسنے پھر پوچھا مخرجِ بادشاہ  
 حال کیسا ہے مخرجِ پاک کا  
 عافیت کے میں بھی ہوں ای نیک پے  
 کرتی ہوں میں دل سے شکر یہ ادا  
 میں نہایت آپکا مشکور ہوں  
 کی مدارات و تواضع خوش صفات  
 اپنے دل میں خوش ہوا میں بیشتر  
 ورنہ کس قابل یہ ادا لے تا جبرا

بولی دارالسلطنت پر کتنی دُور  
 بولی پھر یہ آپ نے امی خوش سیر  
 بولامین نے جس گھڑی شہر ہر سنا  
 تو ہوا تب آپ سے ملنے کا شوق  
 بولی کی یہ مہربانی آپ نے  
 ورنہ یہ کم مائہ اونسے تا جہرا  
 پوچھا شہ نے پھر یہ باطنِ خشین  
 باپ غمو و برادر یا چچا  
 بولی یہ کوئی نہیں ہی بالیقین  
 سن تھا سیرا جبکہ چودہ سال کا  
 نسل میں اسکی کوئی میرے سوا  
 بولا حیران ہو کے تب وہ نامدار  
 عرض یوں کرنے لگی وہ نیک نام  
 کیا بذاتِ خاص جا کر ہر جگہ  
 بولا وہ میں تو نہیں جاتا کہ میں  
 اہلکاروں افسروں کی معرفت  
 بولی وہ ویسی ہی میں بھی بالیقین

بولا وہ نوے سنا زل میں ضرور  
 کیوں گوارا کین صعو باتِ سفر  
 آپ کے اس انتظامِ حُسن کا  
 اسلئے بھانٹک چلا آیا بہ ذوق  
 عاجزہ کی قدر دانی آپ نے  
 بندگانِ حق سے ہر اک عاجزا  
 گھر میں کوئی مرد بھی ہی یا نہیں  
 یا کہ رشتہ میں قریب و دُور کا  
 میں ہوں یا میں والدہ پردہ نشین  
 باپ نے کی دار فانی سے قضا  
 زندگی میں تھا نہ ہی بُعِ رفا  
 آپ نے کیوں کر نبھا لاکاروبار  
 آپ اپنی سلطنت کا انتظام  
 کرتے ہیں تدبیر سے باقاعدہ  
 بلکہ اپنے تخت پر بیٹھا ہیں  
 کرتا ہوں سب انتظامِ سلطنت  
 گھر میں اپنی رہتی ہوں پردہ نشین

حُسنِ تدبیرات سے با انتظام  
 بولا وہ کچھ آپ نے اوی حبیبین  
 بولی وہ البتہ بے رنج و محن  
 طبِ حدیث و فقہ منطوق اور کلام  
 بولا شہ یہ علم ہی کا ہی سبب  
 ورنہ جاہل کا کہاں ہے حوصلہ  
 علم ہی فضلِ خدا سے ایسی شے  
 عاقلہ یہ سُنے کہ جہدِ مہم چپ ہوئی  
 اب مری درخواست ہے اک آپس  
 سُنے کہ اُسکو کچھ نہونگی دلِ بلول  
 تو گزارش کی مینِ جُبرأت بھی کرو  
 بولی ہر انسان ہر انسان سے  
 سننے والے کو وہ کیوں نہو گوار  
 ہاں جو کچھ ہی ماننے کی بات گر  
 ورنہ گرتیلم کی تابل نہیں  
 پس نہ آپ اتنا تحلف کیجئے  
 ہو کے وہ اک یاس اور امیدین

نو کروں سے اپنا سب لیتی ہو کام  
 علم بھی حاصل کیا ہی یا نہیں  
 سیکھے ہیں بچپن سے اکثر علم و فن  
 مہیئت و جغرافیہ تاریخ عام  
 آپ کو جو ماوہ حاصل ہے سب  
 منتظم ہو وہ جو ایسے کاموں کا  
 جس کے قوتِ انتظامی بڑی ہی  
 شاہ نے پھر اُس سے یہ تقریر کی  
 پر یہ وعدہ آپ پہلے کیجئے  
 اور کرونگی مہربانی سے قبول  
 ورنہ کیوں بے فائدہ تکلیف دُن  
 ہر محبِ اُسکا کہ جو چاہی کہے  
 جبکہ گویا گو ہے اُسکا اختیار  
 تو اجابت پاتی ہے وہ سرسیر  
 تو معافی چاہی جاتی ہے وہین  
 بے تامل اُسکو فرما دیجئے  
 بولا اچھا آپ اُسکو اب سُنین

مجکو یہ عرصہ کتنی فکر و تلاش  
 جو کہ ہودی علم و عاقل فی فنون  
 سو بفضل و لطفِ ربِ پاک ذات  
 اسلئے اب پسے امی پاکباز  
 عقد کرنا آپ اس اتھر کے ساتھ  
 کیون کہ میں آیا جواتنی دور سے  
 سنکے کتنی دیر تک وہ چپ ہی  
 شاہ نے مجھے جو یہ درخواست کی  
 پر مجھے ہی اس کھڑی یہہ پیچ و تاب  
 چپ ہوں تو پاس شاہی کخلاف  
 گفتگو آخر مناسب جاسکر  
 میں جواب اسکا تو دنگی سوچکر  
 آپ کے ہم عصر شاہانِ جہان  
 اک کسی کے ساتھ انہیں ہوشیاب  
 کیا نہیں یہہ آپ کو بد نظر  
 بولا پیچ و تاب سے وہ نیک پے  
 بولی وہ تو مہر بانی کیجئے

کوئی عورت ایسی ہو خوش قماش  
 تو میں اُسکے ساتھ میں شادی کروں  
 آپ ہی موصوف ہیں باکل صفات  
 ملتجی ہوتا ہوں میں با صد نیاز  
 اگر کرین منظور تو ہے خوب بات  
 بس یہی تھی آرزو دلمین مرے  
 دلمین اپنے غوریہ کرنے لگی  
 گو کہ ہی منظور دل سے مج کو بھی  
 شاہ کو اس بات کا کیا دوں جواب  
 کچھ کمون نور سمجاری کو خلاف  
 شکے یوں کہنے لگی وہ ذی ہنر  
 پر یہ سنا چاہتی ہوں پیشتر  
 رکھتے ہیں زہرہ جبین شہزادیان  
 اپنی شادی کیون نہیں کرتی خجاب  
 یا کہ انکو آپ سے ہی کچھ حذر  
 مج کو بھی یہہ امر نامنظر ہے  
 وجہ ناراضی بھی نہ را دیجئے

سنکے یہ بولا وہ باطرِ حسین  
 رہے جو ہر دم مری طاعت گزار  
 ماسوا از روئے علم و فضل بھی  
 بولی وہ ممکن نہیں امی و ذی نشان  
 جبکہ علم و فن میں فائق ہونگی وہ  
 بولا وہ سلطان کہ اسیرِ شگ نہیں  
 پر بوجہ شاہراوی ہونے کے  
 جسکے باعث سی یہ ملتا ہے ثمر  
 بولی محب کو بھی یہ کافی ہر اب  
 اسلئے خدمت میں با صدا تجا  
 بولا وہ یہ آپ نے فرمایا کیا  
 مضطرب و حیران ہوں اس حکار سے  
 بولی وہ شہزادیوں کو عقل سے  
 ویسے ہی سلطان ہونیکے سبب  
 کیونکہ مشہورِ جہان ہی یہ مقال  
 غیظ انکا ہوتا ہے حد سے سوا  
 ان پر شنائے گئے خاغت دہند

مجاو اطمینان یہ آنپ نہیں  
 رکھ سکین خورم مجھے لیل و نہار  
 ایک بھی انہیں ہونگی آپ سی  
 جو نمون ذی علم و فن شہزادیاں  
 تو مطیع و نیک لائق ہونگی وہ  
 ہوتی ہیں ذی علم و فن تو بالیقین  
 رہتی ہیں مغرور بھی ایک ایک سے  
 علم کا کچھ بھی نہیں رہتا اثر  
 آپ کے شادی نہ کر نکا سبب  
 بس معافی چاہتی ہے عاجزا  
 میں نہ سمجھا اس معصے کو ذرا  
 وجہ اسکی صاف ظاہر کیجئے  
 جس طرح مغرور سمجھا آپ نے  
 آپ بھی مغرور ہوں تو کیا عجب  
 بادشاہ مغرور ہوتے ہیں کمال  
 اور تلون طبع میں بے انتہا  
 باسلامے گاہ رنجہ میکنت

بادشاہوں کے قواعد میں عجیب  
 سن میں بھی چھوٹے ہوں کچھ باہون  
 جاؤ سب احکم انکا جو بھی ہو  
 مقدر اتنی زمین رکھتا کوئی  
 بی بیان بھی بادشاہوں کی تمام  
 سلطنت کو کام میں بچا ریان  
 عورتوں کو حق نے مردوں کے لئے  
 تا وہ ہوں سچی شیر و خیر خواہ  
 یکدی میں ہوں وہ یوں بالاتصال  
 رکھیں بغیرت نہ آپس میں ذرا  
 غور سے گرا آپ اسکو دیکھئے  
 انکو نسوان کی بڑی اخلاق سے  
 کچھ ہوں دنیا میں تعلق انکے گر  
 چاہئے انہیں بہ طرز بے نظیر  
 ایسی آزادی خوشی سے انکو دین  
 برخلاف اسبات کو سب شہر بار  
 دین کچھ آزادی یہ ہمارا محال

کیسے ہی ہوں انس و رشتہ میں قریب  
 دم فنا میں سب کے انکے حکم سے  
 ماننا پڑتا ہے وہ ہر ایک کو  
 جو کچھ جرات کرے اصلاح کی  
 رہتی ہیں بے وقعتی سے لاکلام  
 دیسکین کچھ حسل یہ قدر کہاں  
 خلق دنیا میں کیا اسوجہ سے  
 رنج میں راحت میں ہر شام و بکام  
 جیسے دو قالب اور اک جان فی الحال  
 ایک کا مختار ہو بس دوسرا  
 عورتوں کے حق میں مردوں پر بے  
 عزت و وقعت بڑھانی چاہئے  
 خواہ بیرونی کہ ذاتی سر بسر  
 عورتوں کو بھی کرین اپنا مشیر  
 دخل یہ بھی دیسکین ہر کام میں  
 بی بیوں کو رکھتے ہیں بے اختیار  
 بلکہ رکھتے ہیں کنیزوں کی مثال



میں نے اپنی کم سنی سے لاکلام  
 محنت و جانکاہی و شوکت کیساتھ  
 پھر میں کیوں دانستہ اب قیدی ہو  
 یہ عرض اس سے نہیں ہرگز مری  
 طاعتِ شوہر تو حق نے سرسبز  
 منکے تب بولادہ شاہ خوشحال  
 جانتا ہوں میں یہ پورے طور سے  
 حق نے انکو خلق کر کے بے نظیر  
 ایک کا حق دوسرے پر ہو رکھا  
 پیاری مہلی بی تو شوہر کو بھلا  
 دشمنوں یا غیر شخصوں پر ہو کر  
 بولی تب شاہ کا سنکر مقال  
 پر دماغِ حقہ میں لاکلام  
 جسے ہی بد نظر کچھ نام بھی  
 میں انہیں انجام دینا چاہوں گی  
 تب مجھے افسوس ہوگا اور لال  
 اسلئے بیجا یہ اب اصرار ہی

کارخانوں کے کیئے ہیں انتظام  
 وسعتِ آزادی و قدرت کیساتھ  
 کیلئے محکمہ شہ ہوا کر ہوں  
 طاعتِ شوہر سمجھتی ہوں بری  
 فرض و واجب کی ہر سبب ہوں پر  
 میرے جانے سے ہے سچا یہ خیال  
 عورتوں کو حق میں مردوں پر  
 کر دیا آپس میں مثلِ شہد و شیر  
 رنج و راحت کا بھی ساتھی ہو گیا  
 کب غرور و غصہ کھنکھایا روا  
 تو مناسب بھی ہو کچھ ای ذمی ہنر  
 آدمی میں آپ بھی عالی خیال  
 میں جو چپ رہے عجائبِ انتظام  
 اور منشاءِ رفاهِ عام بھی  
 آپ مانع ہونگے شاید اسٹھری  
 اپنی آزادی نہ رہنے پر کمال  
 عقد کرنے سے مجھو انکار ہی

سُنکے یہ بولا وہ شاہِ باکمال  
 تو اسی دم دیتا ہوں کل اختیار  
 سلطنت بھی بلکہ لکھو ایسے  
 بولی وہ مقصد نہیں اس عرض سے  
 بلکہ ہر مطلب یہی بے اشتباہ  
 بی بیوں کی اتنی تو وقعت کریں  
 سارے کاسوئیں زراہِ غزو جاہ  
 بولا وہ میری غرض بھی یہی ہے  
 تنگدل اسپر ہوئی وہ خوش سیر  
 گرچہ میں نے ہر طرح سے کی گریز  
 جس سے میں مجبور پیش انتخاب  
 اب یہ امر خیر اسے عالی نظر  
 سُنکے یہ مژدہ وہ شاہِ خوشحال  
 عاقلہ کی مان سے باصدِ عاجزی  
 گفت گوتا دیر گواؤں سے ہی  
 عاقلہ نے کی طلب اس شاہِ سحر  
 ہو کے راضی اسپہ وہ نصرت ہوا

آپ کو اس بات کا ہر گز خیال  
 مالی اور ملکی زراہِ اعتبار  
 حسبِ فشارِ نظم اسکا کیجئے  
 آپ مجھ کو سلطنت لکھ دیجئے  
 خاص اُلفت کی نظر سے بادشاہ  
 دخل وہ بھی سلطنت میں دیکھیں  
 سمجھیں اُنکو بھی شبیرِ خیر خواہ  
 آپ جو فرما رہی ہیں اس گھڑی  
 اس طرح کہنے لگی باکروفر  
 آپ نے لیکن وہ کی تقریر تیز  
 ہو گئی ہر طور سے بس لا جواب  
 منحصر سے والدہ کی رائے پر  
 ولیمین اپنے خوش ہوا اُس دم کمال  
 اُس نے پھر اس امر کی درخواست کی  
 پر خوشی سے وہ بھی راضی ہو گئی  
 مہلتِ ششماہی اس کے واسطے  
 مملکت میں اپنے داخل ہو گیا

پہنچا دارالسلطنت میں جب گھڑی  
 بھان زرا عقل و دانش پُر فلح  
 نظم ان کل کارخانہ جات کا  
 افسروں میں ایک دیانت دار ہی  
 آجسے کرتی ہوں اُسکو اپنی جا  
 آپ اُسکے ہی ذریعہ سے مدام  
 فروش شہابی لکھا کر اے حضور  
 نیز ہر اک قسم کے حالات عام  
 آپ میرے پاس بھیجا گئے  
 میں وہاں سے رائی ہر اک امر کی  
 آپ عامل ہونگی گرا سپر مدام  
 جب سنی اُسنے یہ رائی سُو و مند  
 پھر اُس افسر کو بلا کر سامنے  
 چونکہ ہو تم خیر خواہ و معتمد  
 اسلئے کل کارخانہ جات کا  
 آجسے تنخواہ کے بھی ایک ہزار  
 پرتھین زیبا ہو میرے بعد بھی

یہاں کے کرنے لگا سامان سبھی  
 عاقلہ نے والدہ کو دی صلاح  
 آپ اپنے قبضہ میں رکھئے سارا  
 معتمد اور لائق و ہشیار ہے  
 مہتمم کل کارخانہ جات کا  
 جاری رکھئے کاروبار اپنا تمام  
 آمد و خرچ و بقایا کی ضرورت  
 پیش جو آیا گرین بھان صبح و شام  
 تا مجھے بھی علم سب ہوتا رہی  
 آپ کو لکھتی رہونگی گھر سے  
 کچھ بھی پھر وقت نہونگی لا کلام  
 تو اُسے آئی نہایت ہی پسند  
 عاقلہ نے کم دیا تاکید سے  
 راسے میں تدبیر میں بھی مستند  
 تمکو نگران اور افسر کر دیا  
 بھان سے تم پاتری ہو گے ہا ہوا  
 کام دو انجام ویسے ہی سہی

خیر خواہی اور بڑی خوبی کے ساتھ  
 ویسے ہی وہاں سے کرونگی مہربان  
 نفع اور بیع و شہراچیز و نکاح عام  
 پاس میرے بھیجتے رہنا سدا  
 لیتے رہتے خط کتابت سے مدام  
 عاقلہ نے اسکو نصحت کر دیا  
 روز و شب کرنے لگی وہ ذی ہم  
 تو عجلت کام اُس نے یہ کیا  
 یا عزیزان و برادر بشمار  
 بھیجے مانگی سمت سے با صد صدا  
 عرضی یہ اک مانگی جانب سے لکھی

اک دیانت اور ہشیاری کیساتھ  
 دیکھا بھالی جیسے کرتی تھی مین بہان  
 آمد و خرچ و بقایا بالمتسام  
 فرد ششماہی مین لکھ باقاعدہ  
 مشورہ ہر کام کا بھی مجھے عام  
 سب یہ سمجھا کہ مراتب بر ملا  
 بعدہ سامان شادی کیجیہم  
 جب کہ شادی کا زمانہ کم رہا  
 جس قدر تھے تا بحران ہر دیار  
 شہر کت شادی کے سب کو رقمہ جتا  
 بادشاہ وقت کی خدمت میں بھی

## عرضی منجانب لہ عاقلہ تہام بادشاہ ملک

جان پناہ و عدل گستر بادشاہ  
 اور زیادہ چشمت و اجلال ہو  
 سارے عالم کا جوہر رب غفور  
 اس زمانہ مین شہر عادل کیا

طلسم سبحانی تریا بارگاہ  
 روز افزون دولت و اقبال ہو  
 پھلے اُسکی حمد کرنی ہے ضرور  
 آپ کو جس نے بعد لطف و عطا

نزلت ہی یہ شہ زیبہ کی  
 اب بجز وائیک ساری عاجزا  
 دیکے ذات شاہ والا کو دعا  
 عدل و نظم و قیض و بخشش کے سبب  
 نیک نیت ہیں جو شاہ نامور  
 ملتس ہوں اب میں ایو دادگر  
 شوہر اک تاجر مہر افیر و مہتا  
 احقرہ کی صرف اک لڑکی ہوئی  
 باپ نے اُسکے کیا جب انتقال  
 پر اُسی حالت میں اُس نے برق و آ  
 بلکہ اب تک بھی بوجہ فضل رب  
 کام سارے کارخانہ جات کا  
 اب بحسب رسم دنیا رونی  
 اُسکی شادی ام شہ عالی تبار  
 عقد کی تاریخ کے بھی آج سے  
 چونکہ شادی اتفاقاً اُسکی اب  
 اور عیت شہ کی ہی یہ فدویا

اک جہان ہوتا ہے فرمان بھی  
 لاتی ہے آداب شاہانہ بجا  
 کرتی ہے شکر تہ بھی اسکا ادا  
 ہی رعایا امن و آسائش میں ب  
 سارا بیشک یہ اُسکا سے غم  
 وقت و حالت کو مناسب جانکر  
 کر گیا وہ دار فانی سے قضا  
 عاقلہ حبکا جہان میں ہی لقب  
 تھا بہت کم اُسکا اُس دم میں سال  
 باپ کا سارا سنبھالا کاروبار  
 اور پناہ عدل شاہی کو سبب  
 اُس نے ہی انتخابِ امِ خوبی سے دیا  
 اور حکم حاصل اللہ و نبی  
 پائی ہے شاہِ بخارا سے قرار  
 باقی بس دو ہی مہینے ہیں رہے  
 ٹھہری ہی اک شاہی بافضل پر  
 عاجزہ یکس غریب دیے تو

بادشاہ اپنی رعایا کے مدام  
 اسلئے یہہ احتسار یا عاجزی  
 شرکتِ تقریب شادی کیلئے  
 بندگانِ بارگاہی سے حضور  
 اس سے شادی میں بھی وقتِ آنگی  
 لیکن آپ اس لڑکی کو وارث بھی پڑ  
 عقد اس لڑکی کا کر دین خود حضور  
 بس لحاظ آگے ہر اب آداب کا  
 ختم لکھ کر جب یہہ عرض کر چکی  
 کچھ جو اہر اور تحائف بھی دئے  
 کچھ دنوں میں افسرانِ ذی وقار  
 بعد آداب و نیاز شاہ کے  
 پھر کھڑے ہو کر زراعتِ عاجزی  
 خوب شہرہ چونکہ شہہ تھا سُن چکا  
 بلکہ اکثر افرانِ بارگاہہ  
 آ کے اُن سب نے بھی تعریف و ثنا  
 اسلئے شہہ نے یہہ عرضی چپ پی

میں مہرتی جون پدِ سب لاکلام  
 خدمتِ سامی میں ہر اب ملتجی  
 عزت و حرمتِ فرائی کیلئے  
 یحان کیکو بھیج دین اُسدم ضرور  
 فدوی کی قدر بھی بڑھ جائیگی  
 اسلئے امیر یہہ کھتی ہو نہیں  
 اپنی جانب سے بہ الطاف و مدد  
 جو کہ واجب تھا گذارش کر دیا  
 تب بلا کر افسر و نکو اسنے دی  
 بادشاہ کے نذر کر نیکے لئے  
 بارگاہِ شہین پہنچو ایکسبار  
 نذرین پہلے تحائف سب دئے  
 خدمتِ شہین وہ عرضی پیش کی  
 عاقلہ کے نظم و وجود و خلق کا  
 مہمان اُسکے ہوئی تھے گاہ گاہ  
 کی تھی اپنے شاہ سے بے انتہا  
 تو ہوئی زہل سے حاصل خوشی

مشورہ اُسکا وزیر وں سہ لیا  
 مے مناسب یہ شہر بچا کو  
 کیونکہ ملک شاہین ہر عاقلا  
 اُسکی شادی ٹھہری ہر اکشاہ سو  
 شہ نے سبکی راہ کو کر کے پسند  
 عقد کی تاریخ سے کچھ پیشتر  
 اپنے ولیدین تم کسی عنوان کا  
 میں جہلوسی ساز و سامان بپیار  
 حکم و خلعت دیکے شہ نے بر ملا  
 آکے نزد عاقلہ سب نے شتاب  
 پڑھکے وہ ایسی اٹھو شادان ہوئی  
 پھر بہ اطمینان سب سامان کو  
 شہر کو آئینہ بندی سے بجا  
 قبل تشریف آور ہی بادشاہ  
 نیچے زر بفتی مرصع خوشنما  
 ہر طرح کا انہین سامان طعام  
 الغرض وہ شاہ با صدا و جہل و ج

متفق ہو کر یہی سب نے کہا  
 عاقلہ کی ہر طرح امداد ہو  
 کل رعیت سے ست زنجار  
 نام ہو کر ہو وہ عورت وہ اسی  
 حکم لکھوایا اسے یہ سو وند  
 آؤنگا میں خود ہی با صد کرو فر  
 خوف و اندیشہ نکرنا کچھ ذرا  
 لاؤنگا ساتھ اپنے اسی عالی قمار  
 خصت اُن سب افسر کو کر دیا  
 دیدیا حکم شہ عالی جناب  
 اپنے جامے میں سما سکتی تھی  
 شاہ کی مہمان نوازی کیلئے  
 روشنی کا ہر جگہ سامان کیا  
 تین منزل تک کیا یہ نظم راہ  
 نصب کروائے تھے وہیں جا بجا  
 حسن و خوبی سے مہیا تھا تمام  
 لیکے اپنے ساتھ سرداران فوج

رہ میں ہر باد عورتیں کہتا ہوا  
 تو پھر اس جانب سے پہنچے اُس جگہ  
 پیشوائی کر کے شہ کی اہم مقام  
 شاہ کی خاطر اک ایوان خاص تھا  
 اک بچھا تھا تخت بھی بہر جلوں  
 ساتھ لیکر سب امیر و نکوہ شاہ  
 جلوہ فرما ہو کے تختِ پاک پر  
 پھر کچھ عرصہ میں شہ دریاہ نے  
 اک بڑے میدان میں با صد وقار  
 اُٹھن تا ہوئے رات اگر مقیم  
 جا بجا بازارِ رود و خوشنما  
 سودی حلوائی تھے جو بازار کے  
 فوج کا ہویا براتی - آدمی بہ  
 جس قدر ہو گا حساب ایک ایک کا  
 سب براتی خاص لوگوں کے لئے  
 گھٹی مٹھا لہو سب اجناس کا  
 ہوتا تھا شادی کا سارا اہتمام

منزلِ آخر چہ دم آگیا  
 سارے سردارانِ عالی مرتبہ  
 شہر میں لائے بغیر و احتشام  
 جسکی آرایش تھی از بس خوشنما  
 زیب و زینت جسکی تھی مثلِ عروس  
 داخل ایوان ہوا با عتر و جاہ  
 خوش ہوا سامانِ شادی دیکھ کر  
 جا کے اپنی اہتمامِ خاص سے  
 خیمے استادہ کر کے بیشمار  
 ہو سیکو کچھ نہ تکلیفِ سقیم  
 وہاں پہلے ہر قوم سجا لے جدا  
 حکم تھا شہ کا انھیں تاکہ یہ  
 جتنی جو شے مانگے دیدنیا وہی  
 سب وہ اس سرکار سے مل جائیگا  
 ذی ہنر لاکھوں بوچی تھے رکھے  
 ہر جگہ معقول ہی سامان تھا  
 اک بڑے افسر کے زیرِ انتظام



اُسکے ماتحتی میں سب مددات کے  
 شہر میں سامان نہایت خوشنما  
 اس طرف کے خاص جو مہمان تھے  
 الغرض تیار خشاوی آئی جب  
 شاہ کا دونا ہواقبال نصیب  
 چنبرہ سنتے ہی پھر اُس شاہ نے  
 فوج کو اپنی کیا پیراستہ  
 محل و ہوج طلائی نقری  
 آگے سب کے ہاتھوں کی تھیں قطار  
 ساز گھوڑوں کے طلائی تھے تمام  
 پیچھے پیدل فوج تھی باغِ روشن  
 جلوہ گر تھا جب پہ شاہِ ذبی شعور  
 سب امیرانِ مستزینِ کینام  
 حسن و خوبی سے برائے انسا  
 الغرض اس شانِ مشوکت وہ شاہ  
 شہر سے کچھ دور جب کرنا گہان  
 سب کو اپنے ساتھ لیکر باطرب

افسران و آدمی کثرت سے تھے  
 روشنی آئینہ بندیکا ہوا  
 وجہِ مددِ عزت سے ٹھہراؤ گئے  
 تو خبر دی پیکرے با صد طرب  
 اب تو نوشہ کی سواری ہو قریب  
 بہر استقبال سلمان یہ گئے  
 ہاتھ یوں کو اسطرح آراستہ  
 جھولین زربفتی مرصع قیمتی  
 اُنکے پیچھے تھے رسالونکے سوار  
 تھیں مرصع سارے اونٹوں کی زمام  
 سب کے آگے تختِ شاہی تھا و ان  
 باشکوہ و باجمشِل باسور  
 شہ کے آگے تھے مودب لاکلام  
 جمع تھے اسپر کچھ اربابِ نشاط  
 پیشوائی کو چلا باغِ حباب  
 ملکِ انوشاہ سے وہ ذبی نشان  
 شہر میں داخل ہوا وہ ذبی حسب

گوکہ اس دم ہو گئی تھی شب عیان  
اُن سے سب عالم میں پھیلی یہ ضیا  
جتنا تھا اہل تماشا کا نجوم ۛ  
آئی نوشہ کی سواری جب قریب  
وہ جلوسی ساز و سامان وہ سپاہ  
سب کا وہ آہستہ چلنا ناز سے  
دبدبہ اور حُسن وہ نوشاہ کا  
بس دلوں پر تھا قیامت ڈہار  
شان و شوکت سو براتی لوگ سب  
مطربانِ خوشنوائے زور سے  
جب اداسارے مرا سم ہو چکے  
اک بڑے اغوار سے اکرام سے  
شہر کے قاضی نے وہاں جب اصلاح  
ختم چھٹا رہیں بے انتہا  
پھر مطابق ایچکھ کی رسم کے  
بعدہ دولہ سے ہمراہ بیان  
جو بڑے میدان میں انکے واسطے

پر جو چھوٹیں ساری آتش بازیان  
اچھا فاصا دن نظر آنے لگا  
آد نوشاہ کی تھی سب میں مہوم  
دیکھ کر خلقت کو حیرت تھی عجیب  
وہ عزیز سبکی پوشاک اور کلاہ  
مطربوں کا گانا وہ انداز سے  
وہ لباس و سہرہ اُسکا خوشنما  
سب کو اک سکتے کا عالم ہو گیا  
آگئے درپردہاں کے باطرب  
سہری گاہے حضرت نوشاہ کے  
تو معہ نوشہ براتی جتنے تھے  
پہلے محفل میں اوتروائو گئے  
حُسنِ قرات سے پُرا عقدِ نکاح  
غلُ مبارکباد کا ہر سوا اوٹھا  
اہل جلسہ کو طرب بانٹو گئے  
جل کے خیموں میں ہو چلوہ کنیاں  
قاعدہ کے ساتھ لاکھوں نصیب تھے

وقت پر خوانوین اعلیٰ طب عام  
 ماسوا دیگر بھی ہوتیں لذتیں  
 کھانا کھا کر بلی لوگ عام  
 اُسکھ رقص و تماشا دیکھ کے  
 جشن شادی الغرض یوہین رہا  
 پھر برائے رخصتی عاقلا  
 جس میں آستانی کا تھا سب اہتمام  
 جو کہ جمع کا مقام صدر تھا  
 اُسکے اوپر تھا نہایت خوشنما  
 عاقلا کی سب عروسی کر کے ثنا  
 زیب تن تھا جو لباس قیمتی  
 ایک بغل کو عاقلا کی ٹھھی مان  
 جو خواتین معتمد اور تھیں  
 لڑکیاں مکتب کی بھی باکروفر  
 بی بیوں کا ساری مجمع جب ہوا

آتے سب خیمونین بامدار نظام  
 سیوے شیرینی و حلوی نعمتیں  
 محفلوں میں آتے تھے با احتشام  
 جاتے تھے خیمونین راحیہ کمال  
 آٹھ دن تک حسن و خوبی سوہیا  
 عورتوں کا گھر میں اک مجمع ہوا  
 حسن و خوبی سے پسند خاص و عام  
 اک حجب اونچا تھا لدا وہاں بچھا  
 تو شک و تکیہ زری کے کام کا  
 عورتوں نے لاکھ بٹھلایا وہاں  
 اُسکو مکتب سے ملا تھا واقعی  
 ایک کو خاتون متاعی نوجوان  
 رونق افزا ہر طرف کو ہو گئیں  
 ایک جانب کو ہوئیں وہاں جلوہ گر  
 تو یہ تب خاتون قاضی کی کیا

ہوئے استاد وہاں باعز و نشان  
 رخصتی مضمون کیا سب سے بیان

## مضمونِ رخصتی عاقلہ زبانی خاتونِ قاضی شہر

عاقلہ اور اسکی بان کو بر ملا  
اپنی اور سب بی بیوں کی سمیٹ سے  
یون بیان کرنے لگی وہ با حجاب  
چار حٹے اسطر حصے ہیں سکئے  
جبکو بیہوشی میں کرتا ہوں وہ طے  
کھیل کی چیزوں کو بھٹتا سے غیر  
کچھ سمجھ اسکو نہیں ہوتی کبھی  
تو نہایت ہونگے اسکے پانچ سال  
دو سر حصہ میں رکھتا ہوں قدم  
عقل بڑھتی لگتی ہے پھر بقیاس  
کرتا ہوں تحصیل علم و فن کی بھی  
انتہائی ہونگے اسکے بیس سال  
ہوتے ہیں اسکی جوانی کی یہ دن  
ہوتا ہے آزاد اور زوی اختیار  
ہر طرح ہوتا ہے دلیں باغ باغ

کر کے پہلے حمد و شکر حق ادا  
دی مبارکباد اُس خاتون نے  
بی بیوں سے ساری کر کے پھر خطاب  
عمر انسان کو خدا سے پاک نے  
پہلا حصہ محض اک بچپن کا ہی  
اُس میں ہوتا ہے وہ بے عقل و تمیز  
بات ہی اچھی کوئی یا ہے بُری  
اس زمانے کو اگر کیجے خیال  
آگے چلکر اس سے جب وہ ذی ہم  
تو اسے آتے ہیں تب ہوش و حواس  
سُدھ بڑھ اسکو ہوتی ہے ہر بات کی  
جن زمانے تک کہ رہتا ہے بچال  
تیسرے حصہ میں جب آتا ہے سن  
کرتا ہے اپنی ترقی بے شمار  
علم کی تحصیل سے پاک و فراغ

دیکھ کر یہ طور اسکے والدین  
 گروہ لڑکا ہے تو بنتا ہی میان  
 اب جو محکوم کی حالت اُسکی تھی  
 تب سمجھ لیتے ہیں یہاں باپ بھی  
 جتنا اسکا ہمپہ فرض عین تھا  
 حکم حق سے پرورش سمنے کیا  
 علم حاصل کر کے جب فارغ ہوا  
 فرض ہی ایک اسپہ خود باصد تلاش  
 عزت و محنت بڑی اور شرب  
 جتنے ہیں خوش و عزیز و اقرباء  
 سمجھے آئندہ یہ ہو کر شادمان  
 مطمئن ہوا اسکا دل ہر طرح پر  
 حصہ چوتھا ہی جو آخر عمر کا  
 ضعف ہوتا ہی طبیعت میں عجب  
 ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اُسکو سچے مٹی  
 ہوتی ہی دنیا سے نفرت بھی کمال  
 ساز و سامان سفیرین رلدن

عقد کر دیتے ہیں باصد زین  
 اور جو لڑکی ہو تو بی بی شادمان  
 عقد ہو نیسے وہ سب جاتی رہی  
 ہم کو بھی حاصل سبکدوشی ہوئی  
 ہو گیا وہ فضل خالق سے ادا  
 لکھنا پڑنا بھی سکھایا خوب  
 تو پھر اسکا عقد سمنے کر دیا  
 دہرین پیدا کرے اپنی معاش  
 شاد اہل قوم ہوں جسکے سبب  
 رسم بل جسکر کروا لے سوا  
 آپ کو سردار اہل خاندان  
 عمر سب عیش و خوشی میں ہو لبر  
 بس وہ سب پیری ضعیفی کا رہا  
 حوصلے بھی لپست ہو جاتی ہیں سب  
 ڈھونڈتا ہے مرضی رب ہدی  
 آخرت کا رہتا ہی ہر دم خیال  
 رہتا ہی مصروف وہ مروتین

میرا اس تقیر سے مطلب کیا  
 کر دیا اس وقت تک ہمنے ادا  
 علم و فن کو بھی سکھایا تو بسا  
 آپ لڑکی ہو گئیں اک ہونہار  
 آکے خود اک شاہ فرخواست کی  
 گو کہ ہم لوگوں کی چھاتی بھتی ہی  
 کیونکہ دنیا کی یہی ہر سہم عام  
 آپکو آغوش الفت میں رکھا  
 بست سالہ جبکی مدت ہو گئی  
 اپنی پہلو سے نہ رکھتے تھے جدا  
 روز و شب ہر لحظہ ہم کو فکرتی  
 تو نہایت ہونا تھا بے چین جی  
 پیار سے چھاتی لگاتے تھے ہم  
 جبین ہم چھاتی یہ رکھ کر سنگ سخت  
 کرتے بین رخصت ہمیشہ کیلئے  
 ہو گئیں اس درجہ پردرد و وقار  
 خود بخود رونے لگیں بے اختیار

پس شہنشاہ غور سے امیر کا قلا  
 آپ کا ہم سب پہ جتنا فرض تھا  
 یعنی پالا آپ کو با صبر جفا  
 خوبی تقدیر سے انجام کار  
 آپ کی یہ شہرت و غوث ہوئی  
 رخصتی مضمون اب امونیکہ  
 پر یہ محبوس کا ہی سب کو مقام  
 ابتدا سے آج تک اسے دلایا  
 اک ہوا اس کو زمانہ متقاضی  
 زینہار اس درمیان میں اک ذرا  
 آپ کے کھانے پینے کی بڑی  
 ایک ساعت بھی نہ کھا اگر کبھی  
 دھونڈھ کر فوراً اٹھالیتے تھے ہم  
 یا وہ دن آج آیا ہی اسے نیکخت  
 آپکو کر کے جدا آغوش سے  
 اس بیان کے ساری بی بیان  
 تھم سکی رقت نہ اک سے زینہار

عاقلہ بھی مجھش الفت کو سبب  
 کچھ نہ تھا اسکو عروسی کا خیال  
 دیکھ کر ساتون قاضی بیہمان  
 عاقلہ موقع یہ روئے کانہیں  
 آپ کے اور ہم بھون کے واسطے  
 ہے ہمیں اسواسطے جاؤ خوشی  
 آپکو یوں ہے خوشی کا یہ تمام  
 گذری جو مان باپ کے گھر زندگی  
 اپنے اک گھر کی باطرز نکو  
 میں عزیز آپ ہم بھونکی تو نہال  
 دیتے ہیں تلجوڑی اسدم رخصتی  
 ان بھونین جو ٹکٹ پیروا  
 بی بیوں نے سنتی ہی اس بات کے  
 ہار پھولوں کا گلے میں ڈال کر  
 ساری ریمون سے فراغت جمع ہوئی  
 جتنے جوڑے بیش قیمت آئے تھے  
 بعد اسکے اپنی اپنی جاے پر

یہ بیان سُنکر ہوئی مضطرب  
 رو رہی تھی اپنے گھونگٹ میں کمال  
 یوں ہوئیں آگے کو بھڑک لیں  
 بلکہ ہے جاے مسرت بالیقین  
 خالق عالم کے لطف و فضل سے  
 سب فرائض سے سبکدوشی ہوئی  
 ہوتی ہیں آزاد آپ اب لا کلام  
 تھی وہ حالت آپکی محکومی کی  
 جا کے خود مختار مالک بنتی ہو  
 اسلئے ہم لوگ خوش ہو کر کمال  
 گو کہ یہ لائق نہیں ہیں آپ کی  
 آپ کو اسدم نہ پایا جائے گا  
 انہیں سوا اک جوڑا پہنایا اسے  
 اک کیا سہرہ طلائی زیب سہرہ  
 توجیز آیا نکلر اس گھڑی  
 بی بیوں کو سب وہ دکھلائی گئے  
 بی بیان ساری ہوئیں جب جلوہ گر

تو پھر اُستانی نے اٹھ کر اُس گھڑی  
 قیمتی جوڑے بھئی اُس دم دئے  
 دفعتاً جو ہو گیا پھر وقتِ شام  
 صبح کو پھر اتہامِ غصتی  
 بے شمار اسبابِ سامانِ جہیز  
 نو نڈیان کچھ خیمہ ہائے زربکار  
 دیکے سب کچھ عاقلہ کو بہ نام  
 بعد از ان شاہِ بخارا نامدار  
 اپنی فوج و کُل براتی لیکے سات  
 راستے میں کچھ دنوں ہو کر ولان  
 سب زیران و امیرانِ کلان  
 دھوم مچا لائے سواری شاہلی  
 آکے سب شہزادیاں اور بیگمات  
 پھر ماسم بھی ادا ساری کئے  
 جوش کچھ ایسا تھا اس تقریب کا

اک نئے مضمونِ تقریر کی  
 مدرسے کی لڑکیوں کی سمت  
 تو ہوئی برخاستہ مجلس تمام  
 ہر طرف ہونی لگا با صد خوشی  
 ہاتی اور گھوڑی ہزاروں تند و تیز  
 بے بہا تحفے جو اہر بے شمار  
 کر دیا نصرت بغیرِ احتشام  
 کر کے دولہن کو مخاف میں سوار  
 سب سے وہاں نصرتِ عبا با صد صدا  
 پہنچا دار السلطنت میں ناگمان  
 پیشوائی کر کے با صد عز و شان  
 تادیرِ دولت با فراطِ خوشی  
 لیگئیں گھیریں دولہن کو ماتونِ تہا  
 حسب دستور و رواجِ ملک کے  
 جشنِ سارِ ملک میں ہفتونِ ہا

شہزادی عاقلہ کی طمعِ لبرِ شرتِ سُلالہ میں



عاقلہ کچھ ایسی تھی صاحبِ حال  
 چہرہ و لبشہرہ پہ اُسکے زور و شب  
 ایسا کچھ تیزی سے جلوہ تھا عیان  
 ماہِ تابان کی طرح روشن ہوا  
 سب کی سب شہزادیوں اور میگات  
 رستی تھیں حاضر محل میں اس سب  
 کیسا دستور العمل دن رات ہی  
 کیسی ہے تقصیر و طرزِ گفتگو  
 بیٹھنے اٹھنے کا کیا ہی اسکا طور  
 عاقلہ لڑکی تھی زیرک اور نیم  
 شاہ سے معلوم اُس نے کر لیا  
 خاندان و خاندانی حال سب  
 اب جو آیتن ملنے با صد غر و شان  
 اُسے اظہارِ خوشی کرتی کمال  
 تھیں سوا منظرِ جنگی خاطرین  
 میٹھکر ساتھ اُنکے دسترخوان پر  
 پر رئیسوں با ایسے کبھی

مہر کا ہوتا تھا جاحتمال  
 اک ذہانت اور متانت کی سبب  
 جس سے داخل ہوتے ہی شاہی مکان  
 دیکھ کر سب کو اچنبھا ہو گیا  
 سارے نوابوں امیر و نکی بنات  
 دیکھیں تادولہن کے وہ بڑا و سب  
 کس طرح پابند تھی اوقات ہی  
 اچھی عادت کی ہی یا ہوتی نہ  
 عادتِ انصاف ہی یا خوئے جور  
 باتمیز و نیک و سنجیدہ سلیم  
 حال پر دی پر دی میں ایک ایک کا  
 رشتہ کی تفصیل نام اور گلِ نسب  
 خاندانِ شاہ کی شہزادیان  
 اور تکریم و تواضع حسبِ حال  
 پر تکلف کرتی اُن کی دعوتیں  
 نوشِ خاصہ کرتی خود وہ ذمی ہنر  
 بی بی ملنے کو اگر آتی کوئی

تو وہ پہلے لیتی اذان حاضری  
یہ نہ تھا مقدور فرطِ غیبِ سر  
گرا اشارہ کرتی اُس کو عاقلہ  
پوچھ کر اُس کا مزاج و حال سب  
گر کوئی معقول باعث ہوتا تھا  
پر بہت باتیں نہ کرتی تھی کبھی  
یہ نہ قدرت تھی کینہِ زونِ کودی  
کام اپنا سب مسیّن وقت پر  
حکم کی انکو نہ حاجت ہوتی تھی  
وقت و حاجت کام اور سب چیز کا  
عاقلہ کے کام جو تھے روز کے  
صبح اٹھ کر غسل کر کے پیشتر  
پھر نماز صبح بھی کر کے ادا  
بعد ازاں آتی تھیں جو شہزادیاں  
قاعدے سے ملنے سب باطرب  
پھر قرینے سے شہ والا کے ساتھ  
دو بجے تک عیش و عشرت کرتی تھی

تب کھین ملنے کی نوبت ہوتی تھی  
بے اجازت بیٹھ جاتے آنکے  
تو مودب بیٹھتی تھی ایک جا  
پوچھتی پھر اُسے آنکے کا سبب  
تو پھر اُسکی کرتی عزت بھی سوا  
چند ساعت بعدِ خلعت کرتی تھی  
پاس بے کام و طلب ہوتیں کھڑی  
خود بخود کر لیتی تھیں وہ ذی ہنر  
نہ ہدایت کی ضرورت ہوتی تھی  
رکھتی تھیں ملحوظ خود ہی وہ سدا  
کرتی تھی پابندی اوقات سے  
کرتی اک جو راشہا نازیب بر  
کرتی تھی میوونکا اولِ ناشتا  
یا کہ دیگر عورتیں ملنے کو وہاں  
کرتی تھی سیرِ کتب و خوشِ لقب  
نوشِ خاصہ کر کے وہ عالی صفات  
شاہ کے ہمراہ راحت کرتی تھی

سیوے کچھ کھاتی تھی پھر وہ پاکباز  
دس بجے شب تک بی بی نیکفال  
خواب راحت کرتی با آرام و چین

اٹھکے پھر سرین کی پڑھکر نماز  
بعد ازان کرتی کتب بینی کمال  
پھر ادا کر کے نماز مغربین

عاقبہ نر شاہ کے کاموں کو پابندی اوقات کے

ساتھ قائم کیا

رہتا تھا اکثر محل کے درمیان  
کچھ نہ اسمین کھولتی تھی اپنی لب  
عیش میں رہتا ہر شہ ہر دم کمال  
ہر طرح کی داد فریاد عوام  
آیا ہو گا لازمی سب میں فتور  
پر تھی شوہر کی بھی دل سے خبر خواہ  
شاد و خورم ساتھ اسکے تھا کمال  
شاہ سے کرنے لگی یہ گفت گو  
دائر اجلاس میں کچھ یا نہیں  
پوچھتی میں آپ کیوں حیران نہیں

بادشاہ جو آدمی تھا نوجوان  
عاقبہ دشکنی شہ کے سبب  
اپنے ولیم پر وہ کرتی تھی خیال  
سلطنت کو کل امور و انتظام  
اسکی غفلت سے معتدل میں ضرر  
بامروت گو تھی وہ بے اشتباہ  
اسلئے اگردن جو شاہ خوش خدال  
نرمی و الفت سے توبہ نیک نو  
وادرسیان آج کل شاہ متین  
سنکے وہ بولا کہ ہاں دائر تو میں

بولی موجود ہیں سلین جستبد  
 بولا ہاں کیوں میں دکھا سکتا نہیں  
 اسنے حکم اک میرنشی کو لکھا  
 عاقلہ نے دیکھا انکو جب بغور  
 کچھ مکمل اونہیں ہیں باضابطہ  
 کام باقی کچھ رہا ہے بعض میں  
 سال بھر سے جنہیں دائر تھی کوئی  
 عاقلہ نے بادشہ سے تب کہا  
 بعض میں کچھ کام باقی ہے ابھی  
 ہیں مرتب کچھ جو پوری طور سے  
 آپ ازراہ کرم اسے نادار  
 ہو کے نادم تب وہ شہ کہنے لگا  
 انہیں جتنی سلین میں فیصلہ  
 پر جو ارسال کے اندر کی ہیں  
 بولی مدت ہی بہت یکسالہ بھی  
 روزمرہ اور ہوگا دائرہ \* \*  
 جنگی کثرت سے یہ کلیک مال

کیا دکھا سکتے ہو عجواک نظر  
 بولی تو منگوائے اسدم میں  
 اور اسیدم ساری سلین میں منگا  
 تو یہی ظاہر ہوا ان سب کا طور  
 پر میں اک عرصے سے وہ فیصلہ  
 کچھ میں رکھی ہیں ابھی دعو استین  
 تھی سہ ماہی اور ششاہی کوئی  
 دیکھنے سے انکے یہ ظاہر ہوا  
 بعض عرصے سے پری میں ملتوی  
 تو میں بے احکام و تجویزات کے  
 باعث تاخیر کیجے آشکار  
 آپ کا فرمانا بیشک ہو جا  
 جلد میں کرد و گا احکا تکملہ  
 کیا کروں انکا ابھی سو فکر میں  
 دیکھئے گراپ ہرج تدعی  
 ہوگی کثرت استغاثوں کی سوا  
 آپ کو طے کرنا ہو گیا محال

ہو مناسب اب کہ غفلت چھوڑ کر  
 بولا اب میں کر کے محنت اختیار  
 بولی محنت یہ کچھ گرشاۃ  
 اسلئے یہ راسے ناقص ہو رہی  
 روزمرہ کام جتنے کیجئے  
 روز طے ہوتے رہینگے کام بھی  
 بولا مسنون ہونگا میں ایسے نیک خو  
 اک مجھے پابندی اوقات کا  
 عاتق یہ سنکے بولی شاہ سی  
 میرا یہ مطلب تھا اسی ذی قنون  
 پر میں غافل رہنا بیشک آپ کا  
 بولا وہ میں تو نہایت خوش ہوا  
 آپ کاموں کی مرے بکرشیر  
 اسنے یہ سنکر مرتب کر دیا

کام سب بنائے گا جلد تر  
 طے کروں گا کام سارا ایک بار  
 تو طبیعت ہوگی بیشک بد مزہ  
 گر کرین تسلیم اسکو آپ بھی  
 ہوں وہ سب پابندی اوقات سے  
 اور طبیعت بھی نہ کچھ گھبائیگی  
 گر مرے کاموں کی نگرانی رکھو وہ  
 آپ دستور العمل بھی دین بنا  
 آپ کچھ رنجیدہ شاید ہو گئے  
 آپ کے کاموں کی نگران میں ہوں  
 ایک ساعت بھی سمجھتی ہوں برا  
 کہوں کہ غفلت سے مجھے چوکا دیا  
 دیتی ہیں مجکو صلاحیں بے نظیر  
 شہ کو دستور عمل اوقات کا

دستور العمل مخزن عاقلہ برای شاہ دیجاہ

غسل کر کے کچھ تبدیل لباس

پہلے اٹھکر صبح کو اسی وقت شناس

بعد کیجے ادا حق کی نسا  
 قلعہ میں پھر اس پپر ہو کر سوار  
 سات بجنے تک وہاں کر کے قیام  
 ہوئیں جو جو فوج کے کار اہم  
 دوڑے پھر قلعہ سے ہو کر روان  
 دیکھتے سب شہر کا طرز و ہنر  
 نوبتے ایوان میں داخل ہوں شتاب  
 ستوم خاصہ نوش کر کے دس بجے  
 کیجئے وہاں اولاد بار خاص  
 تا وزیران ممالک ذی شہم  
 پیش کر کے آپ کے اجلاس میں  
 لیکن انکو آپ اسدم حکم دین  
 ہے مناسب کر کے انکو بھی مشیر  
 بعدہ سالی و ملکی انتظام  
 کا غذات مرسلہ کو دیکھ کے  
 عرضیان اور سب کو الف عام بھی  
 ہر طرح گھری نظر سے دیکھئے

بار جو ع قلب و بار از نیاز  
 دیکھئے فوجی قواعد کی ہمار  
 افسروں کی عرضیان سنو تمام  
 کیجئے سب عدل سے طریک قلم  
 لائے آہستہ اس پر خوش عنان  
 سنتے حالات رعایا سر بسر  
 کر لیں تا کچھ استرحت بھی جانا  
 کمرہ شاہی میں داخل ہو جائے  
 تخت شاہی پر بطر اختصاص  
 کل امور ات مندری و ام  
 حکم ناطق آپ کا حاصل کریں  
 جب ہر اک پہلو سمجھ لیں سوچ لیں  
 لیلین استصواب رایتی ہر وزیر  
 افسروں کا طور و طرز راہ تمام  
 اپنے ولیمین ہر طرح جانچئے  
 ناظمین و حاکمان ملک کی  
 تاکہ حسن و قبح ان سب کا کھلے

پائے جس میں خطا کا کچھ سبب  
 کام حبس کا اچھا ہو ہر طور سے  
 کیجئے اُس حکم کا عمدہ مستند  
 یا خطاب عمدہ عنایت کیجئے  
 جو سفیرانِ سلاطین و گر  
 اُنکے پرچے یا زبانی عرضیان  
 اس سے سب شاہوں کا قصد انتظام  
 کر کوئی قابلِ توجہ امر ہو  
 مشورہ لے کر وزیر و نئے تمام  
 چوتھے جب بکرا ہوں بارہ بھی تمام  
 جس میں سب شہزادہ و نام آوران  
 ملک کے باشندہ ایسے لوگ بھی  
 آرزو مند زیارت آئینکے  
 آپ با حلق و رعایا پروری  
 جیسی بھی جسکی لیاقت پائے  
 اگر مناسب ہوئے موقعہ ایجناب  
 پانچوین جب ایک سبک ہو تمام

کیجئے اُس افسر سے کیفیت طلب  
 تو بقدر حیثیت اُس کام کے  
 یا کہ خوشنودی کی دیجئے اک سند  
 یا کہ کچھ انعام اُس کو دیجئے  
 حاضر و بر بار ہوں با کثرت و فر  
 آپ سے غور سے باغ و شان  
 آپ کو معلوم ہو گا لا کلام  
 اس میں نازیبا ہے غفلت آپ کو  
 کیجئے اُس کا مناسب انتظام  
 اُس گھڑی فرمائے و بارعام  
 اور ثواب و امیرانِ کلان  
 جن کو و بارامی اجازت ہوئی  
 نذر و تحفے ہر طرح کے لائینگے  
 کیجئے برتاؤ سب سے اُس گھڑی  
 قدر اُسکی ویسی ہی فرمائے  
 تو عطا کیجئے رئیسوں کو خطاب  
 کیجئے برخواستہ و بارعام

مسجد شاہی میں جب اکربان نیاز  
 پھر عدالت کے مکانیں آنکے  
 وہاں پچھتال اور فریادی تمام  
 اپنے اپنے عہدہ منصب سپہ  
 نائب اٹھکر استغاثے و طلب  
 آپ تب فکر و توجہ خاص سے  
 ہونگے جو اظہار ہر دوست سے  
 پاسے جب ہر استغاثہ مکمل  
 تو وہیں لکھ کر بظریعہ نظیر  
 چار جلیں جب تو اوی عالی دول  
 ختم کر کے اپنا اجلاس عظیم  
 کیجئے پھر سیر باغ و بہار  
 ساتویں بج جائیں چھپے شام کے  
 خود وضو کر کے بطرز خاصیتین  
 بعد اسی کتب کیجئے تمام  
 آٹھویں نظمیں جیسے سبجین  
 نوش کر کے خاصہ خوش ذائقہ

پڑھئے گا ظہرین کی دونوں نماز  
 شان سے اجلاس اپنا کیجئے  
 نائبان و میرنشی خوش کلام  
 ہوینگے موجود بے شور و غیب  
 لایرگا پیشی میں نمبر وار سب  
 ہر تنازع کی سماعت کیجئے  
 لکھینگا وہ میرنشی سامنے  
 پوری تحقیقات سے باضابطہ  
 حکم بھی اُسکا سنا دیجئے اخیر  
 اس چھٹے نمبر پر کیجئے پھر عمل  
 اوشکے وہاں سے آٹھ بجوت ویم  
 دیکھئے قدرت کو جلوہ کی بہار  
 داخل ایوان شاہی ہو جائے  
 پھر ادایہ نماز مغربین  
 دیکھئے اخبار سار و خاص عام  
 بند تہ شغل کتب بینی کرین  
 چہل قدمی کیجئے بہر باغ و بہار



ہوں نوین نبر کے عالِ سطرَح  
 غمِ مبتلِ عیش و راحتِ کین  
 تو ہوئی بے انتہا شہ کو خوشی  
 اسلئے ولسے اُسے آیا پسند  
 اُس پر روزانہ عمل کرتا رہا

بعد اسکے شاہِ عالی ذوی سحر  
 آنکر آرام گاہِ خاص میں  
 دیکھا دستورِ عمل یہ جب گھڑی  
 تھیں تمام اس میں چوند سو بند  
 ہو گیا پابند وہ اوقات کا

## اتنظامِ سلطنت

رسمِ دنیا کے سب خاموش تھی  
 جو امورِ سلطنت میں دخل دے  
 رکھتی تھی ہر دم خیالاتِ عجیب  
 اتنظامِ سلطنت پیچیدہ تھے  
 ہوں امورِ سلطنت سے نابلد  
 نقص کیا کیا اسمین میں بہرِ عوام  
 ضابطے اُنکے میں کس کس نہج پر  
 کتنے میں کیا اُنکا ہر طرزِ عمل  
 کم ہی کچھ یا ہی زیادہ فی اصول  
 حفظ و امنِ خلق کی حالت ہو گیا

عاقبت جب تک عروسی میں ہی  
 کب تھا انسب ایسی حالت میں  
 پر یہ ایسی تھی فیم و خوش نصیب  
 اندر اندر ہی دباغِ پاک کے  
 کہتی تھی اللہ سب سے کر دے  
 کس طرح ہوتا ہے ملکی اتنظام  
 میں عدالت کے ملکی کس قدر  
 مملکت کے عاملان بویڈل  
 ہوتی ہے جو جمع سرکاری اصول  
 رقبہ ہاں ملک کی وسعت ہو گیا

کیسا یہاں تسلیم کا دستور ہے  
 ان فرض ایسی ہی باتیں پڑ مآل  
 رفتہ متعجب عروسی کا حجاب  
 پاکے خوش خوش ایک دن سلطانکو  
 بہن جو دربار امور مملکت  
 تو بتانے میں کچھ اُسکے درگزر  
 بولا وہ ایسا نہ ہو گا لا کلام ہو  
 کیونکہ استفسار اور حسل اچکا  
 بولی وہ اچھتا تو اک جغرافیہ  
 محکمہ اسم آپ منگوا دیجئے  
 ملک کی قبرسہ کی کیا تعداد ہی  
 میں ریاست با اطاعت کستفد  
 ملک کی مردم شماری کتنی ہے  
 آدھ سالانہ کتنی ہے تمام  
 ہو کے نادمشہ نے اُس سوتل کہا  
 میں بھاسکتا نہیں یہ سب امور  
 کیونکہ جانچ ان سب کی تا ایزم کبھی

ہے خزانہ حسالی یا سمور ہے  
 سو جتنی بہتی تھی وہ حسالی خیال  
 کم ہوا اُسکا بڑا سبب جواب  
 عرض یوں کرنے لگی اونیکی خوا  
 آپ سے پوچھوں زراہ منفعت  
 آپ فرمائیے کیا ایو ذمی ہنہ  
 بلکہ میں ہوں گا نہایت شاد کام  
 کچھ فوائد پر ہی مبنی ہوئے گا  
 اور اُسکے ساتھ نقشہ ملک کا  
 تاکرون میں اخذ اُنکو دیکھکے  
 کم ہے آبادی کہ کچھ ایزاد ہے  
 کتنی ہیں خود سز راہ شو و شر  
 ہر جگہ کیا کیا ہیں یہاں مشہور شے  
 کس قدر خرچ و بخت ہی ہر قسم  
 ملک کا نقشہ ہے نہ جغرافیہ  
 قابل اطمینان کے ایو ذبی شور  
 خرچ سے بھی تو نہیں مکن ہوئی

اپنے پوپچھے میں جتنے یہ امور  
 استقدر تابع ریاست میں تمام  
 اندس لائے یہ ہے ملک کی  
 بولی تب افسوس کہ وہ خوشحال  
 جب نہیں دو نویشی امی نیک نام  
 بولا اس دم شہ نہیں دون یہ گو  
 ہے یہی اصلی غرض اور مدعا  
 بولی وہ بان حاصل آمد تو ہے  
 آتی ہو جتنی وہی ہے واقعی  
 شاہ حیرت سے ہوا تب ہم کلام  
 آپ چونکہ ہر طرح ہشیار ہیں  
 کر کے آب تکلیف و محنت آپ ہی  
 گرا عانت آپ کو درکار ہو  
 بولی وہ اچھا جہان تک اور حضور  
 تو وہاں تک برا سب فضل رب  
 بعد پھر عاقلہ نے سوچ کر  
 حسن تدبیرات سے یا اہتمام

بان بتا سکتا ہوں انہیں یہ ضرور  
 اتنی خود مختار ہیں بے انتظام  
 استقدر خراج و بخت ہو واقعی  
 نقشہ و جغرافیہ سے کھلتا حال  
 تو کھلے صحت سے کیا حال تمام  
 ہے حصول آمد مقول تو  
 چاہئے کیا ہم کو اور اسکے سوا  
 پر یقین کس طرح اسکا شہ کو ہی  
 یا تغائب کے سبب ہے کچھ کمی  
 واقعی لازم ہے اسکا انتظام  
 اس لئے اولیٰ سمجھتا ہوں یہ بین  
 جلد کیجے بند و بست اس کا کوئی  
 ہر طرح موجود ہوں ادا کو  
 عقل کی ہوگی رسائی بقصور  
 دو نگی بین اس کام کو انجام اب  
 اک مکان بنو یا طرخص پر  
 غور گھر حبس کا رکھا تھا اسنے نام

تھیں جو ساری عقل مندوں نے لکھیں  
اور ضوابطِ انجمن و انتظام  
جس میں مطلب اور کاموں سے تھا  
غور گھر میں بس اکیلے بیٹھ کر  
سوچا کرتی عقل سے وہ دلشعور  
انتخاب اُس نے کیئے کچھ ضابطے  
ہر دو ہر محکمے ہر صیغے کا  
ضابطے سارے برائے مملکت  
دل توجہ خاص سے کر کے رجوع

اُس میں تاریخ کی کتابیں جمع کیں  
دیکھتے جن میں تجربات تمام  
خاص وقت ایسا مقرر کیا  
روزِ قرہ اُس معین وقت پر  
سلطنت کے انتظامی سب امور  
کچھ دنوں میں سب کتابیں دیکھ کر  
پھر جب راگاہ لکھا ایک ضابطہ  
لکھ چکی جب وہ بجاہ و مہمنت  
تو کیا یوں انتظام اُس شروع

## تبیاری نفیحات ملکِ بے یغہ انجمنیان

جا بجا سے نامی انجمنیہ لائے  
کام میں اپنے بہت ہشیار تھے  
نقشہ و کارِ مساحت خوب  
انسانِ آلودہ کار کی دھچ  
کام میں بھی استعداد بے اشتباہ  
سبکی کین معقول تنخواہیں تمام

شاہ سے لیکر اعانت اور راءے  
جو بڑے زیرک تجربہ کار تھے  
جانتے تھے ملک کا جغرافیہ  
پھر سب زراعت جماعت بھی رکھی  
تھے یہ ساری منتظم اور خیر خواہ  
یہ کیا تھا انکا عزم و احتشام

پھر ماتحت جماعت یہ دیا  
 پھر کے ہمراہ جماعت صبح شام  
 ایسا اک نقشہ بناؤ نلک کا  
 سب بڑی آبادیان یا بن او جاڑ  
 ریاستین ماتحت و خود مختار سب  
 خاصہ شہروں کا بھی ہو سب لکھا  
 ساتھ ہی نقشہ کے با صدق و صفا  
 حسین اس نقشہ کی سب چیزوں کو عام  
 مختصر ہر شہر کا ہو حال سب  
 جو ہوں چیزیں ہر حکم کی یادگار  
 جس قدر رشہ ورو نامی میں تمام  
 چار جانب تخت گہ سے تاحدو  
 نلک میں جتنے حد و نلک ملحق  
 سنتے ہی یہ جتنے انجنیروں تھے  
 تھوڑے عرصہ میں یہ فضل ذات رب  
 نلک کا نقشہ معہ جغرافیہ  
 پھر حضور اقلہ میں آن کے

حکم سب انجنیروں کو بر ملا  
 کل قلم و مین ہاری ہر مقام  
 حسین کل چیزوں کا ظاہر و پتہ  
 نامی نامی جھیل و دریا یا پہاڑ  
 ہوں حدود و سمت سے اظہار سب  
 ہو کر رنگ و نشان ہر چیز کا  
 ایسا ہو تیار اک جغرافیہ  
 درج حالات ضروری ہوں تمام  
 اسکے باشندوں کا بھی احوال سب  
 انکی کیفیت بھی ہو سب آشکار  
 انکا ہر تشریح سے حال تمام  
 ہو سلسل فضل شہروں کا منود  
 نام ہر اک کا ہو اسم شہر کے ساتھ  
 وہاں سے ہمراہ جماعت چلے گئے  
 ہر حکم گشت و مساحت کر کے سب  
 سب نے صحت سے مرتب کر لیا  
 بے تاہل پیش و تون کر دئے

عاقبہ نے خوب اُنکو خوب نچکا | سیکو بخشا او ہو کر مال و زر

جدائے نظم ضلع و گنروغیر و شخص مال گذاری سکر

ملک میں اس واسطے قائم کیا  
بندوبستی کام کو انجام دے  
سیکو اُس نے یہ دیا تھا حکم عام  
ایک انجینئر کے ساتھ اک مہتمم  
منتظم ہو ضلع کا با زیرین  
اُس کو وہ قائم کرے صدر مقام  
منقسم اُس کو کرے کچھ حصوں پر  
نام ہر ایک کا رکھے بہر سند  
پر گنے کے تحت میں کر دے بھی  
سب کی فرستیں لکھاے ایک بار  
مہتمم سے اسے لے ہر کام کی  
بہر جگہ نقشہ کشوں سے لیکے کام  
جانچ کر کچھ اسے وہ ہر طرح سے  
جس میں سب چیز و نگا و خانے ہو پتیا

بعد اُس نے بڑا اک محکمہ  
تا وہ قریوں پر گنوں اضلاع کے  
جتنے تھے انجینئر و افسر تمام  
جا کے ہر ایک ضلع میں ہو منتظم  
ہو یہی مہتمم کا فرض عین  
جو بڑا وہاں شہر ہو مشہور عام  
رقبہ اُس کے ضلع کا ہو جتنے در  
جتنے کر کے پر گنوں سے نامزد  
حسب پرتہ آئین جو دیہات بھی  
پر گنے ترے ہوں جتنے ضلع وار  
ہے یہ انجینئر کا مہتمم بھی  
زیر نگرانی وزیر اہتمام  
نقشہ شہروں پر گنوں دیہات کے  
اس طرح کچھ اسے نقشہ شہر کا

جیسے افتادہ زمینیں یا مسکنان چہ  
ضلع کا اسطور سے نقشہ کھینچے  
ریاستین سٹرکین علاقے پر گئے  
اک نشان خاص سے ہوں پہنچے  
پر گئے کے نقشہ میں بھی ہوں  
نہر و دریا راستوں کا بھی وجود  
نقشہ موضع کھینچے اسطور سے  
جو میں اقسام اراضیات سب  
چشمے یا تالاب و آبادی تمام  
نام و نمبر سب کا اسمیں ہو لکھا  
سب یہ نقشے اور زمینیں تمام  
تو میں سب مہتمم ضلع کے  
الغرض احکام یہ سن کر تمام  
بعد چندے جبکہ یا حسن و صفات  
تو ہر افسر نے برائے ارتفاع  
ڈاک سے یہ اطلاعیں یا کے سب  
ملک کا ایک انتظامی محکمہ

محکمے سٹرکین عمارات کلاں  
جس میں دریا کوہ جنگل راستے  
سب کی سمتیں اور حدود و فاصلے  
تازہ وقت دیکھنے میں کچھ پڑے  
سب حدود و فاصلہ دیہات کا  
حسن و صحت سب اسمیں ہو نمود  
خاص ہوں جس میں نشان سرچر کے  
نہج و فرزوعہ و باغات سب  
پرتی و سار کھیتی تھوڑا م  
فرق ہوا اسمیں نہ کچھ بھی مطلقاً  
پائین سب ضلع کی جب اختتام  
اطلاعیں بھیجیں فوراً ڈاک سے  
سب نے جا جا کر کیا اجراء کام  
نگین فہرستیں اور سب نقشہ جات  
عاقلاً کو بھیجی ان کی اطلاع  
انتظام اسنے کیا اک یہ عجیب  
پہلے سے جو متقل حالت میں تھا

جتنے تھے اُسکے مغرز عہدہ دار  
 بندوبستی کام کو ہر ضلع میں  
 ستمدا اشخاص رکھ کر بے شمار  
 پرین جتنے مستم اضلاع میں  
 وہ مگر خبام دیوین جتنا کام  
 جو کہ نافذین براے بندوبست  
 حسب احکام الغرض حکام کا  
 تو ہر اک نے بطبق قانون کے  
 پہلے کچھ عمال کا اک محکما  
 پر گنوں میں ساری اپنے ماسوا  
 بعد ازان اُنکے ذریعے سے تمام  
 قسم و تعداد اراضیات کی  
 جنس بھی اُس میں ہر اک لکھی گئی  
 جمع بندی جا شجر ہر گاؤں کی  
 مندرج تھا جسمین بانام و نشان  
 الغرض یہ بندوبستی سارا کام  
 تو تب اُسکی اطلاعیں سرسبر

سب کو یہ احکام بھیجے ایک بار  
 اپنی نگرانی میں قائم اب کرین  
 بھیج دین حسب مراتب ضلع دار  
 کام ماتحتی میں اُنکی سب کرین  
 ہو قواعد کے بموجب ہی تمام  
 اُنکا ہی پابند بالا ہو کہ لست  
 محکمے سے جب تقرر ہو گیا  
 بندوبست اس طور سے جا کر کئے  
 اپنے اپنے ضلع میں قائم کیا  
 ایک اک ماتحت حاکم بھی رکھا  
 ہو کے سب قریو نہیں پائش کا کام  
 نگین فرستین سب دیہات کی  
 کاشتکاروں مالکوں کے نام کی  
 حیثیت سے اراضی پر سنی  
 جمع سرکاری و تعداد لگان  
 پا گیا اضلاع میں جب اختتام  
 عاقلہ کے پاس آئین بے خطر



ملک میں اپنی لگان و جمع کے  
اہل علم سے لکھا کر بے شمار  
سب پر ہو واجب وہ یا الہو کہ اس پست  
حکم آیت دہ یہ ہوا دن لوگوں کو  
داخل ایام مقتدر پر کرین  
اوسپہ قانونی عمل پھر ہوے گا

پھر قوانین اسنے کچھ جاری کئے  
یہ سب قریب میں بھی یہ اشرار  
جمع سرکاری بحسب بندوبست  
بین زمین دار و تعلق دار جو  
جمع سرکاری وہ پھر تحصیل میں  
اگر کسی نے برخلاف اسکے کیا

## انتظام محکمہ کے مالی و ملکی

پھر وزیرِ خاص رکھے اُسنے چار  
جنکے تھے یہ عہدہ ہاے قربت  
ایک مالی اور ملکی ایک تھا  
تھے اُسے یہ اختیارات کثیر  
اور صلح و جنگ کا بھی اہتمام  
انتظامی فوج سے سب یکے کام  
اور سب اہم کی بھی سد و دی سبھی  
سب ترانہ کے تعلق کام تھے  
ہر طرح سے اُسکو حاصل تھے سبھی

عائد کیا تھی عقید و ہوشیار  
بہر اسن و انتظام مملکت  
ایک جنگی انتظامی ایک تھا  
تھا جو اُن چاروں میں جنگی اکریر  
فوج جنگی کا وہ کرتا انتظام  
پر وزیرِ انتظامی لا کلام  
دفع کرتا تھا بغاوت ملک کی  
تحت و قبضے میں وزیرِ مال کے  
اختیارات لگان و جمع بھی

مختلف مذاات کے بھی سب اصول  
 تھا جو اک ملکی وزیر نیک پے  
 زیر نگرانی اسی کے بالیقین  
 لیکن ان چاروں وزیروں کے سوا  
 انہیں اک اعظم تھا اعلیٰ اک وزیر  
 تھا جو اعظم اس کے قبضہ میں تمام  
 لیکن اعلیٰ کا تعلق مطلقاً  
 اپنی ماتحتی سے وہ روضہ نصیب  
 ہوتے تھے جو ہر طرح لائق بڑی  
 دیتے تھے ہر ملک کے وہ خوش سیر  
 ہوتے شاہوں کے تعلق جو امور  
 پر وزیرِ عام دونوں لاکلام  
 جو وزیرِ خاص چاروں کرتے تھے  
 چند وزیروں میں وزیر جنگ نے  
 پھر سالے بھی بدلے لے تمام  
 سب کو سکھلا کر قواعد سب بے نظیر  
 فوج اُن شہروں میں سب تقسیم کی

کرتا تھا نافذ وہی سب اصول  
 کرتا تھا دیوانی قضیوں کو وہ طے  
 سب ریاستہائے محروسہ بھی تھیں  
 دو وزیرِ عام تھے فرمان روا  
 رکھتے تھے سب اختیارات کثیر  
 ملک کے تھے اختیار و انتظام  
 سلطنت ہمایوگر کے ساتھ تھا  
 بھیجتا تھا غائب ملکوں میں سفیر  
 سب زبانوں کی بھی واقف ہوتا تھا  
 قصد و حالاتِ شہان کی سب خبر  
 کرتا طے تھیرے یہ ذمی شعوبہ  
 شہ کی منظوری سو کرتے ساری کام  
 لیتے تھے اعظم سے ساری مشوری  
 فوج میں اشخاص نو بھرتی کئے  
 از سر نو کر کے عہد انتظام  
 کر لیا تیار جبر و وار و گیر  
 دیکھی جن جن میں مناسب چھاؤنی

اب وزیر آتشی سامی نے پڑے  
 نافرود ہر حصہ صوبے سے کیا  
 انہیں دو تھے مشرقی و مغربی  
 پھر ہر اک صوبے میں ناظم اک رکھا  
 حسبِ پرتہ تحت میں ہر صوبہ کے  
 ان سبھو نہیں رکھا اک اک منتظم  
 ماسوا صد رات میں ہر ضلع کے  
 تا کرین طے وہ زراعت عوام  
 رکھے تحصیل تین تحصیلدار  
 تا بموجب قاعدے کو یا اصول  
 سب علاقوں کے بھی اپنی کاغذات  
 اہل عملہ بھی تھے سب کے تحت میں  
 قانونگو ہر پر گئے میں اک رکھا  
 اسکی ماتحتی میں سب دیہات کے  
 تاکھتونی جمع بندی خسرو جات  
 ملک کی جو انتظامی فوج تھی  
 تارعیابا کا وہ جان و مال سب

مملکت کے چار حصے کر دئے  
 نام ہر صوبے کا سمتوں پر رکھا  
 دو شمالی و جنوبی مابقی  
 تا کرے وہ نظم ساری صوبے کا  
 جس قدر اصفیاء ملکی آئی تھے  
 تا ہوا اپنے ضلع کا ہر منتظم  
 منتظم کے چند نائب بھی رکھے  
 فوجدار می ہوں کہ مالی وہ تمام  
 پر گئے سوئے ہر اک کو چار چار  
 جمع سرکاری کریں وہ سب وصول  
 رکھتیں دفتر میں مرتب باصناف  
 تا وہ ہر اک کام کو اخبار میں  
 جانچ اور پرتال جبکا کام تھا  
 چند پٹواری مُقتدر کر دئے  
 رکھتیں ہر سن کی مرتب اپنی سات  
 ضلعوں اور سب اسکے جھونٹیں رکھی  
 اپنی نگرانی میں رکھے نور و شب

مجرمنوں کو بھی پکڑ کر گھات سے  
 جو وزیر مال تھا ذمی اختشام  
 ڈاکخانہ جات و جنگلی نپاک کے  
 نہرین سرگپن بھی نکلوائیں تمام  
 فن تجارت اور زراعت کا بھی عام  
 الغرض سب کام تدبیرات سے  
 باقی اک چوتھا جو تھا ملکی وزیر  
 ہر بڑے موضع میں بس منصفی  
 اٹھیں طے ہوتیں زراہ انتفاع  
 اسکے افسر جتنے تھو ذمی اختشام  
 پردیانت داروزیرک تھو کمال  
 ماسوائے افسران ہر قوم کا  
 افسر و ممبر جو ہوتے اسکے عام  
 کل نزاعین ساکنانِ دینہ کی  
 یہ عدالتھائے دیہی باہمی  
 اسکے اوپر بھی عدالت تھی بڑی  
 جو نزاعین انہیں ہوتی تھیں نہ طے

کچھ سند دلوای عبرت کے لئے  
 ملک میں اُسنے کئے یہہ انتظام  
 محکمے و ضلوع میں قائم کئے  
 جانچکر موقع بہ موقعہ بہ تمام  
 اُسنے پھیلا یا بجھن بہ تمام  
 کرتا تو نیر خزانہ کے لئے  
 کام اُسنے یہہ کئے تھے بنظیر  
 کی تھی قائم اک عدالت باہمی  
 ترکون حصوں اور قرضوں کی نزاع  
 تھے انھیں دیہات کو لکھیا تمام  
 عدل سے کرتے تھے جھگڑوں و انفصال  
 اک معزز شخص ممبر رہتا تھا  
 سارے بے تنخواہ کے کرتے تھے کام  
 ہوتی تھیں فیصل زراہ منصفی  
 جتنی سب دیہات میں تھیں واقعی  
 صدر میں ہر ضلع کے اک قاضی کی  
 انکو فیصل کرتا قاضی نیک پے

<p>ان عدالتہاں دیہی کا اپیل ہوتے تھے جو افسر و ممبر رام قیضہ میں قاضی کے تھے ازراہ شان لیت تھا وہ دور بینی سے سامنے قاضی کے پاتے اختتام نائبان منتظم طے کرتے تھے کرتے جلسے میں وزارت کے روان وہ ہی جلسہ سنتا ازراہ سبیل</p>	<p>کرتا تھا قاضی کے یا کوئی عقیل پر عدالتہاں دیہی کے تمام انکی موقوفی بحالی ہنر سان سب عیثت کا بھی اس میں بشور استغاثے ساری دیوانی کے عام فوجداری اور مالی صیغوں کے کوئی قضیہ گرنوتا ان سے بھان یا کہ سب ان تینوں صیغوں کے اپیل</p>
---	---

### طائفہ تصفیہ قمرات جلسہ زرا

<p>ہوتے جلسے میں وزارت کے تمام جنمیں ہوتے تھے نہ شاہد چشم دید اپنی عقل و تیز فہمی کے سبب واقعوں کی اصلیت کو جانچ کے</p>	<p>جو اپیل اور یا تراعات عوام ہوتے تھے وہ ایسی پر سچ و شدید پر وہ جلسہ حق سچ کرتا تھا سب فیصلے سب دیتا تھا انصاف سے</p>
---	---

### تعمیم و مضبوطی قلم حیات

<p>مہر جاتھا دھان تو ملکی انتظام</p>	<p>معرفت لائق وزیروں کے تمام</p>
--------------------------------------	----------------------------------

عاقلہ بھان ایک دن ہمدرد شاہ  
 ناگہان بے حد ہوئی وہ مضمحل  
 اسلئے دونا ہوا اسکو تنہا  
 کرتجاہل عرفانہ اسگٹھی  
 شہر دار السلطنت نزدیک تر  
 واقعی ہے کیا یہ امی شاہ زمان  
 شاہ نے ہنسکر کیا تب یہ کلام  
 حسب نقشہ ایسی ہی امی خوش نصیب  
 بولی وہ اسدرجہ سرحد کے قرین  
 بولادہ فرمائے امی خوش صفات  
 بولی اپنی تخت گاہ کو حد کے پاس  
 اسکو فوراً ہی مخالف بادشاہ  
 درمیان ٹکاک ہو جو تخت گاہ  
 ڈرغینمون کا نہ پھر کچھ ایسا ہے  
 اسلئے ہی رائے میری اسگٹھی  
 اسکو قائم کیجئے دار السلطنت  
 سرحد و نپور بھی بحسن انتہام

ٹکاک کے نقشہ پہ کرتی تھی نگاہ  
 تخت گاہ دیکھی جو حد کے متصل  
 روس سے ملحق تھی وہ سرحد کمال  
 شاہ سے وہ عرض یوں کر ننگی  
 روس کی سرحد کے آتا ہے نظر  
 یا میری نظر و کی میں کچھ غلطیاں  
 کچھ تعجب کا نہیں ہی یہ مقام  
 تخت گاہ سرحد کے ہی بالکل قریب  
 شہر دار السلطنت انسب نہیں  
 کونسی اس میں قیامت کی ہویات  
 رکھنے میں بس آفتیں ہیں بقیاس  
 آکے کر دیتی ہیں برباد و تباہ  
 ہر طرف سے اسکو رہتی ہے پناہ  
 باعث اطمینان و مضبوطی کا ہے  
 درمیان ٹکاک ہو جو شہر بھی  
 قلعہ بنوا کر حجاب و مہینت  
 قلعے کچھ مضبوط بن جائیں تمام

انہیں پھر قائم ہوں افواج حبشی  
 سنکے یہ شہ نے دیا اسکو جواب  
 کار آمد ہے یہ پسند سود مند  
 شہ سے تب کہنوں کی وہ ذی ہنر  
 تو مطابق اسکی اب بقیہ لفظ  
 پس کیا شہ نے یہ اسکا انتظام  
 طوس ناف ملک میں اک شہر تھا  
 ہر طرح سے اسکو فرما کر پسند  
 بعد چپ کر چونکہ اب بے اشتباہ  
 اسلئے فوراً بحسن انتظام  
 شہ سے کچھ فصل پر اک سمت کو  
 ہو مرتع سطح میں جسکا مقام  
 قطعے وہ سب گئے پیچھے ہوں بنے  
 سطحیں جو دیواروں کے ہوں ہمیں  
 انہیں ہوں تعمیر سکین فوج کے  
 اک طرف ہر قطعہ میں بازیگوشان  
 ساتوں دیواریں بھی ان سب قطعوں کی

تا کہین پوری حفاظت ملک کی  
 آپ کی بیشک ہر ای با صواب  
 اسکو کرتا ہوں نہایت میں پسند  
 متفق اس رائے میں آپ گر  
 کچھ اپنا عمل اور خوشحال  
 عاقلہ کی رائے پر با احتشام  
 خوشنما از حد وسیع و پهن  
 سب وزیر و کمو دیا حکم بند  
 طوس ہو گیا ہماری تخت گاہ  
 ہر طرح اسکی درستی ہو تمام  
 قلعہ مضبوط ایسا اک تعمیر ہو  
 منقسم ہو سات قطعوں پر تمام  
 سات دیواروں سے ہر سو ہوں گھر  
 چار جانب لمبی اور چوڑی زمین  
 اسلحہ خانے و تہ خانے بڑے  
 کچھ سپہ سالاروں کی بھی ہوں مکان  
 اونچی اور ایسی کشادہ ہونیگی

جنیہ وقت کا نہ کچھ ہوسا سنا  
اندرونی قطعہ ہے جو ساتوان  
جسین ہون تعمیر شاہی سبکان  
پھول پھولاری بھی رنگین نوبہ تو  
متصل شاہی مکان کے دلپند  
حسبہ آتی ہوں نظر مثل ہفت  
سطح بالائی میں اُسکی خوشنا  
ایک فرسخ فصل پُر اُس شہر سے  
جو نہایت ہو وسیع و خوش فضا  
پانڈاری سے بنایا جاے وہ  
ہوا حاطے میں مکان کی پشت پر  
سروش اُسکی بنے باتا عہدہ  
انہیں قوار سے ہوں جاری ہمار  
حسب موقعہ سرحد و نیپر ملک کی  
تاریخ انہیں رسالے فوج کے  
سنکے یہ احکام شاہ بے نظیر  
شاہ نے جو بات بھی تجویز کی

مورچہ بندی ہو تو یون کی سوا  
استدر ہو سطح اُسکے دریاں  
خوشنا خوش وضع مضبوط و کلان  
جلد پیش ہر مکان تیار ہو  
ہو مرتب ایسا مینار اک بلند  
اٹھ فرسخ کی بھی چیزیں ہر طرف  
ہو مکان تعمیر اک دو طبقے کا  
ایسا اک ایوان سلطانی بنے  
خوشنما عمدہ نفیس و دلکشا  
زیب و زینت سے سجایا جاے وہ  
نصب پائین باغ عمدہ جلد تر  
چشمہ و تالاب و حوضین جا بجا  
ہوں نئے پھولوں و درختوں کی بہار  
قلعے ہوں تعمیر مستحکم کئی  
ملک و شاہی کی حفاظت کیلئے  
عرض یون کر نیلگے ساری وزیر  
ہر نہایت ہی مناسب واقعی



کرتے ہیں ہم حسبِ نشانِ حضور  
چند عرصے میں بزودیٰ تمام  
بنگئے سب قلعے اور ساری مکان  
سطحِ شہ کو کیا بس جلد تر

جلد اسکا انتظام لے قصو  
پس وزیرون نے کیا جو اہتمام  
سرداروں اور طوس میں باریک  
پائی اُسکی جب وزیرون نے خبر

دربارِ عام فرماتا بادشاہ کا یہ تقریبِ نوا فروری  
جدید دارالسلطنت میں و بعدہ بموجب حکم  
بادشاہ شہزادی عاقلہ کا تخت نشاہی پر جلوس فرماتا

شاہ نے سب حال تیاری سنا  
عاقلہ کو جا کے یہہ مرقع دیا  
پر شہ عالم سے یہہ کہنے لگی  
انگوشت احکام بھیجیں جلد تر  
اُسکی آرایش میں کوشش ہو فرمید  
ہو نہ کچھ اسمین تامل مطلقا  
بھیجئے احکام یہ اسے نیکنام  
اپنی اپنی فوج کو سب طوس میں

دفتارِ جوقِ لشکر اور محلات کا  
شاہانِ دولت سر امین اوٹھ گیا  
وہ بھی یہہ نہ نہایت خوش ہوئی  
جستہ رجگام میں وہاں ذی ہنر  
شہر دارالسلطنت ہی جو بید  
جمع سلمان رسد ہو خوبا  
افسرانِ فوج کو بھی ہر مقام  
اُسکے تاریخ معین پوچھیں

پر وزیر جنگ جا کر پیشتر  
 طوس کا ہے قلعہ نو تعمیر جو  
 کبھے جاری اشتہار عام بھی  
 اس سے تاشنہ اداگان ذی لشا  
 طوس میں آئیں معین وقت پر  
 کہہ چکی وہ جب کیا تین تمام  
 تو بموجب اسکے پھر اس شاہ نے  
 پر بہت مشکور تھا وہ خوشحال  
 کیونکہ وہ عورت نہایت تھی عقل  
 اسلئے آیا جو ادا کن کچھ خیال  
 میرا نشانہ ہی کہ باصدا اب وقاب  
 عین اس دربار میں ادنیٰ فنون  
 بولی یہ گھر کے رب وہ عقلمند  
 کیا مجھے کم فخریٰ ای جان پناہ  
 بولا وہ ہاں یہ تو سچ ہی لاکلام  
 دیتا ہوں اب یوں خطاب بادشاہ  
 ہونے کچھ رتبہ کیسکا پیش و کم

مستطعم اسکا ہو وہاں باصدا منہر  
 اس میں وہ تھہراے ساری فوج کو  
 لکھکے تاریخ و جنگ دربار کی  
 ساری نواب و امیران کلان  
 شرکت دربار کو با کز و سر  
 شاہ والا سے براے انتظام  
 اشتہار و حکم سب جاری کئے  
 عاقلہ کی عقل مند ہی سے کمال  
 خوبصورت با اطاعت بے عدل  
 عاقلہ سے یہ کیا شہ نے منقل  
 بادشاہ کا آپ کو دیکر خطاب  
 تاج شاہی آپ کے سر پر رکھوں  
 میں اسے ہرگز نہیں کرتی پسند  
 ہوں نہیں زوجہ آپ کی بارسم و راہ  
 پر خوشی سے میں برای احتشام  
 آپ میں مجھ میں نہ ہوتا فرق جاہ  
 اک نگہ سے دیکھی جائیں و تو ہم

فرق آپس میں نہوا کر بات کا  
 نو کہ اب بھی ہر طرح سے ارتباط  
 پس نہ آپ انکار فرمائیں ذرا  
 اب خطاب بادشاہ میں آپکو  
 بولی وہ یکدل میں جب آپ اور میں  
 شاہ ہونا آپ کا باغ و جاہ  
 بولا آپ اس امر میں سہکتے ہیں  
 میں مناسب اب سمجھتا ہوں یہی  
 بولی آپ اس دم زراہ منفعت  
 لر نہو کچھ مجھ سے فرق و اختلاف  
 یوں تامل سے کیا اُس نے مقال  
 آپ کو شاید ہو کچھ وہ ناگوار  
 بولی مجھ پر آپ کا ایسا گمان  
 بے تامل آپ ظاہر کیجئے  
 بولا باعث ہی یہ امر زہرہ جبین  
 پس یہ تمہا علم و لیاقت کا سبب  
 ورنہ شاہ ہونکو یہ ہر شایان شان

دن بدن دونوں کو لغت ہو سوا  
 پر بڑھے گا اور اس سے احتلاط  
 میری اب یہ ہی خوشی ہی ملے گا  
 چاہتا ہوں سُنتا میں جو ہو سو ہو  
 قویہ دقت آپ کیوں فرماتے ہیں  
 عین میرا ہونا ہے بے اشتباہ  
 پس اب تکرار حجت کچھ کریں  
 کیونکہ اسمیں مصلحت ہی مختفی  
 دل میں جو سوچی ہوئی ہیں مصلحت  
 تو اُسے اظہار کیجئے صاف صفا  
 اُسکے ظاہر کرنے میں ہی خیال  
 پس میں ظاہر کروں گا نہ سار  
 ہی خلاف الفت گرامی شاہِ مان  
 میں تجھ پر آزدہ ہونگی آپکے  
 آپ جو دختر کسی شہ کی نہیں  
 آپ سے شادی جو کی امزدی حسب  
 لائیں اپنے عقد میں شہزادیان

مین نے اسکی اب نکالی ہے یہ راہ  
 تخت پر بٹھلا کے غزو جاہ سے  
 تاکہ یہ بات آپسے ہو جائے اور  
 بولی وہ مین گریہ پشہ زادی نہیں  
 آپ سے شاہ و ثریا جاہ کی پے  
 بولا وہ بیشک یہ ہی اسے نیکو  
 دیکھنا سنا مین اب ہوں چاہتا  
 آپ کی ساری لسانی یہ مصاف  
 بولی وہ اسدم زراہ عاجزی  
 شاہ والا جاہ سے ہی التجا  
 برخلافِ رای اقدس کچھ کروں  
 ہر طرح سے شاہ کو پسے اختیار  
 جتنی ہوتی ہیں رموزِ مملکت  
 جس طرح منشا خوشی ہی آپ کی  
 شاہ یہ سنکر نہایت خوش ہوا  
 گفت گو غمت سے کچھ میری تھی  
 الغرض تلخ سے دس یوم قبل

آپ کو دیکر خطابِ بادشاہ  
 تاج شاہی سر پہ رکھوں آپ کے  
 ذکر جبکا ہو چکا ہے ذی شعور  
 پر بفضلِ ربِّ داوور بالیقین  
 ہمنشین بی بی تو ہوں باخوشی  
 پر خطابِ شاہ مین بھی آپ کو  
 آپ کیون اصرار کرتی ہیں سوا  
 ہی مری منشا خوشی کے برخلاف  
 اپنے مین اصرار پر نادوم ہوئی  
 عفتِ مرامین مری دل سے خطا  
 مین کھان یہ تابِ طاقت رکھتی ہوں  
 تابعِ مرضی ہوں مین لیل و نہار  
 بادشاہی جانین انکی مصلحت  
 ہر طرح بہتری ہوگی واقعی  
 پڑ راہِ لطف یہ کہنے لگا  
 آپ نے کیون اس قدر کی عاجزی  
 جاہ و ثمت سے موافق طبع

نیراہل خاندان و اہلبیت  
 وہ شہ عا دل زمان فرمان روا  
 جبکہ شہ تخت گاہ نوکی راہ  
 تو وہاں سے تخت گاہ تک جا بجا  
 قبل سے وہاں جمع تھے شہزادگان  
 شہ کے استقبال کو بلوغ جاہ  
 کو کے استقبال شہ با احتشام  
 استراحت خیموں میں کرتے ہوئے  
 تھا گلی کو چومنین خلقت کا نجوم  
 شہزادہ ہر اک مکان و راستہ  
 شاہ سب نظارہ فرماتا ہوا  
 اسگھری وہاں آمد شہ پر ہوئی  
 اس خوشی میں جمع سار ملک کے  
 شہ کے باغوں میں باہر جا بجا  
 شہ سے لے لیکر اجازت با اوب  
 شہ نے اگلے دن کیا دیار عام  
 تخت کی زینت تھی مانند عروس

سب جلوس و تخت سلطانی سمیت  
 طوس کو شہر خجرا سے چلا  
 باقی دو منزل رہی بواشتباہ  
 خیموں میں سامان اکل و شر تھا  
 سارے نواب و امیران کلان  
 ساتھ تھیں توپیں بھی انکی اوسپاہ  
 توپیں چھڑوا کر سلامی کی تمام  
 شہ کو دار السلطنت میں لگئے  
 ناکرین شہ کی زیارت بالعموم  
 اک عجب زینت سی تھا آراستہ  
 قلعہ شاہی میں داخل ہو گیا  
 پھر سلامی توپوں اور افواج کی  
 جتنے وہاں نواب و شہزادے تھے  
 ان سبوں کے لاکھوں خیمے تھے پیا  
 پہنچے اپنی اپنے خیموں میں وہ سب  
 جمع شہزادے وغیرہ تھے تمام  
 شاہ نے آکر کیا اس پر جلوس

پہلے شہزادوں نے تدرین پیش کیں  
 ہو کے پھر استاد وہاں تعظیم سے  
 کر کے ظاہر خیر مقدم کی خوشی  
 ذکر پھر اک خوش بیانی سے کیا  
 اپنی خوشنودی کو سب حضار سے  
 کر کے پھر پر جاستہ دربار عام  
 حکم شدہ اگلے دن عورت کا  
 جسکا درباری طریقہ پر تمام  
 تھیں شریک اس میں نہ نسوان نہ  
 کچھ تھیں انہیں محترم شہزادیاں  
 کچھ وزیروں افسروں کی بیگمات  
 تخت شاہی اک عزیز خوشنما  
 عاقلہ کے سر پہ پھر عورائے  
 قدر و عزت سے بٹھایا تخت پر  
 تدرین سب شہزادیوں نے بڑے دین  
 پیش کیں بعد اسکے سب نسوان نے  
 پہر بڑی ذی رتبہ شہزادی نوہاں

پھر وزیرون اور نوآبون نے دین  
 اک بڑی شہزادی عالیقدر نے  
 سبکی جانب سے مبارکباد دی  
 حفظ اسن و انتظام ملک کا  
 شہ نے بھی الفاظ شکر یہ کہے  
 راہ خالق میں لٹایا ز تمام  
 جلسہ اک اندر محل کے بھی ہوا  
 نیت میں ہوا تھا اہتمام  
 جو معزز تھیں اور عالی خاندان  
 کچھ بڑی نوآبون کی تھیں بی بیان  
 کچھ بیسوں کی خواتین و بنت  
 صدر میں نیت سے بچھوایا گیا  
 تاج شاہی رکھ کے شہ کی سمت سے  
 شان و شوکت سے ہوئی وہ جلوگر  
 شہزادوں کی طرف سے اولیٰ تین  
 اپنی اپنے شوہروں کی سمت سے  
 اٹھ کے خوش تقریر میں کہولی زبان

سر بر حسین تھا اظہارِ خوشی  
 اقلہ نے بعد از ان فرحت کیساتھ  
 شانہ اودون اور نوابون کو عام  
 آخر خلعت دئے کچھ رو برو  
 لوز بھی بانٹا اُس نے بیشمار  
 عرض عیش و طرب سبے حسابجا  
 جتنے شہزادے و غیرہ آئے تھے  
 منتخب افسر معہ افواج کے  
 ان کو لیکن شاہ والا جہاہ کا  
 پنے اپنے قلعونین کر کے مقام  
 ورج کو اپنی قواحد جنگ کے

سبکی جانب سے مبارکباد بھی  
 قدر دانی سے بڑی عزت کیساتھ  
 کل رئیسوں افسروں کو بھی تمام  
 اور خطابی نام بھی ایک ایک کو  
 عام لوگوں کو براہِ کردگار  
 اس خوشی کا جشن ہفتون تک ہا  
 قدر و عزت سے وہ سب نصرت ہو  
 سرحدوں کے قلعونین بھی گئے  
 احتیاطاً حکم تاکید یہ تھا  
 ہوشیاری سے رہیں افسر تمام  
 روز سکھلاتے رہیں تاکید سے

## تعلیم عایا

چونکہ تھے کم لوگ ذی علم و ہنر  
 عاقلہ کو شوق یوں بے انتہا  
 ملک میں جواز رہ تعداد کے  
 اپنے دارالعلم بنواہر تمام

اور جاہل تھی عایا بیشتر  
 دل سے تعلیم عایا کا ہوا  
 شہر و قصبے اور بڑی دیہات تھے  
 کچھ مسلم رکھ دئے بہر عوام

واسطے تعلیم نسوان کے جدا  
 جنہیں اسنے کر کے لطف بیکران  
 ان مدارس میں سبھوں کو بالعموم  
 علم اخلاق و معاش و دینیات  
 جو حصول علم سے پاتا فرائغ  
 نوکری و بجاتی تھی سرکار میں  
 پر جو سب علموں میں ہوتا کامیاب  
 الغرض اس سے ہوا بھاشاک و اج  
 آرزو ہر شخص کو پیدا ہوئی  
 انہیں داخل ہو کے رہتا تھا خیال  
 تاکہ ہو سرکار میں عزت بڑی  
 شوق کر کے اس سر ہر فرد بشر  
 چند عرصہ میں نتیجہ یہ ہوا

مدرسہ ایک ہر جگہ قائم کیا  
 رکھتین ذہنی علم و ہنر اوستانیان  
 قدر سے سکھلائی جاتی سب علوم  
 صنعت و حرفہ فنون پر صفات  
 تو اسے حسب لیاقت اور دماغ  
 قدر کی جاتی بڑی دربار میں  
 پاتا کچھ عمدہ متعز و شتاب  
 ہو گئی سب ملک ہی کو احتیاج  
 مدرسوں میں علم حاصل کرنیکی  
 علم و فن میں جلد حاصل ہو کمال  
 اور ملے معقول کوئی نوکری \*  
 سیکھتا محنت سے سب علم و ہنر  
 ملک میں ہر اک ہوا لکھا پڑھا

## آبادی و آسائش رعایا

جتنا تھا ملک بخارا سب  
 چاہ اور چشمے بھی کم تھے ہر جگہ

کم تھا آبادی میں اکثر بیشتر  
 بلکہ تھے گویا نہ وہ اکثر جگہ



رکھتے جو پانی کا سامان اپنے ساتھ  
 عام لوگوں کو سفر میں بار بار  
 ستمیہ تکلیفیں یہ سب مخلوق کی  
 اس لئے اُس نے پرتعجل تمام  
 حکم ایک ملک میں قائم کیا  
 گشت کر کے اُس نے سب بہاتین  
 چاہ اور تالاب بنوائے تمام  
 پر مسافر راہ گیروں کیلئے  
 راستوں میں ہر سہ کو سہ فصل پر  
 نیر و نس کوں پر یہ بھی کیا  
 درمیانی شکرین جو شہر و نکی تھیں  
 پھر دور و یہ سب کے اور پیشہ مار  
 جنت و جنگل تھے گنجان و رفیع  
 بعض موقوفوں پر مصالح تھی جہاں  
 باقی جو ایسے تھے ان میں سے کہیں  
 انکو کٹوایا کہ توڑا کر تمام  
 ہر جگہ کچھ آبپاشی کے لئے

وہ سفر کرتے تھے آسائش کے ساتھ  
 سخت تکلیفوں کا ہوتا سامنا  
 عساکر کو شاق ہوتی تھیں شہر  
 رکھ کے انجمن بہت سے بنیام  
 جہاں آبادی کنندہ نام تھا  
 ساری شہروں اور علاقہ جات میں  
 فیض پائے تاکہ اُسے خلق عام  
 اُس نے یہ سامان آسائش کے  
 چاہ بنوائے صرف مال و زر  
 مختصر موقعہ سے بنوادیں سرا  
 حکم سے اُس کے وہ پختہ کی گئیں  
 اوس پر لگوا کر درخت سائہ دار  
 یا کہ غنیمت آباد میدان وسیع  
 اُس نے قائم کیں وہاں آبادیان  
 جنگلی ہو قابل زراعت کو زمین  
 کہیت بنوائے بحسن انتظام  
 چشمہ و چاہات بھی بنوادیئے

پر جو جنگل ایسے دیکھے واقعی  
 مصلحت سمجھانہ اٹھا کاٹنا  
 حکیم سب کام چپ پہہ کر چکا  
 ملکوں ملکوں کر کے جاری اشتہار  
 چٹنی نوآبادیان تھیں حاجب  
 العرفن ایسی ہی تدبیر و نئے عام  
 شس سے آباد کر کے سر جگا  
 سب رعیت کے وہ اپنی ہر گھری  
 جس سے آمر لوگ بسے شوق سے  
 حسب خواہش اپنی اپنی آگودان  
 یا کسی نے نوکری کی اختیار  
 عاتلہ کی عقل تدبیرین تمام  
 اٹنے کس خوبی و خوش نظمی کیساتھ  
 ساری اقتادہ زمینیں ملک کی  
 صرف بھی ایسا نہ اٹھیں کچھ کیا  
 یعنی باشندہ زمین اس کے ملک کی  
 دیدیا ان سب کو اسے حکم عام

جنگلی لکڑی تابل تقسیم تھی  
 نفع کی خاطر انھیں قائم رکھا  
 تو بعد پھر عاتلہ نے یہ کیا  
 کر لئے انسان فراہم ہیشمار  
 سب کو کی انکی زمین داری عطا  
 اٹنے غیر آباد خطوں کو تمام  
 ملک کو شاداب اپنے کر لیا  
 دسے کچھ ایسی رعایت کرتی تھی  
 ملکوں ملکوں اور طبقے طبقے کے  
 کہیں تجارت بعض نے یا کتیاں  
 یا کوئی حریفہ پسند روزگار  
 قابل تحسین تھیں سب لاکلام  
 سبکی خاطر اور رضا جوئی کیساتھ  
 کر دین ہر وعدہ بھی اور آباد بھی  
 فائدہ سدا کی سید کر لیا  
 جو کہ نوآباد و تعلق دار تھے  
 کر کے فوراً اپنا صرف و اتہام

پنے ماتحتی علاقوں کی زمین  
 نگو مزروعہ بنائیں سر بسر  
 نصہ باین شہر و قصبہ کانوں بھی  
 میں سے بھی ہوں مطمئن وہ بعد ازاں  
 مع مزروعہ اراضیات کی  
 بیتک انکے حاصل سیٹھ لین  
 لغرض سب ایسی تدبیرات کیں  
 جسے افتادہ زمینیں ہر قسم  
 نہر و قصبے کانوں بھی ہر جائے  
 مرغیت بھی مرقع ہو گئی  
 اس سارا ہو گیا رونق پذیر  
 بتو یہ حالت ہوئی تھی ہر جگہ  
 تیرہ سب سے سوا خوبی کی تھی  
 بنگلون کی لکڑیوں پر ہر مقام  
 سفر و محصول سرکاری ہوا

جو ہوں غنیمت آباد افتادہ کہیں  
 لیکن ان میں بعض نسبتاً قوی  
 اپنے اپنے نام سے باصد خوشی  
 جانب سرکار سے ازراہ شان  
 اُن سے اُس دم تک نہ مانگی جانیگی  
 صرف سب آباد کرنے کو انھیں  
 ہر طرح سے جو مفید عام تھیں  
 ہو گئیں مزروعہ کو سونٹک تمام  
 کیسی آسانی سے انہیں بس گئے  
 سب باسایش بسر کرنے لگی  
 خوش نما زرخیز خورم بے فطیر  
 اک ارم کا سامنہ تھا کھلا  
 آبد سرکار کی کثرت ہوئی  
 اور پھاڑی پتھروں پر بھی تمام  
 جس سے آمد بڑھ گئی بے انتہا

مردم شماری و تہانہ شماری

انفاقاً قبل سے اس ملک کی  
 جس سے ہونا ہر شمار اہل ملک  
 یا گھروں کی جانچ بروہ کمال  
 اس غرض سے عاقلہ نے سوچ کر  
 کچھ مرتب کر کے اسکے قاعدے  
 بعد اسکے اسنے پئے تنخواہ کا  
 جسنے کوشش سے کل آبادی کا حال  
 بعد احکام اسنے بھیج کے  
 چونکہ ہر ماہ تمام اچھا جو تھا  
 اسلئے مردم شماری ملک کی  
 پھر کیا یہ عاقلہ نے انتظام  
 کل رعایا کی ولادت اور وفات  
 تا مردم شماری کا حساب  
 اور صحت غیر صحت بھی تمام

کوئی فہرست اور فروایسی نہ تھی  
 دین و مذہب و فرقہ گاہل ملک  
 یا مفصل ساری آبادی کا حال  
 انتظام اسکا کیا یوں جلد تر  
 ملک بھر میں سب جگہ جاری کئی  
 محکمہ ہر سر میں قائم کیا  
 کاغذ و نہیں لکھتا بروہ کمال  
 ایک کی تاریخ سبکے واسطے  
 اور سب علیے کا کام اچھا جو تھا  
 ایک ہی تاریخ میں سب ہو گئی  
 ملکیت بھر میں برائی خاص عام  
 مندرج ہونے لگی دن ہو کہ رات  
 ہر جگہ قائم رہے بہر صواب  
 کل رعایا کی رہنویا ہر تمام

## شرف خانہ

نقشہ فوٹی و پیدائش کیا

عاقلہ نے جو طلب اک سال کا

تو ہوا اُس سے سی اسپر بیان  
 غور کی ہر چہرہ بھی امکان میں  
 تب جماعت افسر و نکی بعد از ان  
 تا زیادہ فوتیوں کا وہ سبب  
 الغرض وہ سب جماعت ناگمان  
 ملک کے شہر ہر قصبے میں سفر  
 بات جو سجا عجائب دیکھتی  
 یوین ہر جا صرف کر کے کوششیں  
 تو کچھ عرصے بعد واپس آنکے  
 ہر جگہ پھر کر جو تحقیقات کی  
 لوگ باشند و نہیں سو اس ملک کے  
 انہیں یا تو علم سے ہیں نصیب  
 باقی جو کچھ ہیں سو نوا تہوز ہیں  
 جو کہ ہیں حاذق طبیب باکمال  
 پر جو بعضے بعضے جا پر ہیں بھی کچھ  
 اپنی نادانی سے یا مجبوری سے  
 سب علاج اپنے مریضوں کو عوام

ہین ولادت سے زیادہ فوتیان  
 وجہ کچھ آئی نہ اُسکے وہیاں میں  
 بہ تحقیقات کی اس نے روان  
 عقل سے ہر جا کرے معلوم سب  
 عاقلہ سے ہو کے رخصت شاذن  
 روز و شب کرنے لگی با کر و سر  
 کر کے تحقیق اُس کو وہ لکھ لیتی تھی  
 کر چکی جب گشت ساری ملک میں  
 عاقلہ سے حال یوں سا کہے  
 تو سبب ظاہر ہوا ہمپیری  
 پیشہ طب کر رہی ہیں جو نئے  
 یا وہ جان لینے کے میں آدھو طبیب  
 پر مریضوں کو وہ سبب ولسوز ہیں  
 اولاً تو کم ہیں عفت کی مثال  
 تو توجہ لوگوں کی کم دیکھی کچھ  
 یا طبیبوں کی سوا مغروری سے  
 نیم حکیموں سے کراتے ہیں مدام

جس سے پیدا یہ نتیجہ ہوتی ہیں  
 پس اسی باعث سوائے عالی صفات  
 عاقلہ نے وجہ یہ سچ جانا کر  
 ملک کی خاطر اقبا ہوشیار  
 قاعدے کے ساتھ دیکر اشتہار  
 امتحان لیکر سمجھوں کا واقعی  
 بعد اسکے اک نگاہ مہرین  
 عمدگی سے پائدار و خوش نما  
 بھیج کر پھر اون طبیبوں کو تمام  
 سب دوائیں رہنمائی کا بھی سلسلہ  
 پھر پلے تعلیم طب کا لچ بڑا  
 جبین لڑکے پڑھکے علم حجاب  
 تولیافت پر بحسب حوصلہ  
 ماسوا طب کا مدرسہ دوسرا  
 جس میں وہ تعلیم پاکر بالیقین  
 الغرض اس انتظام نیک کا  
 پھیلی ساری ملک میں بے انتہا

پیشتر میں راجانین کھوتے ہیں  
 ملک میں میں فوتیان کشتہ گزرات  
 انتظام اسکا کیا یوں جلد تر  
 حاذق و ذمی تجربہ عالی وقار  
 غیر ملکوں سے بلائیں بے شمار  
 رکھا نوکر کر کے تنخواہ میں بڑی  
 جا بجا ہر قصبہ و ہر شہر میں  
 ملک میں نبوائے کچھہ دار اشفا  
 ان شفا خانوں میں رکھا ہر مقام  
 کر دیا معقول اسنے ہر جگہ  
 اسنے شہر طوس میں قائم کیا  
 امتحان میں ہوئے تھے جب کامیاب  
 ان شفا خانوں میں پائی تھے جگہ  
 عورتوں کے واسطے بھی کرایا  
 عام نسوان کی معالج ہوتی تھیں  
 چند روز رو نہیں نتیجہ یہ ہوا  
 تندرستی اور صحت جا بجا

عاقبت سے سب بسر کرنے لگی  
انتظام اچھی طرح اُس نے کیا  
ہر جگہ اُس کی شناہو نے لگی

جسکے باعث سے رعایا ملک کی  
اور کاموں کا بھی اُنکے ماسوا  
دہوم ساری مملکت میں چل گئی

## اختتام و نتیجہ مشنوی ہذا

جب یہ گزرا ہم بشر پیدا کریں  
اور شرف ساری خلائق پر دیا  
یون کتابوں میں رقم ہی عجیب  
عرض حسب میل امین نے یہ کیا  
تین تحفے میں یہ عقل و دین جیا  
ایک تحفہ کیجے انہیں سی قبول  
عقل کو اُن میں سے فرمایا پسند  
جاؤ واپس تم اب اسی دین جیا  
یون دیا روح الامین کو بس جواب  
کیونکہ تابع عقل کے ہیں ہم سدا  
جیسکہ عمدہ عقل سی شری کی عطا  
عقل آدم کا اثر ہے واقعی

صانع بخت کے علم پاک میں  
پس بقدرت خلق آدم کو کیا  
اس بزرگی کے عطیہ کا سبب  
نزوح سے خدمت آدم میں آ  
آپ کی خاطر صفائی کبیر  
آپ کو ہو گزرتا ہے حصول  
سنکے آدم نے یہ قول سوسند  
مڑ کے تب روح الامین نے یہ کہا  
قدرت خالق سے دونوں کشتاب  
کیسے واپس جائیں ہم دونوں بھلا  
پس شرف آدم کو حق نے یون دیا  
حسب ورثہ سب بنی آدم پہ بھی

اپنے بندوں کو خدا ہی پاک نے  
 تاکہ اس سے اونپہ ہو لے منجلی  
 یہ بھی اسکی وجہ سے معلوم ہو  
 یا نظر کرنے سے باغورتِ ام  
 سب میں مصنوعی و فانی پر قصور  
 جب یہ اور اک اُنکو حاصل ہو گئے  
 اسکی ذاتِ سرمدی پچانینگے  
 لیکن اب دو قسم میں اس عقل کی  
 عقل فاسد ہی کے باعث پُر عناد  
 دوسری ہر اک جو عقلِ مستقیم  
 دینِ حق کی راہ وہ دکھلاتی ہے  
 جسمیں ہو کرتا ہے وہ کارِ ثواب  
 نفع دنیا کا ہے اسکی ذات کے  
 فضلِ حق سے پامی جو یہ شری عجیب  
 یہ ہر اسکے ساتھ لازمِ علم بھی  
 علم کا حاصل نہ ہو کر کمال  
 علم سے ہوتی ہے صیقلِ عقل کو

عقل سی شے اسلئے دی فضل سے  
 بخشنے والا بھی ہر اسکا کوئی  
 دونوں عالم میں ہیں موجودات جو  
 چہیزیں آنکھوں میں سماتی ہیں جو عام  
 کوئی خالق ان سبھو کا ہی ضرور  
 تو صفاتِ حق کے قائل ہو گینگے  
 واحد و کیت ابھی اُسکو جانینگے  
 مستقیم ایک اور فاسد دوسری  
 ہوتے ہیں دنیا میں سب شر و فساد  
 اُسکو سب عالم میں کہتے ہیں سلیم  
 اور یہ ابھی اُس میں پائی جاتی ہے  
 ہوتا ہے ہر امر میں بھی کاسیاب  
 دین بھی حاصل ہر اسکی بات کے  
 ہر قسم حق کی بڑا وہ خوش نصیب  
 یہ نہ ہو تو عقل بھی ہو گا دلی  
 عقل ہے زردار لوہی کی مثال  
 علم کر دیتا ہے اکمل عقل کو



علم ہے بیشک مثال آفتاب  
 یہ نہ تو ہر جگہ تاریکی ہے  
 علم ہر بارانِ رحمت بالیقین  
 گر نہ بارانِ رحمت کا نزول  
 لازم و ملزوم دونوں چیزیں  
 علم سے بڑھ جاتی ہے عقل سلیم  
 عقل سے انسان جو ہر دار ہے  
 واقعی علمی لیاقت بھی عجیب  
 جس سے ذہنی و دماغی قوتیں  
 علم کر دیتا ہے اسکو بہر مند  
 کام ہو کتنا ہی دشوار و اہم  
 وہ ترقی بھی بحسن ظاہری  
 مرد ہو وہ یا زن پر دہ نشین  
 یہ نہ کرنا چاہئے ہرگز خیال  
 وہ بھی گزری علم سے تو لا کلام  
 دیکھو عقل و علم سے با صد فرح  
 اختیار اُسے کیا جو کام بھی

عقل اُسکی وجہ سے ہی فیضیاب  
 عقل تاریکی میں پڑ کر اندھی ہے  
 عقل ہی انسان کی ماترین  
 تو زمین سے کچھ نہ ہو مگر حصول  
 سمجھیں اسکو جو کہ باتیں ہیں  
 یہ نہ تو ہوں فساداتِ عظیم  
 پر نہ ہو گر علم تو میکا رہے  
 جو ہر ذاتی کا کامل ہے سبب  
 پیدا ہوتی ہیں ہر اک انسانیں  
 حوصلہ ہو جاتا ہے اسکا بلند  
 اُسکے آگے سہل ہے بے رنج و غم  
 علم سے کر سکتا ہے ہر کام کی  
 دونوں اُس سے فیض پائیں بالیقین  
 کام کچھ عورت سے سونا ہی محال  
 حسن سے کر سکتی ہے ہر ایک کام  
 عاتلہ نے کی ترقی جسطرح  
 فضل حق سے ہو گیا انجام بھی

اک تو تھی وہ صاحب عقل و دماغ  
 جسے اُن دو نوین کردی اک جلا  
 اُسکے بچپن پر ذرا کیجے نظر  
 کیسی روز افزون ترقی اُس کی  
 ہشت سالہ سن وہ اور وہ گفتگو  
 شوق پڑھنے کا وہ ہونا آپ ہی  
 لڑکیوں کو وہ سکھانی ساری فن  
 اُن فنون سے پھر بس انتظام  
 اُس سے وہ بنوانی کتب کی مکان  
 بعدہ مرنا وہ اُسکے باپ کا  
 اُسکا پھر خود دیرینی سے تمام  
 انہیں پھر دیکر ترقی وہ کمال  
 وہ خیال نیک سے بہر خدا  
 انہیں جہانوں کا ہونا وہ ورود  
 خوفِ خالق سے وہ ازراہِ سخا  
 انہیں محتاجوں کی لینا پھر خبر  
 ہر حکمِ موقعہ بہ موقعہ شہرین

علم کا اسپر لار و شن چراغ  
 نور پر نور اُسکو حاصل ہو گیا  
 کیسی تھی وہ ابتدا سے باہر  
 بات کی جو بھی تعجب خیر کی  
 باپ سے اپنے زراہ جستجو  
 دانت اکتب کی پھر بنیا د بھی  
 خانے داری کے بتا کر وہ چلن  
 آدھ اکتب بڑھانا وہ تمام  
 خراج بھی کرنے اُسی سب کو ان  
 سب کا غم کہانا وہ حد سے ماسوا  
 کارخانوں کا وہ کرنا انتظام  
 جمع کرنا مال و زر وہ لازوال  
 اُسکا بنوانا مسافر خانوں کا  
 دعوتیں کرنا وہ سب کی بانمود  
 دانت محتاج خانوں کی بنا  
 بانٹنا خیرات میں وہ مال و زر  
 اُسکا وہ بنوانا پھر کچھ مسجدین

انہیں پھر اُس کا برا سے فیض عام  
 اُنکے باعث سے وہ باصدق و صفا  
 شوق ہونا علم کا وہ خلق کو  
 عاقلہ کا پھر وہ ملکوں ملکوں میں  
 اُس سے پھر با آرزو اک شاہ کا  
 شادی ہونا پھر وہ با صدا احتشام  
 و رطلہ حیرت میں ہیں ڈالے ہوئے  
 تھی بلا کوئی کہ عورت ذات تھی  
 پایا آخرین تو ایسا مرتبہ  
 شاہ کی جانب سے با صد آب و تاب  
 جس سے پھر وہ ہو گئی با اختیار  
 فیض اُسکی ذات سے پھر ہوا  
 نام پایا اُسے عالم میں بڑا  
 اُسے جو جو کچھ بھی تدبیرات کیں  
 پائی تھی اُسے جو راہ مستقیم  
 علم بھی اُس عقل سے حاصل کیا  
 پس مرے ہم قومو ملک کی بھی ایو

عالموں کا کہنا با صدا احترام  
 چرچا پانا دین کا اسلام کا  
 سیکھنا وہ سب کا با طرز نیکو  
 پانا ان باتوں سے ہر جاشہ ترین  
 اُسکے خود شادی کی کرنا احتجاج  
 جا کے وہ ان کرنا وہ ملک کی انتظام  
 عقل بھی ہر دنگ ان سب باتوں سے  
 کس طرح کی عقل اُس میں تھی بھی  
 تخت شاہی ہو گیا اُسکی جگہ  
 شاہزادی کا ملا اُس کو خطاب  
 سلطنت کرنے لگی با صد وقار  
 نفع پہنچا خلق کو بے انتہا  
 تھی وہ اسم با سب عاقلہ  
 سب وہ عقل و علم کے باعث تھیں  
 تھیں بخشی تھی اُسے عقل سلیم  
 نفع جسے دین و دنیا کا ملا  
 عرض میری گوش دل سے اب سنو

آپ بھی اسکی طرح عامل بنیں  
یون تو سب کچھ ہی بھرا دنیا میں ہی  
نفع اس سے دین و دنیا کے ملین  
اہل عالم بھی ہوں سارے فیضیاب  
مثنوی اب یہ بشیر و آخرین  
یا الہی علم کا عرفان ہو  
انگی ساری عورتوں بچوں کو بھی  
جسکو حاصل کر کے وہ با صد خوشی  
بیوقوفی بتدبیری بھی تمام  
علم سے آئندہ حاصل ہوں انھیں  
تا وہ غیبی سے لیاقت کی سبب  
اہتمام خانہ داری بھی تمام  
دین کی باتوں سے بھی آگاہ ہوں  
اس دعا کے ختم پر اہل صفا  
اب میں آخرین ہوں اُن سے ملتے

لڑکیوں لڑکوں کو بھی تعلیم دین  
علم سے بہتر نہیں ہی کوئی شے  
اور اللہ و نبی بھی خوش رہیں  
ہوے قدر و منزلت بھی بحساب  
ختم کرتا ہے دعا پر بالیقین  
میرے اہل قوم و اہل ملک کو  
غبتیں ہوئیں حصول علم کی  
ہوئیں الزام جہالت سے بری  
دور ہوئے اُن سے امیر و بکرام  
ساری ذہنتی و دماغی قوتیں  
کام دنیا کے کریں انجام سب  
سب کریں اپنا بحسن انتظام  
پھرنے ہرگز وہ کبھی گمراہ ہوں  
سب کے سب آئیں کہیں بے فاصلہ  
جو کوئی صاحب پڑہیں یہ مثنوی

وہ اس احقر کو بھی حق کی واسطے  
یاد فرمائیں دعا جزیرے

قطعه تاریخ سال طبع بحری در صنعت تمثیه  
از نتیجه طبع همیشه سال شاعر نازک خیال  
جناب سید محمد اختر صاحب اختر گینوی

تلید حضرت داغ دہلوی

کہ در شاعری او ندارد و نظیر  
بگفته یکے مثنوی و پذیر  
غرض شائق اوست برنا و پیر  
عجب و لفظ مثنوی و بشیر

کنون مشفق من مبشر حسین  
چو از جوش طبع بلیغ و فصیح  
چگونه گنم وصف و از زبان  
بگنم تس طبع از روی ہوش

قطعه تاریخ سال طبع عیسوی در صنعت  
تخریج از نتیجه طبع رسا شاعر بے ہمتا

جناب غدا و احسین صبا افسر نوی تلمیذ حضرت

فکرت تاریخ شرافت	دیدہ ام امروز چون نظم بشیر
قطع کردہ فرق چاسد گفت ارم	مثنوی بے عدل و منتظیر

قطعه تاریخ سال طبع عیسوی از تہ طبع شتوح  
رنگ شاعر خوش آہنگ جناب حکیم سید

محمد کریم صاحب آختر نگینوی

ہوئی فکر تاریخ مجب کو بھی آہستہ	چھٹی مثنوی بشیر کو جب
کہا ہاتھ غیب نے تو بھی لکھ	آتالیق عورت ہی مثنوی سب

دیگر صنعت تحریر

چھپنے کو بعد مثنوی اختصار کیجیے	سمت میں فکر مجب بھی تاریخ کی ہوئی
دل نے کہا کہ کاشکے اعدا کا فرق لکھ	کیا خوب مثنوی ہو بہ بشر حسین کی

قطعه تاریخ سال طبع سمت از فرزند علی

الحکم لکھنوی کاتب ثنوی ہذا تلمیذ جناب  
مولوی سید قاسم علیہ صاخو ثنوی متخلص کنج امان

تیار چھکے جب پی الحکم پیشنوی	سمت میں سال طبع کو لکھنے کی فکر کی
آئی ندا و غیب کہ حسبِ وِاج و ہر	پہ خوب ثنوی پے عورات ہو گئی

قطعہ تاریخ سال تصنیف ہجری از بشیر مصنف  
مثنوی ہذا

بفضلِ راجم کی مثنوی جب	تجسس موعا سال تصنیف کاتب
کہا تلمیذ غیب نے مثنوی یہ	ادیب و اتالیق عورات ہی مہرب

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع میر  
شاعر ربی نطیر جناب مولوی سید  
محمد اجتبی عرف میر بدھن صاخو حیدر خان لکھنوی

زہرِ ششوی و خوشا شاعری شد	بدش زبان منہم بہت قاصر
پئے سالِ طبعش رقم کن محدث	مداود ہا قف عجب نظم نامور

قطعہ تاریخ سال تصنیف عیسوی از نتیجہ طبع  
عالی جنیال شاعر با کمال جناب حکیم  
نظام الدین صاحب حکیم دریں اول تحصیل اسکول لکھنویہ

چہ خوش فسانہ بشیر لکھنوی نوشت	کہ ہم فسانہ و پند زنان بہت دران
حکیم گرتوسن طبع اوز من پری	ریاض فیض بگو گر چہ یک کست دران

قطعہ تاریخ سال فصلی از نتیجہ طبع و ان شاعر  
خوش بیان جناب میر ریاض الحسن صاحب  
ریاض نگینوی ملازم تہ تیغیہ پری

مثنوی ایسی لکھی ہر بہرہ بشیر	فضل حق سے ہوگی جو مقبول عالم
سالِ فصلی کے لئے تو بھی ریاض	لکھتے مقیاس الخواتین اسکا نام



قطعہ تاریخ سال تصنیف سمیت از نتیجہ طبع نیک  
منزل شاعر خوشدل جناب میر واجد علی صاحب

ز ایرنگینوی

کیا کروں وصفِ مثنوی زائر	عورتوں کے لئے یہ شریعہ عجیب
نہیں جیا اگر کہیں اسکو	بحرِ ذخائرِ علمِ مدن و ادب

قطعہ تاریخ سال طبع عیسوی از نتیجہ طبع رنگین  
شاعر کلام شیرین جناب حکیم سید محمد نبی صاحب  
سمن محرر خود و شیل آری محبتِ سیرستانِ نگین

تصنیف عاقلہ کی جو یہ مثنوی ہوئی	شاعر نے اس میں واقع محنت ہو جب کی
جو ستا ہے کلام کو کرتا ہے وہ پسند	قصہ ہو خبر و کا اگر عشق سے بری
ہر شعر سے نکلتی ہیں پسند و محبتیں	عاقل ہے جو کہ سمجھے کچھ اس میں دل لگی
یہ عورتوں کے واسطے از حد مفید ہے	ہر طرزِ فائدہ داری ہو گلِ مثنوی بھری

انکے لئے بھی فائدہ بخشگی مثنوی  
اسپہ عمل کرنیگی تو ہر آنکی بہتری  
کیا فائدہ گدہ کو جو دی تو نیکی ڈلی  
فوراً صدایہ باقی غیبی نے مجھ کو دی  
بے مثل مثنوی سے پیشتر حسین کی

جو عورتیں جہان کی سلیقہ شعارین  
ناکارہ بد تمیز جو ہیں اس مانیہین  
وزنہ تمام سمرہ خانہ خراب ہیں  
سال طبع کی فکر میں تھامیں کہ ناگہان  
تاریخ لکھ سمن سپر اُحد کو کاٹ کر

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع گہر بار شاعر  
طرار جناب سید عظمت علی صاحب عروج نکیوی

جس میں تازہ کھلا ہوا اک گلشن  
لکھتے ہیں طو نظم و طرزِ حلین  
کہا اس درجہ کیون ہو رنج و محن  
کیا ہی اچھا پیشہ کا ہے سخن

مثنوی ہے عجب یہ رشک چمن  
قتلہ عاتقین حسن کے ساتھ  
نکر تاریخ کی تو ہاتھ نے  
لکھ کر تو بھی بروی و چہر سوج

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع عالی شاعر  
مستند ملک سخنوری مکرری جناب راقط الدین صبا

عشقی مراد آبادی پیشتر از عرف و شریعت داری  
ججی و سایق و پارتی مثل سبب حبس از نگینہ صنلع مجنوب

نیز نعت خواجہ بہرود سدا  
ہین جو متبول خدا بارہ امام  
عاقبت کے حال کی جو مثنوی  
یہ بیشک بے نظیر و دلپذیر  
نظم میں مین کیسے جون سلگ گہر  
شاعری سے اسمین ندین میں زیاد  
طرز وہ جو عاقلون کو ہوسند  
جو لکھو تعریف اسکی ہے وہ کم  
فکر محکوب بھی ہوئی تاریخ کی  
محسے ہاتھ نے فروغ دل کہا

بعد حمد خالق ارض و سما  
آل اطلس ربنی پر ہو سلام  
عرض ہے اہل سخن سے یہ مری  
آپ نے دیکھی ہو تصنیف بشیر  
خانہ داری کے نصایح سر بسر  
ہو نہ کیونکر اسپہ و اناؤ کا صاد  
پند بھی ہر اک ہو از حد سو بند  
ہو یہ اک گنجینہ عقل و حکم  
طبع جسد ہو گئی یہ مثنوی  
مثنوی کا نام عشقی بر ملا

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع نبی شاعر  
خوش تقریر جناب مجتہد الدین احمد صاحب عیش کوئی

وہ رشکِ مہر و ماہِ ہونی ہی پیشنوی  
کیا خوب واہ واہ ہونی ہی پیشنوی

شہرہ ہی آسمان پہ کلامِ بشیر کا  
تاریخِ طبع کیلئے ای قیش یون کو

قطعہ تاریخِ سالِ طبعِ ہجری و صندتِ قمریہ از منتخبہ  
طبعِ فصاحت و بلاغت نظامِ شاعرِ شیرین  
کلامِ جنابِ سید حکیم فرزندِ علی صاحبِ ناظم  
نگینوی تلیدِ حضرت داغ و دہلوی

کز شگفتہ چہ گلہا می معنی خوشترنگ  
شکارخانہ چمنِ نقشِ مانی وارزنگ  
بہ نقل و قلم فرست نموده صدترنگ  
نہ شمع شبستانِ زینتِ اورنگ  
بدین نزاکتِ فحوی باین شاملِ فرنگ  
زمین و مضطرب خستہ و شکستہ و تنگ  
صحیفہ ہنرِ عظیم و دانشِ فرسنگ

خوشانیم گلستانِ حسنِ طبعِ بشیر  
ز نقشِ بندِ نقاشِ خامہ اش و خست  
ز حسنِ نظم سرِ نظامِ عاقلہ بین  
چو سعی عقلِ ہمایون و حسنِ تدبیرش  
چنین گلے شگفتہ بوستانِ خیال  
چو دید خاطرِ ناظم لبِ کرا تا بخش  
بگوشِ جان ز سرِ دل سر و ش گفت بگو

## دیگر سال طبع عیسوی

تعالیٰ اللہ فرمود این متنوی را	مضامین معالی قدر منزل
بحمد اللہ کہ مہر و یانِ قدسی	بہ ابیاتش گزیدہ قمار نہ منزل
خوشا این شاہد معنی کہ دارد	چہ حسن صورت زیبا خصائل
چہ محبوبے کہ ناز دل فریبے	امیرش شد ز یک دل نہ بعد دل
چہ مہرِ پُربیا گردید طالع	مہ نویسنہ امید ماہ کامل
بکمال فکر پر ترین بہ بستہ	چہ نقشش عاقلہ نقاشِ عاقل
چونکہ تاظم آشفته خاطر	بتاریخ مسیحی گشت مائل
عروسِ عقل گفت این نازنین را	بگو فرخندہ پے شیرین شائل

## دیگر سال تصنیف ہجری

بشرِ عقیلہ ز کئی و فیہی	شاخوانِ آلِ رسولِ مکرم
بحسن فصاحت چو تصنیف کردہ	بہین نامہ جانفزا واقع غم
چنان منسلک شد بسلاک عبارت	کہ ہر لفظ او گشت در منتظم
بہ شخصین چنین ہاتھ گفت تاظم	فیض علی گشت مقبول عالم

۱۴ + ۱۳ = ۲۷

## دیگر

چو کجک فکر موزن سچین طرار میمون پے سال نیک سامان لاناظم نشان کہ باغ عقل عشا شد مرغ ہوش گویا	رستے شگفتہ سفون بہ بہار ز دسختوز گہے بیقرار و حیران گہے خستہ بود و بریاض طبع دانا گل نو دمیہ سنگر
---	---

قطعہ تاریخ سال طبع عیسوی از نتیجہ طبع پرستانی  
شاعر لاثانی جناب سید وزیر ناظم صاحب ناظم  
رئیس نگینہ ضلع بخیرہ

ہمارے دوست کیا خوب مشنوی لکھتی نہیں ہیں اسکے مضامین مخرّب اخلاق یہ لکھتی تھوتے تاریخ طبع ناظم نے	کسی نے لکھی نہیں ایسی شنوی اب تک مطالعہ و حوالہ ہو یک قلم منقک کہ باب حکمت شعر بشیر ہو بیشک
--	---

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع خرمند  
شاعر دلپند جناب میر شاق حسین صنامشاق

# نگینوی شاگرد مصنف مثنوی ص ۱

کیا شنوی ہوئی یہ کاشانہ عروس	ہر شخص اسکی کرتا ہی تعریف اور ثنا
مشتاق اسکی کیا کرتو صیف بر محل	ہر عورتونکے واسطے یہ مثنوی وا
تھی فکر سال طبع جو آئی ندامت غیب	خوش عید عقل اسکو کہیں گرتو ہوجا

تقریظ بنیظیر پر تاثیر قابل پسند جمیع نفوس  
نسبت مثنوی کاشانہ عروس ان جناب  
مولوی شیخ علی محمد صاحب اسہارنوی  
مدرس اول مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد گروہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی تصنیف خواہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی ہو لیکن یہ امر قریباً غیر ممکن ہے کہ اسکی خوبیاں عام طبائع کی ضیافت کے لئے کافی ہو سکیں۔ مگر با اینہم وہ غیر الزامیہ جو نوع انسان کے حق میں فی الواقع مفید ہو بلاشبہ مرغوب مقبول عام ہوتی ہے۔ اردو زبان میں اکثر بزرگوں نے مختلف مقاصد کو نظر رکھ کر

اپنی شاعرانہ قابلیت کو ہر کہا ہے اور اپنی مقاصد میں کامیابی حاصل کر کے تحسین و انور میں جو اہل ہند  
 سمیٹے۔ لیکن یہ مقصد جسکو ہمارے مخدوم و مکرم مولانا خواجہ مبشر حسین صاحب نے کتاب فیاض فیض  
 معروف بہ ثنوی کا شانہ عروس کی تصنیف سے مکمل فرمایا ہے۔ حقیقت ایک اچھوتا اور بڑا ہی  
 ضروری مقصد تھا۔ مجھ کو جب اول اول اس ثنوی کی طرٹ توجہ دلائی گئی تو قوت و اہمہ نے  
 کالے کالے دیو کی ہدیت تک صورتوں اور راہ اندر کے ارباب نشاط کی فسون سازئیوں کا خون  
 دلایا۔ لیکن جب کتاب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک مرقع ہے جس میں تہذیب و اخلاق اور تدبیر منزل اور سیاست  
 مدن کی نہایت پاکیزہ اور دلنہر تصویریں جلوہ افروز ہیں جس کی سادگی اور صفا کی زبان حال یہ کہہ ہی  
 ہے ہاتھوں نے نہیں ہند کے اک سحر کیا ہے۔ یا نور کے سانچوں میں انہیں ڈھال دیا ہے۔ تو  
 خواند کی علت غائی پر ایک خود رسالہ لڑکی عاقلہ کا اپنی باپ سے مقبول مناظرہ کرنا۔ اور اس فن  
 کی ضرورت اور منفعت سے متنبہ ہو کر اس کی تحصیل و تکمیل پر خود بھی آمادہ ہونا اور اپنی دوسری پنجہ سونگو عزت  
 دلا کر بنیاد ایک نہ درس گاہ کی ڈالنا۔ اور اپنی روز افزون کوششوں سے ترقی میں سدا کو خاطر خواہ  
 ترقی دیکر علم و ہنر اور صنعت و حرفت کے نہایت مقبول سامان مہیا کرنا۔ اور اس طور پر اپنی تمام عمر دولت  
 اور قابلیت کو رفادہ عام کاموں میں صرف کر کے سعادت اربعین حاصل کرنا۔ عاقلہ کا ہوش نہ ہاتھ ہی  
 استقامت خانہ داری کو بشوہ اپنہ والدین کے اپنی ہاتھ میں لینا۔ اور اپنی منفرسانہ توجہ سے افراط و تفریط کی  
 جملہ عیوب و نقائص کو رفع کر کے اپنی گھر کو رشک فردوس بریں بنانا۔ ملازمین کا غزل و نصیب اُن کے فرائض  
 اوقات کی تقسیم۔ یا بکری کی ہمرسانی اور مواقع مناسب پر ہر چیز کا تہیہ اور اسی قسم کی جملہ امور ایسی خوبی و خوش  
 اسلوبی کیساتھ معرض بیان میں آئیں کہ جن پر نظر کر کے اس ثنوی کو ضامن تہذیب و تمدن کہنا کچھ مبالغہ



تہیں ہے۔ عاقلہ نے مذکور بالا قابلیتیں اپنے باپ کی زندگی ہی میں حاصل کر لی تھیں لیکن جب اُسکا  
 مہربان باپ جو ایک بہت نامور سوداگر تھا اس جہان فانی سے علت کر گیا تو عاقلہ نے اپنی خوش تہذیب و علم  
 بہت سے کاروبار تجارت کو نہایت سکھائی کیساتھ انجام دیا حتیٰ کہ اُسکی دولت میں ذرا فروغ ترقی ہوئی اور حقیقت  
 دوست بنے ہی گئی اُسی قدر فائدہ خلاق کی مہمت میں اُسکا پائنتا آگے بڑھ گیا۔ انجام کار اُسکی ناموسی نے  
 اُسکی دودھن کے پھوش ہو کر چار دانگ عالم کو سخر کر لیا۔ تمام دوز و نزدیک کے والیان ملک اُسکی کار و ایمو  
 نہایت وقعت و عظمت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ تاکہ ایک ترک شاہزادہ جو اخلاق امانت ستھر ہو سکتے  
 تاکہ ذرا پسند کرتا تھا۔ اُس کو شادی کا پیغام دیا۔ اور خوبی قسمت کے وہ اس مقصد میں کامیاب ہوا۔ اب تو عاقلہ کو پناہ  
 مانو نہی ملک کشمیر چورنگار کو جا پڑا عاقلہ کی شادی کی مبارک تقریب کے وقت اگرچہ اُسکا باپ نہ تھا۔  
 لیکن اُسکی کراست تھس سکتا نہ ہو کر خوشہنشاہ دہلی نے بکمال جاہ و جلال اُسکے والد مرحوم کی دیوثی کا  
 سرب اعلیٰ وقت نصحت ایک بہت بڑا جلسہ خواتین شہر کا منعقد ہوا جس میں نہایت سوز و گداز کیا  
 عاقلہ کے محاسن سلوک و مکارم اخلاق کا جو اُسکی ذات بابرکات سوز اہل وطن کے حق میں طور پر پڑھو  
 تھے شکریہ ادا کیا گیا۔ اور عام حاضرین نے اپنی خاص غیرو کی طرح گلے مل کر باجشم اشکبار اُسکو التوا  
 کہی۔ اور عاقلہ ایکشا یا نہ جلوس کے ساتھ میکے کی نصحت ہو کر پانچ ترکان میں رونق افروز ہوئی۔  
 وہاں پنکھرجی عاقلہ نے اپنی مجتہد کو جہالت و غفلت کی نحوست میں مبتلا پایا۔ شاہی خاندان نہ خیر  
 افراد و راجہ میدان اُسکے لہو کو آئین لیکن اُنہیں سے ایک کو بھی شعلہ بالفضائل و متحلی بالزرائل نہ  
 پایا بہر حال جب پر عاقلہ نے ان جملہ خدات عصمت کو حسن اخلاق و مہارت تعلیم کی تلقین کی ہو وہ  
 دیکھنے اور نصیحت پاتے کے قابل ہے۔

ان امور کو علاوہ عاقلہ نے بہت سے ضروری اختیارات بھی شاہنژادہ سے حاصل کئے امور مملکت کو انجام  
 دہی میں بھی ایک معقول حصہ لیا۔ شاہنژادہ کو فراخ کی معقول اصلاح کی اور اسکے لئے ایک دستور العمل مرتب کیا  
 جسکے بموجب شاہنژادہ برابر عمل کرتا اور کثرت اپنے والفض بھی کی تکمیل سے غافل نہ رہتا تھا ملک میں جا بجا  
 مدارس قائم ہوئے علم و ہنر و صنعت و تجارت کی ترقی کے اسباب مہیا کئے گئے تاکہ تمام رعایا کی خوشحالی اور  
 انتظامات کی عمدگی سے ملک ترکستان ایک چمنستان پر بہار ہو گیا۔ القصد یہ سنوئی بالخصوص مستورات کے  
 حق میں مفید معلومات کا ذخیرہ اور امور خانہ داری کی ترتیب انتظام کا نہایت دلپذیر نمونہ ہو۔ عبارت فصاحت  
 طریبان بے تکلف و دلنشیں آئینہ گجائی ہو کہ وہ مستورات جو اسکوپڑھیں یا سنگی انگوٹھیں حاصل علم و کتابت  
 فضائل اور دوستی انتظام خانہ داری کی طرف ضرور رغبت ہوگی اور قابل مصنف کو اپنی محنت و جان نثاری  
 کی اہل ملک کی طرف سے ضرور داد و ملیگی و امداد ملے گی و ہوا مستعان ۛ

تقریر طرہ دلپذیر خوش تقریر نوید بالوس مشنوی  
 کاشانہ عروس بہ پیرائی اشتہار تمنیت آثار  
 از جناب حکیم فرزند علی صاحب متخلص بنیاطم رئیس  
 نیکین صنایع بحسب تہذیب حضرت دافع دہلوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاملاً و مصلیاً و مسلماً

شتاقان دیدارِ موشانِ عباراتِ نگینِ خروزمین و دلباختگانِ حُسنِ لعلِ چینان  
 مضامینِ تہذیبِ اخلاقِ آئینِ کوفردہ ہو کہ یہ محبوبہ ہوش افزائے دانش مندی  
 و طولوبہ دریا سرت و خرسندی جو ایک مدتِ کمنِ خمولِ خیال میں بتوازی و منہ روی تھے  
 اب اپنی حُسنِ جمال کے نظارہ اور دیدارِ فاضلِ الانوار کے مشاہدہ سے بصدِ صدق و صفا  
 آپ کے دیدارِ دل چشمِ ظاہر میں کو پُرفیاض و متورقِ یاسگی اور سینہ بیکینہ طالیانِ خوشید خان  
 معانی کو روشِ تجلی خانہ طو زبانیگی۔ واقعی یہ کتابِ الاجواب و نامہ باصواب نسخہ نمایاب  
 سراپا انتخاب کا آگاہی کا عجیب و غریب ستورِ العمل ہے۔ تہذیبِ اخلاق و تدابیرِ ساریا  
 مدنِ آئینِ مراسم و قوانین و قواعد کچھ اس حسنِ خوبیِ انتظام سے منضبط و مرتب کر گئے ہیں  
 کہ جو ذہنِ ساسکی کامل سالی و فکرِ زیبائی خوش تلاشی و طبعِ عاقلہ کی جودت پر شاہدِ شوقِ بدل میں  
 حسنِ بیانِ لطفِ زبانِ متانتِ کلامِ فصاحتِ حصولِ مرام۔ مثنوی سخنِ موزوں۔ رنگینیِ مضامین  
 سلامتِ عبارت و مناسبِ رعایتِ الفاظ و سنجیدگیِ معانی اپنی اپنی موقعہ و محل پر بہت میں اس  
 خوبی سے جلوہ گر ہیں کہ یہ ساختہ دلِ ناظرین و جانِ سامعین نذرِ نثار ہو جائے ہیں۔ کیوں نہ ہو  
 اس مجموعہ دانش و خرد کے مجمعِ مکامِ افلاقی منبعِ محاسنِ اشفاقِ غنِ عقلِ کیا ست سعدِ فہم  
 فراستِ نکتہ دانِ مورخین کا شرفِ اسرارِ بخودی واقعِ غموضِ علم و فنِ مہرِ مہرِ پروری۔  
 ماہِ منہلِ خنجرِ نقشِ طائرِ عروسانِ بلاغت و چہرہ پروازِ ہر بیانِ فصاحتِ بندہٴ خلاقِ نمن

عبد بنوذر النضر علی شقی نخبین جبہ سائی جناب یزدی خوشخوے ازلی حبتہ اختر والا نظر یک محضر  
ہمایوں منظر ہدایت تاب سعادت نصاب سعید دارین خواجہ ہشتہر حسین صبا تخلص بشیر  
مگینوی میں یشنوی سبق الذکر درس و تدریس و تعلیم و تعلیم اثاث و ذکور کے لئے نہایت  
سفید عام و کار گر تمام ہے۔ اور سموم جانگزا کے جہالت و نادانی و ہلاہل جگر گداز کج  
سرشتی و نیم قاتل دل خراش جہل و کبت و بیطوے کے حق میں کہ طینت نسوان ناقص العقل و  
فطرت مردمان ناعاقبت اندیش میں خمر و فطری ہوتا ہی و نامی و راستی کا چہرہ حیات اور  
صدق انجام مبنی کا زود اثر تریاق اکبر ہے۔ لکن یہ شاید عدا و نگار زیاں سرور و نعرہ تجمین  
و لائق داد و آفرین اوصاف شاعرانہ شاعران نازک خیال سو قطعاً متعجب ہے بمصدق۔

زوصف نام تمام باجمال یا مستغنیست

باب رنگ خال و خطہ حاجت رو کی زیارا

شایستگی بیان اور شرف کار و روز مرہ مصنف کتاب ہذا کا حق و حصہ ہی۔ زیادہ عرض کی ضرورت  
نہیں عیان راہ بیان شائقین نامدار و ماجران با وقار و خیرداران روزگار و طالبان خوش اطوار  
اس دولت غیر مترقبہ کے لینے کے لئے سعی و یمن اور حظ وافر و نفع کثیر اٹھائیں مگر بیان

بعد ملاحظہ

انصاف کے خواہان میں نہیں طالب بہم تحسین سخن فہم ہی تو میں صلا اپنا

بر رسولان بلاغ باشد و کس

# نور اللبانی علی الختم لکھنوی کا تہنوی ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سچے دل کے تہنوی از اول تا آخر خوب غور سے دیکھی۔ عورتوں کے لئے  
 از حد مفید و کار آمد ہے۔ نظم نہایت پاکیزہ شستہ روز مرہ کی انتہا صاف  
 ستہرہ بحسن و عشق کے جھگڑوں اور مجبور وصال کی محنت اخلاق باتوں سے  
 قطعاً مبہر ہے۔ میرے نزدیک سراسر پر تہذیب اور قابل پسند مفید عوام کا  
 کیسے حکم کوئی نقص نہیں پایا جاتا۔ یوں تو کون ایسا ہے کہ جسے عیب نہ لگایا جاتا ہو  
 باوجودیکہ خدا کی ذات بے عیب ہے مگر لوگ آپس میں الزام اور عیب لگا دیتے ہیں پھر  
 یہ تو ایک تہنوی کلام البشر سے ہو واقعی اگر عورات اسکو پڑھیں اور عمل کریں تو قلیل  
 عرصہ میں قابلہ نجائیں اور اپنے شوہروں اور تمام عزیز و اقارب کی نظروں میں انہی  
 سلیقہ شعاری سے آسمان عزت پر چڑھ جائیں۔ اکبری امغری کا قصہ جو شیریں ہے  
 اکثر عورات کی نظر سے گذرا ہوگا۔ مگر یہ بھی با محاورہ نظم میں دلچسپ و کا رآمد قصہ ہو سکے  
 سبب اسکو بہتر نہیں تو کتر بھی نہیں ہے۔ عاقلہ پہلے کیا تھی مگر عقل اور تدبیر  
 کے باعث شاہزاد کا خطاب حاصل کر کے آخر میں سلطنت و ملک کی مالک  
 بن گئی گو وہ زمانہ نہیں رہا مگر اب بھی عورتیں ایسی تدبیرات و کارِ حال کر کے اپنی اپنی  
 شوہروں کی پیاری پیاری بیویاں بن کر میرٹ و ارین حال کر سکتی ہیں زیادہ طویل فصول۔

# اشتمار

## قصیدہ نور و عیالہ افروزہ

یہ قصیدہ بھی مصنفہ خواجہ بشیر حسین متخلص پیشیر مصنف شہسوی ہذا ۲۰ + ۲۴ تقطیع سفید و نیز لاتی  
کاغذ پر خطی قلم اعلیٰ درجہ کا خوشخط مطبع نیر اعظم مراد آباد کا چھپا ہوا ہے۔ جس میں ایک طو لانی تہذیب کے  
ساتھ بہاریہ پیرایہ میں مانع و بطور کی دلچسپ صفت لکھ کر آسمانی چیزوں کا تلازمہ بعد اس کے حالت  
خواب میں ایک حور چہان کا نام اور اس کا پسند سربا بیان کر کے ایسی زبانی یوم نور کے  
تمام واقعات روز ازل سے قیامت تک کے مطابق حدیث و قرآن شریف درج کئے ہیں۔  
پھر صریح جناب امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ العالی علی بن ابی طالب علیہ السلام بلاشبہ  
نہایت سچے سچے مطالب میں بیان کی ہے جس کی خوبی دیکھنے سے متعلق ہر ایام مخصوص  
علی الخصوص یوم نور و نور کوٹہ سنی کے قابل ہے جن حضرات کو ضرورت ہوئی آنحضرت موعود  
و موعود ہر معمول ارسال فرما کر مصنف یا شہر سے طلب فرمائیں فوراً تعمیل ہوگی تا جلد کتاب کے ساتھ  
خاص رعایت کی جائیگی۔

## ذرا یہ بھی ملاحظہ فرمائیے

اس کو کون نہیں جانتا اگر گندہ باعتبار ساخت آہنوسی و صندلی اشیاء کے مشورہ مقام میں چنانچہ کئی سال گزرے بیان کے دورے  
کارگر دیگر مقامات کی مشورہ اشیاء کے بنانے والے کارگر و کئے ساتھ علیحدہ ولایت کے تھے ایک ہی جو حضور مکان میں آنحضرت کا کام  
دیکھنے کا محنت مقرر ہو گیا تھا جس سے بہت مشغول آمدنی ہوئی کہ ہر عہد کے بعد یہ لوگ انعام و سند میں حاصل کر کے دیکھ کر  
واپس آ گئے۔ یہ دونوں کارگر ایک گندہ موجود ہیں یہاں کے کارگر کنگیان۔ قلعہ دان۔ سنگا روان۔ عطر دان۔ صندلی  
تصویر و کئے چوڑے۔ کلاک۔ رنگینی و دیوار گریبان۔ مقوسے۔ چلین۔ کواڑ۔ میزین۔ ٹیکس۔ رول۔ چوب دستی۔ سرور  
حانیان وغیرہ گندہ وغیرہ گندہ صندلی استر و غیرہ ستانی و انگیزی و منہ میں ہر قسم کی ادنی قیمت کی اعلیٰ قیمت  
تک کی نہایت عمدگی اور صفائی سے دیکھ کر تیار کرتے ہیں اور بہت کاری ماتی رات اور چاندنی وغیرہ کی پہلی ہوشیار ہیں اور  
کہانی کا کام اعلیٰ درجہ کا کرتے ہیں جس کی خوبی دیکھنے سے متعلق ہے۔ ہر کاموں اور رسوں کے بعد ہر پیر انعام میں علاوہ قیمت کے  
پانچ سو میں حور ہوا ایک کارگر نے ایک چوٹی کو ل میں چاندنی قیمت کار کا کام کر کے وقت شریف آدمی چاہا کہ شہر  
نذر گذرانی تھی کہ کئی سو پیر انعام پایا جن حضرات کو بہانہ کی جو چیزیں قیمت کی مطلوب ہو با سال بہ قیمت چکی یہی ہر شہر حریف ہیں  
ہر نہایت دیانت داری اور کفایت کے ساتھ بعد فترت میں موعود آدمی کوہ آہنی جو کہ فوراً تعمیل کر گئے۔ اگر آپ نے ہر پیر انعام و اس میں  
قیمت و اس کو چاہیگی کہ اس میں محمول ہا پس و زور و ہر چاہا۔ المشہور خواجہ جہیں سیال حسن تاجدار کی کتاب ہے جو ہر پیر انعام

# کتاب منہ اعلان

چونکہ اس کتاب کا حق تصنیف محفوظ ہے اور بموجب ایکٹ نمبر ۱۷۵۷ء  
 مرتبہ ایکٹ نمبر ۱۸۹۱ء رجسٹری کرالی گئی ہے لہذا جملہ صاحبانِ مطابع  
 و تاجرانِ کتب و دیگر شائقین میں سے کوئی صاحب بلا اجازت اہل  
 اسکے کلام یا جز اچھا پنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرماوین ورنہ بعض نفع  
 نقصان اٹھائینگے البتہ جن حضرات کو جلدیں مطلوب ہوں گے ان  
 خواجہ احمد حسین صاحب موقوفہ بازار کلان نگینہ ضلع بجنور یا راقم سے  
 بار سال ز قیمت پیشگی فی جلد مبلغ ایکٹ سو تین آنہ معہ محصول ڈاک  
 یا بذریعہ ویلوپے ایل ٹیک پیکٹ طلب و امین فوراً ارسال خدمت کیجائیگی  
 چند جلدوں کے خریدار کو محصول ڈاک کمیشن منی آرڈر کی تخفیف ہوگی کم سے کم  
 دس جلد تک کے خریدار و تاجرانِ کتب کے ساتھ خاص قسم کی رعایت کیجائیگی  
 جس کتاب پر راقم کے دستخط و مہر نہ ہو وہ مالِ مسترقہ ہی اسکی خریداری سے اجتناب  
 لازم ہے و صاحب کتاب بلا مہری و دستخطی راقم کے پاس لائینگے وہ انعام کو مستحق ہوئے  
 الہام

اتھرو جیہ شہید شہید و نور و عالم و نور و کتاب نگینہ بجنور بازار کلان